CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون گل	نمبر صفحہ
۲۱	۲۲	در بیان بے ثباتی نفس ✤	۴۸ تا ۴۹
۲۴	۲۳	در بیان بیوفائی دنیا و دنیا داران و تمیز درمیان یگانہ و بیگانہ ✤	۴۹ تا ۵۰
۲۵	۲۴	در بیان بے ثباتی دنیا و غفلت انسان۔ طریقہ ضبط توسن خیال و حواس و اختیار اوصاف حمیدہ ✤	۵۰ تا ۵۲
۲۶	۲۵	دنیاوی امورات میں تدارک کرنی اور خواہش کرنے سے نتیجہ سردردی و ہرج کا ہوتا ہے۔ اور آپ کو کچھ ماننے سے تحقیر حاصل ہوتی ہے ✤	۴۳ تا ۵۴
۲۷	۲۶	در بیان طریق ترک غصہ و اختیار خوش خلقی۔ تواضع۔ پردہ پوشی و بردباری	۵۴ تا ۵۵
۲۸	۲۷	اس امر کے بیان میں کہ کل تکالیف اپنی ذات کی فراموشی سے نازل ہوتی ہیں۔ اگر سروپ یاد رہے تو کوئی بلا نازل نہو ✤	۵۵ تا ۵۷
۱۰۹	۲۸	اس امر کے بیان میں کہ ضعف بدن بھی وسیلہ نجات اور آرام ہے ✤	۵۷ تا ۵
۱۱۲	۲۹	مفصل بیان موت ارادی کا و فضیلت جسم کی و تشبیہ جسم کشتی۔ بیان جہالت انسان کا اس امر میں کہ وہ کسی کی بات پر عمل نہیں کرتا۔ اور آپ کو عاقل سمجھتا ہے ✤	۵۸ تا ۶۰
۱۲۲	۳۰	در بیان بے ثباتی جسم و زور آوری مرگ۔ طریقہ شغل حق ✤	۶۰ تا ۶۳
۱۴۱	۳۱	در بیان معنی و اقسام آزادی بطریق سوال و جواب ✤	۶۳ تا ۶۴
	۳۲	در بیان قواعد و منازل حصول آزادگی ✤	۶۴ تا ۶۴
	۳۳	تعریف محویت بذات حق بہ تشبیہ حصار۔ قواعد حصولی اس حصار کے اور مناسبت اس حالت کی جو اول اس جسم کی تھی اور اب اس جسم کے تعلق سے ہے	۶۵ تا ۶۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون گل	نمبر صفحہ
۳۵	۳۴	اس امر کے بیان میں کہ کل جہان خیالی طوفان ہے۔ پس خیال کا رد کرنا واجب ہے	۲۶۶ تا
۳۶	۳۵	در بیان دل و اقسام دل و سادھن صفائی دل ٭	۲۷ تا
۳۷	۳۶	قواعد گرہستی یعنی خانہ داری بطریق سوال و جواب۔ بحث در باب پرستش پرمیشاور کرم کانڈ بہ لباس سوال و جواب ٭	۷۰
۳۸	۳۷	در بیان پرالبدھ و اودم و اختیار اودم بہ حصولی گیان۔ ابیات ٭	۷۱ تا
۳۹	۳۸	طریق حصول ظفر بر نفس امارہ و حواس خمسہ ٭	۷۲ تا
۴۰	۳۹	طریقہ برتاؤ خانہ داری کہ جس میں آرام دلی بھی حاصل ہو۔ اور امورات دنیاوی بھی پورے ہوں ٭	۷۴ تا
۴۱	۴۰	در بیان اقسام و تعریف و ثبوت ٭	۷۸ تا
۴۲	۴۱	در بیان ضبط خیال بذریعہ فراموشی دیدنی و شنیدنی وغیرہ وجہ تکلیف از اشیاء دنیا۔ و طریقہ بچن ٭	۷۹ تا

انڈکس چمن دوم در باب پیدائش و فنا جہان

۴۳	۱	در باب پیدائش فنائے جہان ٭	۸۳ تا ۷
۴۴	۲	اس امر کے بیان میں کہ جہان ایک قدیم کھیل ہے۔ اور قابل دلبستگی کے نہیں ٭	
۴۵	۳	مفصل حال پیدائش و ظہورہ جگت و نسبت جگت بہ برہم ٭	۸۶ تا ۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون	نمبر صفحہ
۴۶	۴	دربیان بے ثباتی جہان و بدن و ثبات ذات حق اور ثبوت اس امر کا کہ کہ جہان صرف مجموعہ خیالات ہے اور اس کے فنا کا طریقہ ✣	۹۱ تا ۹۴
۴۷	۵	جہان اصل میں کچھ چیز نہیں ہے پرماتما ہی جگت روپ ہے۔ اس امر کا ثبوت بدلایل ✣	۹۴ تا ۹۷
۴۸	۶	اس امر کا ثبوت کہ جہان مثل خواب کے باطل ہے ✣	۹۷ تا ۱۰۱

اندکسن چمن سوم درباب خدا شناسی و خود شناسی

۴۹	۱	تحقیق و شناخت خدا و یکتائی خدا و روح ✣	۱۰۱ تا ۱۰۶
۵۰	۲	معرفت برہم و سمرن برہم و معانی مختلف اسمائے ذات ✣	۱۰۶ تا ۱۰۸
۵۱	۳	دربیان جیو و ایشور بہ سوال و جواب ✣	۱۰۸ تا ۱۰۹
۵۲	۴	مفصل بیان گیان بہ لباس سوال و جواب ✣	۱۰۹ تا ۱۱۴
۵۳	۵	تحقیق و شیش و سامان چتین بطریق سوال و جواب ✣	۱۱۴ تا ۱۱۸
۵۴	۶	درباب یکتائی جیو ایشور۔ ایضاً ✣	۱۱۸ تا ۱۲۰
۵۵	۷	بیان بھومکا یعنی منازل گیان ایضاً ✣	۱۲۰ تا ۱۲۴
۵۶	۸	بیان سردن و متن و ندھیاسن و ساکھیات۔ ایضاً ✣	۱۲۳ تا ۱۲۴
۵۷	۹	تحقیق نرگ و سرگ یعنی دوزخ و بہشت۔ ایضاً ✣	۱۲۴ تا ۱۲۸
۵۸	۱۰	دربیان فاعل فعال جسم۔ یعنی آتما فاعل ہے یا نہیں ✣	۱۲۸ تا ۱۳۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون گل	نمبر صفحہ
۵۹	۱۱	فواید بے وطنی و یکسانی درمیان وطن و بے وطنی ✣	۱۳۲ تا ۱۳۴
۶۰	۱۲	دربیان بے تعلقی ذات خدا از کار و بار دنیائے دوں ✣	۱۳۴ تا ۱۳۵
۶۱	۱۳	دربیان خلقیت انسان ✣	۱۳۵ تا ۱۳۹
۶۲	۱۴	دربیان وجہ گمراہی انسان از اصلیت خود ✣	۱۳۷ تا ۱۴۱
۶۳	۱۵	دربیان وجہ تسمیہ موت و حالت روح بعد از مرگ ✣	۱۴۱ تا ۱۴۴
۶۴	۱۶	دربیان یکتائی ذات بذریعہ ثبوت اسم و صفت و ہست و علم و سرور ✣	۱۴۵ تا ۱۴۶
۶۵	۱۷	دربیان اینکہ آتما خیال سے اول ثابت ہے اس واسطے آتما خیال سے پاک ہے ✣	۱۴۶ تا ۱۴۸
	۱۸	دربیان جمعیت خاطری ✣	۱۴۸ تا ۱۴۹
۶۷	۱۹	دربیان مایا و برہم و تدبیر ضبط خیال ✣	۱۵۰ تا ۱۵۱
۶۸	۲۰	دربیان آنکہ وساوس قلبی کے دور ہونے سے سرور سرمدی حاصل ہوتا ہے ✣	۱۵۲ تا ۱۵۳
۶۹	۲۱	قواعد حصول جمعیت خاطری و گزران زندگی ✣	۱۵۳ تا ۱۵۵
۷۰	۲۲	دربیان طریق قطع تعلق خیال از اشیائے فانی و محویت بذات حق ✣	۱۵۵ تا ۱۵۹
۷۱	۲۳	دربیان یکتائی برتی و برہم و قواعد حصول برہمانند ✣	۱۶۰ تا ۱۶۲
۷۲	۲۴	دربیان عشق و جستجوئے وحدت حق ✣	۱۶۲ تا ۱۶۴
۷۳	۲۵	دربیان توحید حق و نظر وحدت ✣	۱۶۴ تا ۱۶۵
۷۴	۲۶	دربیان فضیلت خیال و اقسام خیال یعنے من ✣	۱۶۵ تا ۱۶۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون گل	نمبر صفحہ
۷۵	۲۷	دربیان اقسام گیان ✣	۱۶۷ تا ۱۷۰
۷۶	۲۸	دربیان مشاہدہ ذات بزنگہائے گوناگون و غزلیات درباب توحید ✣	۱۷۰ تا ۱۷۲
۷۷	۲۹	دربیان حقیقت خدا و روح یا آتما اور بعد فنا ہونے جسم کے آتما نظر نہیں آتا اس کی تردید۔ و موجودگی آتما کا ثبوت ✣	۱۷۲ تا ۱۷۵
۷۸	۳۰	طریق جستجوئے آتما سلسلہ محویت جیو بہ برہم اور تدابیر استحکام بہ سماد ھ ✣	۱۷۵ تا ۱۸۰
۷۹	۳۱	دربیان فرق درمیان جیو و برہم و علاج رفعگی آں ✣	۱۸۰ تا ۱۸۴
۸۰	۳۲	دربیان مکت و سیلہ مکت ✣	۱۸۴ تا ۱۸۵
۸۱	۳۳	دربیان پرارب دھ و پرکھارتھ ✣	۱۸۵ تا ۱۸۶
۸۲	۳۴	اس امر کا ثبوت کہ جسم کے فنا ہونے پر آتما کہیں آتا جاتا نہیں ✣	۱۸۶ تا ۱۹۰
۸۳	۳۵	ثبوت اس امر کا کہ ہماری عبادت یا معرفت اپنے فائدہ کیواسطے ہے۔ خدا کو اس سے کچھ غرض نہیں ہے ✣	۱۹۱ تا ۱۹۳
۸۴	۳۶	دربیان طریق خودشناسی ✣	۱۹۶ تا ۲۰۰
۸۵	۳۷	دوہرا دربیان یکتائی ذات پرماتما وظہور کثرت و معانی وحدت ✣	۲۰۱ تا ۲۰۱
۸۶	۳۸	دربیان فضیلت گیان و تشبیہ جہان بہ کتاب عظیم و ثبوت ذات حق ✣	۲۰۲ تا ۲۰۴
۸۷	۳۹	دربیان نسبت جہان بذات حق و فرق درمیان جہالت و معرفت ذکر اشغال برائے استحکام سرور ابدی ✣	۲۰۴ تا ۲۰۷
۸۸	۴۰	دربیان اس امر کے کہ برہمنڈ یعنی جہان برہم روپ ہے ✣	۲۰۷ تا ۲۰۸
۸۹	۴۱	دربیان معانی برہم و یکتائی کل بہ یک و یک بہ کل و تعریف اتفاق ✣	۲۰۹ تا ۲۱۱
[illegible]	۴۲	در تحقیق نقطہ من۔ بیان منازل حقیقت و یکتائی بندہ و خدا ✣	۲۱۱ تا ۲۱۳
[illegible]	۴۳	دربیان ثبوت یکساں حالی و یکتائی ذات و فضیلت معرفت ✣	۲۱۳ تا ۲۱۵

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نمبر شمار	نمبر گل	مضمون گل	نمبر صفحہ
۹۲	۴۴	دربیان معرفت وحقیقت ذات کہ بیشتر ازان دانستن نماند وغزلیات درباب نزول وعروج ❊	۲۱۵ تا ۲۱۸
۹۳	۱	اس امر کا بیان کہ کرم گیان سے ناس ہو جاتے ہیں اور گیانوان کرموں سے فارغ ہوتا ہے۔	۲۱۸ تا ۲۲۰
۹۴	۲	عارف کی حالت کا مختصر سا بیان اور غزل درباب حالات عارف ❊	۲۲۰ تا ۲۲۱
۹۵	۳	تعریف یکساں نظری عارفاں و طریق بسر کردن بیان زندگی عارفاں ❊	۲۲۱ تا ۲۲۴
۹۶	۴	جیون مکت یعنی عارف کامل کے اموات دنیاوی کس طرح ہوتے ہیں اس کی نسبت مفصل بیان بطور سوال وجواب ❊	۲۲۲ تا ۲۲۶
۹۷	۵	عارف کس کی تحریک و تحریص سے فاعل مختلف افعال کا ہے اس کی نسبت مفصل بحث بصورت سوال جواب ❊	۲۲۶ تا ۲۳۰
۹۸	۶	دربیان نشست وگشت عارف ❊	۲۳۰ تا ۲۳۲
۹۹	۷	درصفت عالم آزادگی وباشندگان ایں عالم۔ تعریف سادگی کی اور اُن دیسوں کی جو سادہ ہیں اور پرارابدھ پر شاکر ہیں ❊	۲۳۳ تا ۲۳۵
۱۰۰	۸	دربیان نظر وحالت عارف۔ ابیات ❊	۲۳۶ تا ۲۳۷
۱۰۱	۹	دربیان نشان آزادگاں وتدبیر حصولی آزادی ❊	۲۳۷ تا ۲۳۹
۱۰۲	۱۰	نشان ومعنی فقر بصورت معنے ہر چہار حروف لفظ فقر بہفت طریق	۲۳۹ تا ۲۴۰
۱۰۳	۱۱	دربیان اندرونی حالت وقیام عارف۔ غزل بہ لباس عشق در اظہار یکتائی عاشق ومعشوق ❊	۲۴۰ تا ۲۴۲

انڈکس چمن چہارم درباب حالات عارف

تمام شد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوم تت ست
منگل
دوہرا

اوم تت ست برہم اج سُدھ اجنم انوپ	نرِوکار کیول اچل ست چت آنند روپ
سوینگ پرکاسی سو استھن نج نام روپ آدہار	ساکھی بُدھ کو بُدھ پرے نمو آتما سار
سوہنگ ہنگ سو ست سم بندھ مکت نہیں بھید	جگ مو میں مو جگت میں پُن پاپ نہیں کھید

ٹیکا یعنی شرح

اوم یعنی آکار - اوکار - مکار - اماتر ✤ آکار معنی تمام عالم و بدن کثیف و برہما و عالم جاگرت و رجوگن - اوکار معنی تمام عالم و بدن لطیف و بشن و عالم سپن و ستوگن - مکار بمعنی تمام عالم نادانی کُل و نادانی جزو و رو در و عالم سکھوپت و تموگن - اماتر یا اردھ بندی یعنی نیم ماترا ساکھی پرکاس سروپ و گیان سروپ - آکار یعنی عالم و بدن کثیف و برہما و جاگرت و رجوگن اوکار میں لین ہو جاتے ہیں اور مکار یعنی عالم و بدن لطیف و بشن و سپن و ستوگن مکار میں لین ہو جاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ں کی ترتیب بلحاظ ترتیب دیوتاں ہے ✤

اور مکار یعنی عالم نادانی کُل و جُزو و رودر و سکھو پت و تموگن اردھ بندی میں جو عین
علم و روشن ہے لین ہو جاتے ہیں اور یہ اردھ بند آتما ہے۔ تت روپ
یعنی اصل ہمہ۔ اور ست یعنی قید زمانہ سے فارغ ہمیشہ اپنی ہستی میں ہست
ہے۔ برھم یعنی محیط کُل عالم ہے۔ آج ہے یعنی سدا ہے۔ سُدھ ہے
یعنی اودّیا مل سے فارغ ہے۔ اجنم ہے یعنی پیدا نہیں ہؤا اور نہ فنا ہوتا ہے
انوپ کہئے لاثانی ہے۔ نروکار ہے یعنی چھ وکار جو سریر کے ہیں ان
سے فارغ ہے۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ کم ہونا۔ تبدیل پانا۔ مرجانا۔ معدوم ہو جانا
ان چھ عیوب سے مُبرّا و بے عیب ہے۔ کیول ہے یعنی صرف ہے۔
اچل ہے یعنی قائم بذات خود ہے۔ ست ہے یعنی ہمیشہ ہے۔ چت یعنی
گیان سروپ ہے اور آنند روپ یعنی محض سرور ہے کہ جس سے تمام اشیاء
میں آنند ہے۔ سوئینگ پرکاشی ہے یعنی اپنی روشنی سے روشن دوسرے
کی احتیاج نہیں ہے۔ سواستھ رنج ہے یعنی خود بخود قائم ہے اور نام روپ
کا ادھار ہے یعنی تمام اسماء و صفات اُسی سے ظاہر ہوئے ہیں اور اُسی
کے آسرے ہیں اور اُسی میں لین ہوتے ہیں۔ بُدھ کا ساکھی ہے یعنی
عقل و فکر وغیرہ اُس کو دریافت نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان سب کا روشن کنندہ
اور سب کا شاہد ہے اور بُدھ تے پرے ہے یعنی جہاں سے عقل و فکر
و قیاس ماندہ ہو کر گُم ہو جاتے ہیں اور اُس لطیف ذات کی حقیقت کو نہ سمجھ کر
اپنی ہستی سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ ایسا جو آتما ہے سب کی اصل اور
سب کا اپنا آپ اور من چت بُدھ اہنکار سے فارغ۔ تس کو نمسکار ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمسکار ہے۔ سوہنگ ہنگ سو یعنی سو آتما میں ہوں اور میں سو آتما ہوں۔ کیونکہ سہ حالات جاگرت۔ سُپن و سکھوپت کا میں ہی شاہد ہوں اور میں ہی روشن کنندہ ہوں۔ اس واسطے سو آتما جو اَردھ ماترا روپ ہے اور تمام عیوب سے مُنزّا ہے میں ہوں۔ پھر کیسا ہوں سَت ہوں یعنی قید از منہ ثلاثہ سے فارغ ہوں۔ نہ میرے میں ماضی ہے نہ حال اور نہ استقبال ہے ہمیشہ ہوں سم ہوں یعنی یکساں ہوں مجھ میں بندھ مُکت یعنے گرفتاری و رستگاری کا کوئی نشان نہیں۔ اِن سے فارغ ہوں اور تمام جگت میرے میں ہے اور میں تمام جگت میں ہوں یعنی میں برہم ہوں۔ دوسرا نہ کچھ ہُوا ہے اور نہ کچھ ہوتا ہے اور نہ کچھ ہوگا۔ ایسا جو میں ہوں میرے میں پُن و پاپ کا کھید کھئے راگ اور دوئیکھ یعنے راحت و رنج نہیں ہے میں سدا مُکت اپنے آپ میں قائم۔ نِت تریپت جنم مرن سے رہت بندھ مُکت سے فارغ کیول سُدھ چیتن ماترہوں ایسا جو میں ہوں میری مجھ کو نمسکار ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سبب تصنیف کتاب

(من جانب بھائی صاحب معرفت امتزاج بھائی میگھراج جیو)

سُبحان اللہ! یہ کیا گلزار معانی ہے جس کے ہر ایک چمن میں مختلف رنگ کا راز نہانی ہے ہر گُل اپنی خوشبو سے دماغ آسائے سالکان خود شناسی و خدا دانی ہے ہر ایک غُنچہ خیال عطر مغز جویائے اسرار نہانی ہے۔ اِس کے کلمات ہیراگ انگیز کے خار ہیراہن پندار ہستی موہومی کو چاک کرتے ہیں۔ اِس کے اُپدیش کے فوارے جو سطور کی نہروں میں جاری ہیں۔ وہاں نفس کو لذائذ جہان فانی کی آلایش سے پاک کرتے ہیں۔ ہر ایک سطر رہنمائے منزل مقصود ہے۔ اُس کا لفظ لفظ برہم شکن ہنگامہ نمود بے بود ہے اور کیوں نہو کہ جس کی تصنیف نتائج افکار بحر زخار معرفت کردگار۔ سرخوش نشہ توحید وحید برحق سرمست بادۂ الوہیت واحد مطلق۔ بلبل شاخسار جادو بیانی عندلیب ہزار داستان گلشن معانی۔ واقف مواقف غوامض خُبرویت وکُلیت۔ عارف معارف سرائر حقیقت۔ درہم گسل پردۂ ماومن جسمانی۔ آگاہ رموز نہانی۔ فارغ از نفسانی احتیاج مہاتما سری مہاراج ہیمراج جیو ہے۔ مخفی نہ رہے۔ کہ یہ رنگ برنگ کے پھول گلزار ہمیشہ بہار طبع فیض مجمع سے مختلف اوقات میں علیحدہ ہو کر بلبلان معنی دوست کے دماغوں میں نگہت فیض پہنچاتے رہے۔ اور بہت سے شائقان اور جگیاسیوں کی طبع نے اِس کی وساطت سے۔ سُننے و پڑھنے کی۔ گلخن سے باہر آ گلشن آنند سرمدی میں آرام و استقرار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پایا۔ لیکن جس نے اُن کے مُدعا کو سوادِ چشم بنایا۔ اُس نے اپنے ہی دل کا خال سویدا سمجھا۔ یعنی جس کے پاس یہ گل پہنچا اُس نے اپنے دستار کا زیب یا تعویذ گلو تصوّر کیا اسلئے علی العموم سالکان کے دل اُن کی شمیم فیض و ہدایت سے محروم تھے بنا بران بعض شائقین صداقت آئین نے بقولیکہ خوردہ ہماں بہ کہ بہ تن ہا خوری اس دولت بے بہا و نعمت عظمےٰ کو اکیلا ہی لوٹنا اور اپنے آپ خوش رہنا نامناسب خیال کر کے اُن عبارات دلکش کو جو خطوط کے لباس میں ملبوس اور مثل گلہائے بازاری متفرق مکتوب الیہم کے ہاتھ میں تھے سعی بلیغ سے جمع کیا اور ہم مضمونی کے رشتہ میں لا اپنے اپنے موقعوں پر گلدستوں کی مانند اُن پھولوں کو کاغذی پھولدانوں میں سجایا۔ اور پھر چار چمن میں اُن کو ترتیب کیا ان ایام میں برگزیدہ صادقان توحید پسند۔ سرآید معنی پژوہان حقیقت پیوند۔ فراست و کیاست ارتسام ملک چاندورام نے فیضرسانی خاص کو پیش نظر رکھ کر منطبع کرانے سے مطبوع طبائع عام فرمایا۔ تاریخ تالیف بے اختیار

اشعار

ان اشعار میں حسب ذیل برآمد ہوئی +

جب یہ آراستہ ہوا گلزار — جس کے چمنوں میں ہے طریقت حق
نہیں جاتی خزاں میں اُن کی بہار — رنگ فیض اُن میں ہے دلقت حق
گل کاغذ سے بُو نہیں آتی — پر یہ دیتے ہیں دل کو نگہت حق
دل کی آنکھوں سے جب کرو تم سیر — تب نظر آئے نورِ طلعت حق
سال تالیف یوں لکھی ہے غریب — کہ ہوا مظہر حقیقت حق

۱۸۵۳ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُن لوگوں کے زہے نصیب کہ موجودات جہان فانی کو محض سُراب
کا پانی یقین کر کے امید سیرابی سے ہاتھ دھو خارستان ہوا و ہوس
نفسانی سے دامن دل کو بیراگ کے ہاتھوں سے چھڑا کر اس گلزار
معانی کی گلگشت میں اپنی بے بہا زندگانی کو بسر کریں اور اپنے من
کے غزال کو خیالات پراگندہ کی دھوپ سے بچا کر اس کے سُخنان
دلکش کے درختوں کے سایہ کے نیچے آرام دیویں۔ اور اِس کی
ترشنا و اجلا کھا کی نفسیدہ دہانی کا سنتوکھ اور شانت کے آبحیات
سے علاج کریں اور ان پھولوں کے مضامین عبرت انگیز کے
برگوں کو الہان بادِ نسیم بپائے چشم بار بار سیر کر کے اور سدھانت کی
بُو کے ذخیرہ کو اپنے دل کے دماغ میں استھتی دیکر نشۂ ابدی سے کہ
جسے پرماند کی پراپتی اور سرب دُکھ کی نبرتی کہتے ہیں سرخوش رہیں

فرد

ہزار گونہ تماشا بزیر ہر برگ است
نسیم تا نشوی سیر باغ نتواں کرد

Kailash Nath
Chandra

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چمن اوّل درباب تہذیب اخلاق

گُل اوّل

سوال۱ - اِس پُستک (کتاب) کا ادھکاری کون ہے ؟

جواب - جو سادھنوں (وسایل) سہت ہے یعنی جس نے سادھنوں کا عمل کیا ہے ٭

سوال۲ - سادھن کتنے ہیں اور اُن کی تفصیل کس طرح ہے ؟

جواب - سادھن چار ہیں - وویک۲ - ویراگ۳ - کھٹ سنپت۴ موکھ اِچھا۵ - نت (حق) اور انت (باطل) کو جاننا یعنی یہ سوچنا کہ دیہہ انت ہے - اور آتما نت ہے اُس کو وویک کہتے ہیں ٭

اس لوگ اور برھما کے لوگ کے سُکھ کاک وِشٹا یعنی نجاست زاغ کے برابر جان کر دل سے فراموش کرنے - ہر طرف سے طبیعت کو روکنا - دیہہ کو انت (باطل) جاننا اِس کو ویراگ کہتے ہیں - کھٹ سنپت میں چھ اشیا شامل ہیں :-

سم۱ - دم۲ - تتکھیا۳ - اوپرام۴ - سردھا۵ - سمادھانتا۶ - مَن کو سنکلپ وکلپ اور وِشیوں (لذات) کی واسنا (خواہش) سے روکنا سم کہلاتا ہے - اندریوں (حواس) کو اپنے وِشوں سے باز رکھنا دم کہلاتا ہے - دُکھ سُکھ - سردی گرمی - بھوک پیاس - عزت بے عزتی کو برداشت کرنا تتکھیا ہے - لوکک (دنیاوی فعل) کرم اور اگیانی پُرشوں (انسان) کے سنگ سے اوپرت (دور) رہنا یعنی دور رہنا اوپرام کہلاتا ہے - ست گور (مرشد) اور ست شاستر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وچن پرست پرتیت کرنی سردھا کہلاتی ہے۔ آلس یعنی سستی اور پریشانی خاطر سے پاک ہو کر سخن عارف کو گوش ہوش سے سننا اور ہوشیار رہنا سادھنا ہے۔ ہردہ میں یہ اچھا ہونی کہ کب مجھ کو سروددکھ کی نورتی اور پرماتما کی پراپتی روپ موکھ نسچے ہو کر جنم مرن کی بھرانت سے خلاصی ہوگی۔ اس کو موکھ اچھا کہتے ہیں +

سوال ۴۔ کرم اور اوپاسنا سے بھی حصول گیان میں کچھ امداد ملتی ہے یا نہ؟

جواب۔ ہاں ملتی ہے کیونکہ انتہکرن میں تین دوکھ یعنی مل۔ وکھیپ۔ آورن ہوتے ہیں۔ مل دوکھ بے خواہش نتیجہ کام کرم سے دور ہوتا ہے۔ وکھیپ اوپاسنا سے نورت ہوتا ہے۔ اور آورن گیان سے زائل ہوتا ہے جب تک مل اور وکھیپ دوکھ سے انتہکرن پاک نہ ہو تب تک گیان کا پرکاش اس میں نہیں ہوتا۔ اس صورت سے کرم اور اوپاسنا گیان کے سادھن ہیں +

سوال۔ جگیاسی کو کون کرم مل دوکھ کے نورت کرنے کے واسطے کرنے چاہئیں؟

جواب (۱) دیا یعنی سروجیوؤں کو تن من دھن اور وچن کر کے سکھ دینا +

(۲) ست وچن یعنی جو کچھ سنا ہو یا دیکھا ہو یا جس قدر معلوم ہوا تنا کہنا +

(۳) آستے یعنی دوسرے کے سخن کو باحوصلہ سن کر تسلیم کرنا یا چوری نکرنا +

(۴) برہم چرج یعنی اشٹ پرکار کے میتھن سے اپرت رہنا اگر گرہستی ہے تو اپنی استری کو رتو کے سمے ویرج دان کرنا اور پرائی استری کو ماتا اتھوا بہن کے سمان جانکر اشٹ پرکار کے میتھن سے پاک رہنا اور اگر ورگتی ہے تو بالکل برہم چاری ہونا۔ اشٹ پرکار کے میتھن یہ ہیں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سَروَن۱ - سِمَرَن۲ - کیرتَن۳ - چِتَون۴ - ایکانت۵ ہو کر بات کرنا - درڑ سنکلپ۶ جتن۷ - پراپت۸ ٭

(۵) سنتوکھ یعنے جو کچھ سریر کی پرار بدھ (قسمت) سے حاصل ہو اُس پر شاکر اور صابر رہنا کمی سے نفرت اور بیشی سے اُلفت نہ کرنی موجودہ پر نارضامندی اور غیر موجودہ کے لئے تدارک نہ کرنا ٭

(۶) اہنسا یعنے جیو کی رکھیا کرنی - مراد یہ ہے کہ نہ جیو کو سریر سے دُکھ دینا اور نہ زبان سے ایسا کلمہ اُس کی نسبت بولنا کہ جس کے سننے سے غُنچہ دل کُملاوے اور نہ اپنے من سے دوسرے کی نسبت خیال بد کرنا ٭

(۷) تپ یعنے اِندریوں کو جتن کر کے وِشوں کی طرف سے ہٹانا ٭

(۸) مانسی پوجا یعنے من کو سدا دیہہ (بدن) کی طرف سے ہٹا کر پرماتما کی طرف لگانا ٭

(۹) اشنان اس کی دو قسم ہیں - ایک بیرونی دوسرا اندرونی - بیرونی یہ ہے کہ جسم کو غلاظت اور آلودگی سے بذریعہ آب پاک رکھنا - اور اندرونی یہ ہے کہ انتہکرن (قلب) کو خواہش لذّات نفسانی - طمع - شہوت - حسد - کینہ - بُغض - ریا - تکبر - نخوت - چغل خوری - بدنیّتی سے پاک رکھنا اور کبھی جسم کی خوبصورتی یا زور بازو یا اقبال یا اولاد یا دولت پر نازاں ہو کر دل میں فخر نہ کرنا ٭

(۱۰) دان اس کے دو قسم ہیں ایک خارج دوم داخل - خارج دان وہ ہے کہ اشیاء کو جن کا تعلق صرف نام سے ہے بخواہش نتیجہ یا نیک نامی دینا - اور داخل وہ ہے کہ اپنے نام اور دیہہ ابھمان (فخر جسمانی) کو ایشور ارپن کرنا یعنے یہ سمجھنا کہ نام مفوضہ ہے - اور میں دیہہ سے فارغ ہوں اس صورت سے دیہہ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ابھمان کو تیاگ کرنا یہ سب سے اوتم دان ہے +
ترک اعلےٰ خیرات

(۱۱) برت یہ بھی تین قسم کا ہے ایک برت جسمانی (دیہہ) دوم برت حواس
رندیہ
(اندری)۔ سیوم برت من۔ غذا وغیرہ سے عرصہ معہود کے لئے برت رکھ
دل
برت جسم ہے۔ حواس کو اپنی لذات سے باز رکھنا برت حواس ہے۔ جیو
کو دوبینی اور دودانی سے پاک رکھنا یہ برت من کا ہے +

(۱۲) دھیرج یعنے تبدیل حالات میں مستقیم المزاج رہنا +

(۱۳) آرجو یعنے گفتا۔ رفتار و بیوہار سودھار رکھنا اور ہمیشہ حسب ارشاد
فعل راست
شاستر برتنا +

(۱۴) ست سنگ اس کی دو قسم ہیں ایک بیرونی۔ دوم اندرونی۔ بیرونی
وہ ہے کہ برہم گیانی مہاتما کی خدمت میں حاضر ہو کر سردھا سے اُن کے سخن
ارادت
کو سُننا۔ اندرونی یہ ہے کہ شُنیدہ سخنان کو تنہا بیٹھ کر سُدھ بُدھ سے وچ
عقل سلیم
اور اُس کے تات پرج یعنے معنے کو نشچے کرنا۔ اِن کرموں کے کرنے سے انتہ
سُدھ ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر وقت نِسکام ہو کر اِن کرموں کو کریں تاکہ انتہکر
کی شُدھتا یعنے صفائی حاصل ہو کر گیان کا ادھکار ہو +

سوال۔ کب تک یہ کرم کرنے جوگ ہیں +
مناسب

جواب۔ جب انتہکرن میں وشیوں کی واسنا اور مان اور موہ اور د
محبت
کا خیال تک نہ اُٹھے۔ اُس وقت کرموں کا پھل حاصل سمجھنا۔ مگر اُس وقت
بھی اِن کرموں کا تیاگ نہ کرنا بلکہ استحکام طبیعت کے لئے ان کو اپنے سبھا
عادت
بنا لینا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوال - اُپاسنا کا کیا رُوپ ہے +

جواب - سب اندریوں سے برتی کو ہٹا کر اونکار کے دھیان میں لگانا یہانتک کہ من اور اونکار ایک روپ ہو جائیں - جیو - من اور اونکار اِن تینوں کا ایک کرنا اوپاسنا عظیم ہے - مَن کو پتھر اور اونکار کو چمک جانکہ اِن کو آپس میں ملانا جس سے آتم گیان کی اگن پیدا ہوتی ہے جو تمام اگیان رچت کرموں کو جلا کر باقی شُدھ آتما ہی رکھتی ہے

دوسرا طریق یہ ہے کہ اونکار کو پرانوں کی رفتار میں دھیان رکھنا - یعنے اونکار سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے بس کو سوہنگ کہتے ہیں اُس کو پرانوں کی آمد و رفت میں سُننا - جب دم باہر سے اندر کی طرف آوے تب سو کا دھیان کرنا یعنے اوپاسن کرنا اور جب اندر سے باہر کیطرف جاوے ہنگ کا دھیان کرنا غرض کہ مَن پرآن اور سوہنگ اِن تینوں کو ایک کرنا اس کو سُرت اور شبد کا میل کہتے ہیں +

مذکورہ بالا طریقوں میں سے کسی پر عمل کرنا وکھیپتا کو دور کر کے چت کو ایکاگر کرتا ہے اور آخر کار گیان کی حصولی میں بہت ہی مدد ملتی ہے +

گُل دوم

یہ جہان مثل راہ گذر ہے - ہر کہ و مہ کو گذر درپیش ہے - ایک دن اور ایک رات کا گذارہ ہے - کیونکہ جو کارروائی اول روز اور اول رات کو ہوئی ہے وہی اخیر تک جاری رہتی ہے - اس مختصر راہ کے طے کرنے میں صدہا طرح

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے تماشائے ونمائے واشیائے دلفریب وواہیات وبرنج وراحت وافلاس
ودولتمندی وغیرہ سدِ راہ ہیں جس کے باعث سے یہ راہ نہایت دور ودراز
وطویل ہوگیا ہے۔ اس میں ایک سڑک تجویز کی گئی ہے۔ کیسی سڑک ہے کہ
جس کے دورویہ اشجار ثمر دسایۂ دار لگے ہوئے ہیں۔ اور جس میں مناسب
فاصلہ پر فرودگاہ یعنے منزل گاہ وچاہ وغیرہ آب سرد موجود ہیں اور جو لوگ اُس
راہ سے اس سفر کو طے کرتے ہیں وہ بآرام منزل مقصود پر پہنچتے ہیں۔ اب اسکا
نتیجہ دکھایا جاتا ہے۔ یعنے یہ کہ وہ سڑک گیان ہے اور اشجار دورویہ سنتوکھ
قناعت
اور ویراگ ہیں۔ جن کا ثمر ترپت یعنے سیری اور سکھ یعنے راحت ہے اور
جن اشجار کے زیر سایۂ خواہش واُلفت کی دھوپ وتپش سے امن حاصل ہوتا
ہے اور اس سڑک پر سات منازل بفاصلہ مناسب مہیّا بہ سامان آرام موجود
ہیں اور وے یہ ہیں +
(۱) شبھ اچھا یعنے نیک ارادہ (۲) سودچارنا یعنے راست ودروغ کو جاننا۔
وچار کرنا کہ میں کون ہوں اور جگت کیا ہے (۳) تن مانسا یعنے دائما خیال کو
یکسو رکھنا۔ جگت کی طرف سے کھینچکر ست آتما میں محو کرنا۔ (۴)۔ ستواپت
یعنے حق الیقین کرنا کہ میں شُدھ۔ چیتن آتما ہوں اور جگت مثل امواج وحباب
کے مجھ میں ہے اور دائما سوائے آتما کے اور کچھ نہ دیکھنا۔ (۵) اسنسکتا
یعنے بے اختیاری۔ انانیت جسمانی کو بالکل دل سے دور کرنا۔ سریر کے
دُکھ سکھ عزت وبے عزتی۔ مرگ وحیات سے آپ کو فارغ جان کر سدا
آنند رہنا۔ (۶) پدارتھ ابھاوَنی یعنے تمام اشیاء کو نیست ونابود یقین کرنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ بُدھ تک و تمام اسماء و صفات تک خواہ نیک ہوں خواہ بد ہوں سب کو
دل سے فراموش کرنا اور باقی صرف گیان ماترا آتما میں قائم رہنا۔ (۷) تُریا
یعنے ذات حق کہ جس میں کچھ کہنا و سننا نہیں۔ صرف آپ میں آپ قائم نہ کچھ ست
نہ است نہ ہے نہ نہیں نہ میں نہ توں نہ یہ نہ وہ۔ سب سے فارغ صرف ذات
ہی ذات ہونا۔ یہ سات منازل اس سڑک کی تدریجاً ابھیاس یعنے ست
سنگ اور ست شاستروں کے وچار۔ وَیراگ۔ سَم (یعنے خیال کا روکنا)
سنتوکھ (یعنے قناعت و صبر) اس رفتار سے عبور ہوتے ہیں اور آخر کار
منزل مقصود یعنے بنیم آبادیا آنند پور میں پہنچاتے ہیں۔ پس اس زندگی کے
بسر کرنے کے لئے اس سڑک کو آراستہ کرنا اور اُس پر سفر طے کرنا ضروری ہے
ورنہ سوائے دُکھ اور غم کے کچھ حاصل نہیں۔ اس لئے دانایان دور اندیش
تمام تکالیف برداشت کر کے اس راہ پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر زمانہ
ایک حالت پر رہتا اور ہمیشہ صحت بدنی و دولتمندی و حصولی لذات نفسانی
رہتی تو کون صبر و قناعت و فقر کو اختیار کرتا۔ سو جو شخص اپنے کردار کا منصف
ہے۔ وہ تو اپنی بہبودی کے واسطے تدارک کرتا ہے۔ اور جو شخص کبھی اپنے اعمال نامہ
کو اُلٹ کر نہیں دیکھتا۔ صرف کاروبار دُنیا کو فرض عظیم سمجھ کر اس میں شاغل
رہتا ہے۔ وہ اس نعمت عظمے سے محروم رہکر ابد تک رنج و الم برداشت کرتا
رہیگا۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے زیرک اور دانا۔ حاکم و دولتمند اہل
و فقیر اس غفلت آباد دُنیا میں ایسے گرفتار ہیں کہ اگر اُن کو چارپایہ یا وحشی
بنسبت دی جاوے تو مناسب آتی ہے ورنہ صرف دیکھنے کے انسان ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور کوئی وصف انسانیت کا نہیں رکھتے +

گل سیوم

مخمس۔ سرائے دنیا ہے کوچ کی جا ہر ایک کو خوف و مہدم ہے +
رہا سکندر یہاں نہ دارا رہا فریدوں یہاں نہ جم ہے
مسافرانہ چلے ہو اٹھو مقام فردوس ہے ارم ہے +
سفر ہے دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزل عدم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

دنیا عجب مقام ہے مگر افسوس کہ مدام نہیں ہے کوئی گل آج تک ایسا نہیں ہوا کہ بادِ خزاں سے پریشان ہو کر خاکستر نہ ہوا ہو۔ حسب قول سعدی فرد

اگر تو در چمنِ روزگار ہمچو گلے دمیدہ بر سرِ خاک تو خار خواہد بود

اس دنیا میں آمدن نشان رفتن و زیستن نشان مردن ہے۔ عمر کی خوش رو پر بھولے ہوئے اس دار فنا کو بقا سے منسوب کر کے خواب خرگوش بنے ہوئے ہیں۔ بھلا کہاں تک۔ ابھی نقارہ کوچ کا بجا اور تمہاری الوداع نہ نام و نہ نشان

اے حباب تو کیوں اپنی سرافرازی پر پھولتا ہے۔ یہی تیری سرافرازی باعث زوال ہے۔ ادھر تیرا سر کا اٹھانا اور ادھر ہوا کے جھونکے سے پامال ہو کر گمنام ہونا عمر کا اعتماد کب تک۔ جس کی بنیاد ہوا اور جس کا مقام آب و رفتہ ہو اس پر اعتماد کرنا گویا موج پر سوار ہو کر دریا کو عبور کرنا ہے۔ دم قدم ہے عمر کا۔ اسی قدم سے اس کی رفتار ہے۔ رفتار کیا منزل عدم کی طرف ترقی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ تا وقتیکہ مرگ کی حالت جو آخری منزل [illegible] مستعار کی ہے نہ آوے تب تک کسی فعل کا اتمام نہیں ہوتا اور کوئی کام درجہ اختتام پر پہنچکر ہمیں آزادگی بخش نہیں ہوتا۔ وجود کی ضد سے عدم ثابت ہے ورنہ ہم سب کا اول بھی عدم ہوتا۔ اور آخر بھی عدم ہوگا۔ صرف درمیان میں چشم زدن کے لئے وجود کو نمایاں کر کے آب سراب میں غوطہ کھا کھا ڈوبتے ہیں جس کی اصل عدم ہو اُس کو اُس کے مخالف کلمہ سے اظہار کرنا گویا اصلیت سے آپ کو بے علم ثابت کرنا ہے۔ جس کو وجود کہتے ہیں یہی عدم ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ سے عدم ثابت ہوتا ہے۔ اور ہماری نجات کا باعث ہو۔ ہم کو اپنی طرف کشش کر رہا ہے پس وجود ایک جزو عدم کی ہے اور ہم سب لوگ دریائے عدم کی امواج ہیں باوجود موجودگی کے معدوم ہیں۔ ہمارے افعال کُل عدم سے ہو کر عدم ہیں محو ہوتے ہیں گویا ہمارا اصل عدم ہے پس ہم کیوں عدم کے آنے سے ملول ہوتے ہیں۔ عدم تو ہمارا دار القرار اور دار الامن ہے۔ جب تک پھر اپنی اصلی حالت کو نہ پہنچیں۔ تب تک کشاکش خیالی سے جو دُنیا کے نام سے موسوم ہے رہائی نہیں پا سکتے۔ پس ہم کو مناسب ہے کہ موجودگی وجود میں بھی عدم کا تصور کر کے ایسے معدوم ہو جائیں کہ پھر عدم کا خوف دل میں نہ رہے +

تعین نے بے نام کو نامدار بے نشان کو بانشان بے تعلق کو باتعلق بنایا ہوا ہے اگر ایک لحظہ پردۂ تعین کو دریچہ یقین سے اُٹھا کر دیکھیں تو صرف ایک ذات ہے کہ جس میں سوائے سکوت کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جو چیز خیال سے ظاہر ہوتی ہے۔ اُس کی تائید اُس وقت تک ہے کہ جبتک اُسکا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خیال مثل شعلہ مجمر سینہ میں جوش آور رہتا ہے جب خیال فرد ہووے تو اُس شے کی ہستی جو ہم نے پہلے مانی ہوئی ہے۔ زائل ہو کر باقی ہستی حقیقی رہ جاتی ہے کہ جس کو زوال کبھی بھی نہیں۔ اب جو لوگ کسی کو زندہ اور کسی کو مُردہ مان رہے ہیں سو باعث یہ ہے کہ اُن کو اصلیت کی کچھ خبر نہیں قفس جزویت میں گرفتار ہو کر ٹُیں ٹُیں پٹپٹے کرتے ہیں۔ ورنہ نہ کچھ ہوتا ہے نہ کچھ ہو گا اور نہ کچھ ہوا تھا یہ کُل ایک ذات باہمہ بے ہمہ خود بخود قائم ہے۔ اور اپنی عادت حقیقی میں مصروف ہے۔ بقول عارف **فرد**

چندیں ہزار جامہ بدل کرد ہر حباب دریائے بیکراں حقیقت ہماں کہ ہست

دیگر فرد {بمضمون ما لیس دیدہ ام ہمچو شبہ ہا ہا رو نہ دیدہ ام۔}

باد رچہ مے گند کہ ز یک بحر بے کنار موج سراب و آب بقا جلوہ مے زند

عمر کا گذرنا نہایت خوش ہے گویا یہی باعث ہے جو ہم کو فرحت دہ اس دار کہنہ میں ہے۔ اگر عمر قائم ہوتی اور ہمیشہ انسان پر ایک حالت وارد رہتی تو نہایت ہی تنگ آجاتا۔ اس لئے بازار کثرت جو شوق تماشا بینی سے ظہور میں آیا مثل شاہراہ کے بنایا ہے کہ وہ ذات جو دائما اپنی وحدت میں مستغرق معدن آرام و سکوت۔ پریشانی و حرکت سے مبرا ہے اس آشوبگاہ کثرت میں جو پُر از پریشانی و تکان ہے ماندہ ہو کر پھر اپنے حجرہ توحید میں داخل ہو کر آرام پاوے۔ پس عمر کا مستعار ہونا اور ہمیشہ گذرتے رہنا قابل تعریف ہے۔

بقول محقق۔ **فرد**

شکوہ کردن از شتاب عمر کافرنعمتی ست عمر چوں آب است باشد آب شیریں در گذار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جامۂ تن حجاب اکبر ہے کُل آفات کا مورد ہے۔ واہمات۔ تعلقات۔ رسومات
اضافات۔ رنج وراحت کا معدن۔ دوئی کا سرچشمہ ہے۔ شہوت۔ غصہ۔ طمع۔ الفت
وانانیت کا گھر ہے۔ حرص۔ امل۔ حسد اور خواہش کی مادر ہے۔ محدودیت۔
سکی۔ بے توقیری۔ خوف اور امید ہمیشہ اس کے درمیان رہتے ہیں اس کا
چاک ہونا کُل مصائب وآفات مذکورہ سے پاک ہونا ہے۔ پس جب یہ چاک
ہو یا کوئی ذریعہ اس کے چاک کا اگر بنے تو مقام شکر ہے۔ طرفہ دیکھو کہ دو
ندیش موجودگی جامہ تن میں اسباب اس کے چاک کا مہیا کرتے ہیں۔ گویا جو
س کے لوازمات ہیں اُن سے مُنہ موڑ کر اس کے دافع سے محبت جوڑتے ہیں
رادیہ ہے کہ حین حیات میں حالت مرگ اختیار کرتے ہیں۔ اگر بنظر غور دیکھیں
یہ جہان گورستان ہے اور جامہ تن کفن ہے پس جس قدر یہاں موجود ہیں مُردہ
یں اور اُن کی حرکات رقص مُردہ ہیں صرف نام کے لئے سکندر اور دارا بڑے
دشاہ۔ رستم وزال بڑے پہلوان۔ سقراط اور افلاطون بڑے حکیم۔ مجنون
فرہاد بڑے عاشق۔ محمدؐ دیسے بڑے پیغمبر۔ رام وکرشن بڑے اوتار۔ نانک
رکبیر بڑے سنت مشہور ہیں۔ ورنہ دریائے نیستی کی لہریں نیستی میں غرق ہو کر
رف اسماء سے مشہور ہیں۔ سو کیا ہیں کچھ ہی نہیں۔ صرف ابجد کے حروف
ہور ہیں۔ پس اس دُنیا کی شہرت کا انجام دیکھ کر محقق اس سے پہلو تہی کر کے
ت ہیں جو نام سے مبرّا اور نشان سے معرّا صرف صرف ہے محو ہو کر ذات
ات ہو گئے ہیں۔ موت ہماری دایہ ہے ہمیشہ ہم اُس کی گود میں پرورش
ے ہیں۔ زندگی گویا اُس کا انگشت سے پکڑ کر بازار اور گلی میں سیر کرانا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور حالت مرگ گویا اپنی گود میں لوری دیکر سُلاتا ہے۔ موت وہ طاقت ہے
کہ جس کے آگے بڑے بڑے شہ زور پشہ کے برابر بھی درجہ نہیں رکھتے۔ اور
بڑے بڑے حکیم اُس کے دریافت کرنے میں طفل نادان سے بھی کم درجہ رکھتے
ہیں اور بڑے بڑے صاحب کشف اور کرامات اُس کا بھید کھولنے میں بیز
ہیں۔ یہ وہ طاقت ہے کہ جس کے ذریعہ سے ذات باری تعالےٰ اپنے بوقلمو
خزانہ مخلوقات کو پھر اپنے صندوق گمنامی اور محویت میں کھینچتی اور ڈالتی ہے
پس یہ موت نہیں بلکہ ذریعہ وصال اور رفعیہ ملال ہے۔ اس کا آنا ہمارے
کُل امور کا انجام پانا ہے۔ اے موت تو عین راحت ہے تیری یادگاری
اور دوستی ہمیں آلام و تشاویش سے بچا کر گوشہ عافیت میں قرار دیتی ہیں۔ اے
موت تیری گود میں سوئے ہوئے کو کسی کا مقدور نہیں جو جگا سکے۔ اے
موت تیرے چنگل میں گرفتار شدہ کو کوئی اور مصیبت اس جہان کی دُکھ نہیں
دے سکتی۔ گویا تو دُکھوں کا علاج اور خاتمہ ہے۔ اے موت تیری امداد کے
سوائے وصال ربانی حاصل نہیں ہو سکتا۔ تیری ارادی لباس سے ملبوس ہو کر
فقرا و اولیا داخل بذات حق ہوئے ہیں۔ اے موت تو وہ بھید الٰہی ہے کہ جس
کو آج تک نہ کسی نے کھولا ہے اور نہ کوئی کھولیگا تیرا آنا ہی تیرا بتر ہے گویا تو
تو بجائے خود رہی۔ خاموشی بھی تجھ کو نہیں جان سکتی گویا ذات باریتعالےٰ کی
تو خاص خواص ہے۔ تیرے محبان اس دار سے رہائی پاکر گم در گم ہوتے ہیں
اے موت تیرے سوائے شہوت۔ غصہ۔ حسد۔ کینہ۔ ظلم۔ طمع۔ فخر سے نجات نہیں
ہو سکتی۔ جب تیرا تصور کیا جاتا ہے اُس وقت ان کا نشان بھی نہیں ملتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طبیعت سرد ہو جاتی ہے۔ آرام در آرام ہوتا ہے پس تو اس درد کہن سے خلاصی کا عجیب نسخہ ہے۔ تیرا اور میرا آپس میں ہمیشہ اتفاق ہے صرف درمیان میں پردۂ تن سے قدرے جدائی صورت زندگی میں ہو گئی ہے۔ سو کچھ مضائقہ نہیں تیری عمدہ اور لطیف صورت جو ارادی موت کے نام سے مشہور یا موسوم ہے میں نے اختیار کر کے تیرا اتفاق بحال رکھا ہوا ہے۔ سو عجب مونس ہے کہ جس کا ہجر کسی وقت میں نہیں۔ ایسی موت سے کیوں آدمی ڈرتے ہیں یہ تو عین راحت ہے۔ زندگی دریائے موت کا حباب ہے حباب کا اثبات کب تک۔ ضرور آخر کو اپنے بحر عمیق میں داخل ہو کر گم ہو جائیگا۔ پس کمر بستہ ہو کر دریائے نیستی میں مستغرق ہو کر عدم کی سیر کرو کہ وجود جس کا بیرونی تماشا ہے۔ خیالی محبت میں گرفتار ہو کر کیوں خوار ہو رہے ہو ✦

گل چہارم

سوال ظاہر ہے کہ کل چیزیں لفظ کن کے کہنے سے پیدا ہوئی ہیں اور کن فرمودۂ خدا ہے۔ معلوم ہوا کہ من وغیرہ بھی اسی سے ہیں تو یہ کیا سبب ہے کہ من برے کام کرتا ہے ✦

جواب ہر ایک چیز مختلف کام کیلئے مختلف تاثیر اور مختلف صورت والی پیدا ہوئی ہے۔ ایک کا فعل دوسرے سے نہیں ملتا۔ آتش کو سوائے جلانے کے اور کام نہیں۔ پانی کو سوائے سردی پہنچانے کے اور تشنگی رفع کرنے کے کوئی کام نہیں۔ سانپ گژدم وغیرہ زہر دار ظاہر کئے ہیں وہ اپنی تاثیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔ مادہ گاؤ گھاس کھا کر دودھ لوگوں کو بخشتی ہے۔ اسی طرح بخاطر انتظام کثرت بیشمار اشیاء بیشمار افعال کے لئے حکمت ازلی سے قائم ہوئی ہیں منجملہ اُن کے ایک لطیف طاقت جس کو مَن یا دل کہتے ہیں انسان کے وجود میں داخل کی گئی کہ جس سے کُل امورات دُنیاوی و جسمانی سرانجام ہوتے ہیں گویا یہ آلہ برائے تکمیل کارو بارِ دُنیا خدا نے انسان کو بخشا ہے اور اِس میں دو صفتیں موجود ہیں ایک نیک دوسری بد۔ جس طرف زیادہ مشق ہوتی ہے وہی کام اِس سے نمودار ہوتے ہیں۔ لیکن ہر دو اوصاف یعنے نیک جس کے فروعات۔ دانش۔ معرفت۔ ترک۔ آزادی۔ تواضع۔ خوش خلقی۔ قناعت۔ صبر۔ شکر۔ حِلم۔ حوصلہ۔ تسلیم۔ رضا۔ خدا پرستی۔ خاکساری سخاوت۔ حِلم۔ عمل۔ صفائی۔ وفائی۔ ضبط حواس۔ سرزنش نفس۔ محویت۔ محاسبہ ہیں اور بد جس کے فروعات بیدانشی۔ جہل۔ الفت۔ گرفتاری۔ خشم۔ طمع۔ شہوت۔ انانیت۔ حسد۔ بُغض۔ کینہ۔ ریا۔ بُخل۔ خوشامد۔ کبر۔ نخوت سیاہ دلی۔ بیوفائی۔ کِذب۔ مَیل بہ لذات۔ پیروی نفس۔ اُلفت جسمانی۔ تلخ گوئی۔ غیبت ہیں۔ ہر وقت اِس میں رہتی ہیں۔ اور ہر دو اوصاف سے حسب موقع کام لیتا ہے۔ مگر جس طرف ایزادی مشق کی ہوتی ہے۔ وہی وصف غالب اگر اس مَن کو اُسی صفت سے موصوف کر دیتا ہے اگر صحبت بد سے اوصاف بد اس کے استعمال میں رہے تو بعد عرصہ کے مَن کو سوائے خیال بدی کے اور کچھ نہیں سوجھتا۔ اُس وقت خانہ زاد دشمن ہو کر وہ بلا ہائے و تکالیف نازل کرتا ہے کہ جس کا علاج احاطۂ امکان سے بعید ہو جاتا ہے گویا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

من سمعہ اوصاف بد دشمن خونخوار کمین میں ہے ✣ **فرد**

ہیں دشمنِ جان ڈھونڈ کر اپنا جو نکالا سو حضرتِ دل سلمہ اللہ تعالے

اور جب صحبت نیک سے اوصاف نیک عمل میں لاتا ہے اُس وقت تمام بدی سے پاک ہو کر نیک ہو جاتا ہے اور بعد عرصہ کے اِس عشق کے فیض سے اُس درجہ پر پہنچتا ہے کہ جہاں درجۂ مَن سے گذر کر واصل بخدا ہو کر خود خدا ہو جاتا ہے ✣ **بیت** ✣

چوں شدہ دل پاک از کبر و ریا بیگماں او ہست ذاتِ کبریا

پس مناسب ہے کہ اوصاف نیک جن کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے عمل میں لاوے تاکہ مَن جو دشمن ہو کر بُرے کام کراتا ہے دوست خیر اندیش ہو کر منزل حقیقت کی طرف راہنما ہو گا کیونکہ یہ عادت جبلّی حکیم ازلی نے اس مَن میں ڈالی ہے کہ جس کے ساتھ اس کا اجتماع ہو گا اُسی کی صورت بن جاویگا اِس میں کچھ مقام اعتراض نہیں کہ کیوں یہ مَن بُرے کام کراتا ہے جو لوگ اس جہاں میں عَلَم نیکی کھڑا کر کے شہرۂ آفاق ہو چکے ہیں یا ہیں یا ہونگے وہ تمام دولت اِس مَن کے ہے تو ثابت ہُوا کہ معدن نیکی مَن ہے اور بُرائی بھی اِسی سے ہوتی ہے۔ سو پروردگار نے اِس کو یعنے انسان کو دانش بخشی ہے کہ طاقت لطیف من کو ایسے طریقہ سے عمل میں لاوے۔ کہ جس سے بہبودی [illegible] ہو۔ اِس میں دونو صفتیں موجود ہیں کیونکہ کارروائی دُنیا سوائے یعنے اوصاف ذمیمہ و اوصاف حمیدہ کے پوری نہیں ہو سکتی تقاضائے [illegible] ایسا ہے کہ اِس میں ہر قسم کی عادات رہتی ہیں اور وقت پر اس کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کام دیتی ہیں۔ لیکن ایک عادت خدا نے اِس کو ایسی بخشی ہے کہ جس کے ذریع
بشریت سے گذر کر درجہ ملائک پر پہنچتا ہے وہ عادت دانش ہے۔ جب دانش
سے درجۂ ملایک تک پہنچا۔ کیا معنے کہ اوصاف نیک سے موصوف ہوا تو اُس
سے آگے درجہ خدا ہے۔ پس اِس مَن کے ذریعہ سے اِس درجہ تک رسا
ہوئی۔ اور اگر دانش کو پیش نظر رکھ کر عمل نہ کیا۔ تو تقاضائے بشریت سے
مَن اوصاف ذمیمہ میں مشتغل ہو کر درجہ بہائم پر پہنچا تا ہے۔ پس مناسب
ہے کہ اِس مَن کو معدن نیکی و بدی جانکر بمراد حصولی آرام و سعادت دارین
بذریعہ دانش کاملہ نیکی کی طرف مائل کرے۔ تاکہ یہی مَن معدن آرام
ہو جاوے ؛

گل پنجم

سوال ۔ خواہش کس کے ذریعہ ہوتی ہے وہ کس کا پیدا شدہ ہے غصہ
چوری اور بری عادات کس نے پیدا کیں اگر خدا نے بنائیں تو
کیوں؟

جواب ۔ خواہش۔ غصہ۔ چوری۔ شہوت وغیرہ عادات ذمیمہ اگیان
یعنے غفلت کے ذریعہ ہوتی ہیں اور نظر غفلت میں ان کی اصلیت معلو
ہوتی ہے۔ غفلت نام نظر محدودیت۔ تعین جزویت۔ تقاضائے بشری
تعلق ملکیت کا ہے۔ اور یہی امور باعث ظہور عادات ذمیمہ ہیں کیونکہ آپ کو
جب محدود صرف ایک خاص نام سے موسوم اور محدود مکان یا اشیاء کا مالک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جزویت میں غرق ہونا۔ اُس وقت دوسرے کی تلخ گوئی یا نامتابعت سے غصہ پیدا ہوتا ہے اور اپنے مال مملوکہ میں سے قدرے نقصان دیکھ کر خیال چوری دل میں آتا ہے۔ آپ کو محتاج جان کر دوسرے کی مملوکہ چیز کے چرانے پر مستعد ہوتا ہے۔ اسی طرح حسب موقع دیگر عادات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ پس یہی غفلت ہی ذریعہ ظہور خواہش غصہ و دزدی وغیرہ ہے اور ان عادات کو بھی خدا نے بنایا ہے۔ اس غرض سے کہ جو لوگ غافل ہو کر فخر جسمانی سے مال مشترکہ کو اپنا ملک جانتے ہیں اور نظر محدود سے آپ کچھ اور کا کچھ یقین کر کے دوسروں پر دست تعدی دراز کرتے ہیں اور دوئی کو درمیان میں لا کر خدا کی وحدت میں فرق ڈالتے ہیں اور خدا کو حاضر و ناظر نہ جان کر ارتکاب فعل بد کا کرتے ہیں ان عادات سے اپنے اپنے جرم کے لئے سزایاب ہوں اور تکالیف برداشت کر کے اپنے فخر جسمانی سے نفرت پذیر ہو کر راہ نجات کو ڈھونڈھیں پس ان عادات کے پیدا کرنے میں بھی خداوند کریم نے اپنی معدلت اور شفقت ظاہر کی ہے۔ یعنے اشارتاً اس جرم کبیرہ کے لئے سزا دیکر ہم کو بیدار کیا ہے۔ یہ نظر جزویت اور فخر جسمانی ایسے سخت جرم ہیں کہ ہمیشہ انسان پر خواہ مخواہ بلا ہائے شہوت۔ غصہ۔ طمع۔ الفت۔ حسد۔ کینہ۔ بغض وغیرہ نازل رکھتے ہیں اور جب ان سے پاک ہو کر نظر کلیت اور محویت بذات اختیار کرتا ہے اُس وقت غصہ۔ چوری۔ الفت۔ حسد اس طرح مفقود ہو جاتے ہیں کہ جس طرح سورج کے نکلنے سے تاریکی جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ جس نے سب کو ذات حق دیکھا ہے وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کس پر غصہ کرے اور جس نے اپنے مال کو مال مشترکہ یا مال خدا سمجھا ہے وہ کس پر کس وجہ سے الزام لگاوے پس فخر جسمانی اور ملکیت اشیاء اور خیال اقبال دور کرنے سے سزائے غصہ وچوری وشہوت وظلم سے بھی خلاصی پاتا ہے سو مناسب ہے کہ اپنی ذات کو پہچان کر قید جسمانی سے خلاص ہووے تنگی جزویت سے نکل فراخی کلیت میں آوے اور گوشہ محدودیت سے پرواز کر میدان بیحدی میں مقیم ہووے۔ تاکہ قہر خدا سے جو بصورت شہوت وطمع و غضب والفت وانانیت وحسد وکینہ نازل ہوتا ہے مامون اور محفوظ ہو کر گوشۂ عافیت وطمانیت میں سکونت پذیر ہووے ؎ بیت

گل توحید نروید ز زمینے کہ درو
خار شرک وحسد وکبر وریا وکین است

در دل ہر کہ حسد نیست تخم ان آتش جانسوز شرار حسد است

گل ششم

جس قدر جاہ وحشم ودولت ومتاع ظاہری ہے یہ تمام فانی ہے وقت پر ان کا حصر ہے حالت خواب میں کوئی چیز عالم بیداری کی کام نہیں آتی اور کوئی چیز عالم خواب کی عالم بیداری میں کام نہیں آتی اور حالت سکھوپت یعنے خواب گراں میں تمام اسباب وعلم اور خیالات گم ہو جاتے ہیں۔ جب حین حیات میں دنیا کا یہ حال ہے کہ شب وروز میں ایک حالت پر قائم نہیں رہتی تو بعد مرگ یا بوقت مرگ ان کا کیا سکھ ہوگا اس لئے دانایان وعارفان ان تمام اشیاء کو خیالی وبے بنیاد سمجھ کر اپنی طبع لطیف کو آلودہ نہیں کرتے بلکہ ان کی شاہد اور روشن کنندہ سے جو حجرۂ دل میں بصورت جان مقیم ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل واصل کر کے اور اُسکو اپنا آپ جان کر ہمیشہ پُر سرور و مُبرّا از شادی و غم رہتے
ہیں اور جو لوگ اِس جہان اور اِس جہان کی اشیاء کا آغاز و انجام نہ سوچکر
اِس کو راست جانتے ہیں وہ ہمیشہ دام بلا میں گرفتار رہ کر مثل سبوچہ چرخ چاہ
پیدا ہوتے و مرتے رہتے ہیں +

گُل ہفتم

* خواہش نے اِس جیو کو ایسا خراب کیا ہے کہ پرم برہم سے نزول دیکر اِس
درجہ خسیس پر جس کو جیو کہتے ہیں پُہنچایا ہے۔ خواہشمند کو کبھی آرام دلی نہیں
سدا اُس کا دل پریشان رہتا ہے۔ اگر تمام جہان کا بادشاہ ہے اور ہوس
رکھتا ہے تو وہ مُفلس اور رزیل ہے۔ اور اگر مُفلس بے وسیلہ معاش ہے
اور ہوس سے معرّا ہے تو شاہنشاہ ہے۔ پس اِس خواہش کو چھوڑنا ہی
مت کا حاصل کرنا ہے اور خواہش کو دل میں رکھنا گرفتاری ہے۔ اِس کے
سوائے اور کوئی بندھن (گرفتاری) و مُکت (نجات) نہیں ہے۔ اور مَن ایسا خراب و بے عنان
ہے کہ جس کام میں اِس کا رجوع بہت عرصہ رہے اُس کا سروپ ہو جاتا ہے
پس اُس کے چھوڑنے میں یا اُس کی طرف سے نافر ہونے میں بہت سے
دلائل پیش کرتا ہے جو سدّ راہ ہوتے ہیں۔ غرض کہ اُس کام کو بالکل نہیں
چھوڑ سکتا۔ کیونکہ مَن مثل مرغ کے ہے لوبھ (طمع) و لجّا (شرم) اِس کے دو پر ہیں۔ راگ (شادی)
و دیکھ (غم) یعنے شادی و غم اِس کی چونچ ہیں۔ جسم درخت پر اِسکا آشیانہ ہے۔ نیک و
عمل اِس کی غذا ہے جب ایسے مرغ کو وچار روپی قفس میں ڈال کر ویراگ (ترک) اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنتوکھ کی مقراض سے اِس کے دو پر کاٹے جاویں۔ اور جگت کو متھیا یقین
کرنے سے اُس کی چونچ شادی وغمی کی توڑی جاوے اور آپ کو جسم سے
فارغ ست چت آنند روپ آتما جاننے سے غذا عمل نیک و بد کی دور
کی جاوے۔ تب وہی من پرماتما سے ایک ہو کر پرم آتما روپ ہو جاتا ہے۔ جسم
کی صحبت نے چیتن شت کو نہایت تکالیف و تشاویش برداشت کرائی ہیں
اور کرا رہا ہے اور جب آپ کو جسم سے فارغ سمجھے اُس وقت آرام دائمی حاصل
ہو۔ جسم کے پیدا ہونے سے آتما پیدا نہیں ہوتا۔ اور جسم کے مرنے سے مرتا نہیں
پس اِس جسم کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے۔ میں اور آپ اور سب مخلوق آتما
ہیں غلطی سے آپکو جسم ماننے لگ گئے ہیں۔ جب یہ نظر درمیان سے دور
ہو جاوے تو ایک آتما ہی آتما ہے جب ایسے آتما کا درشن ہوتا ہے تو ہر
طرف سے وہی نظر آتا ہے۔ مورچہ سے فیل تک ایک برہم آتما دیکھتا ہے
اِس یقین اور نظر کا نام وصال پرماتما ہے اور ایسے شخص کو برہم گیانی کہتے
ہیں۔ پس مناسب ہے کہ آپ سدا آپ کو ست چت آنند آتما جانیں اور آپ
کو جسم سے مبرا اور فارغ سمجھیں اور تمام اشیاء کو صرف خیال سے ظاہر ہوا جانیں
اپنے آپ میں قائم رہیں اور جگت کچھ چیز نہیں ہے صرف من نقاش نے یہ
تمام تقلیدی تصاویر کھینچی ہے۔ اگر تمام اشیاء کا نام روپ دور کیا جاوے تو
باقی ست چت آنند آتما رہیگا۔ پس جہان نام روپ ہے اِس کے سوائے
اور کچھ نہیں۔ ایک ہزگن رنز نکار۔ اجونی۔ نرد کار۔ ابناسی۔ ادویت
اچل۔ اکرے۔ اکھنڈ۔ اناد۔ اسنگ۔ پرم پرم۔ اپنے آپ میں قایم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ سوائے ایسے پُورن برہم کی شناخت کے عنہائے جہان اور اندیشہ ہائے پرلوک سے رُستگاری نصیب نہیں ہوتی۔ پس ہم کو اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ آنکھوں سے سب جگت کو پرماتما روپ دیکھنا ہے۔ اور کانوں سے برہم گیان سُننا ہے مکھ سے پرماتما کا گیان یا گوبندگیت کا اوچارن کرنا ہے۔ ہاتھوں سے دان کرنا اور گورسنت مہاتما پُرکھوں کی خدمت کرنی ہے۔ پاؤں سے ست مارگ یعنے سنت کے پاس چلکر جانا ہے اور مَن میں ہمیشہ آتم دھیان رکھنا ہے جب اِس صورت سے تمام اعضا اور مَن کو عبادت میں شاغل کیا تو تھوڑے عرصہ میں پرم پد حاصل ہوجاویگا۔ جہان کا کوئی کام قابل سوچنے کے نہیں ہے بلکہ تمام قابل فراموش کرنے کے ہیں +

گل ہشتم

آزادگی وہ نعمت ہے جو تمام لذات نفسانی سے سیری بخشتی ہے اور تمام سردردیہائے زمانہ سے فراغت دیتی ہے بدون آزادگی کے سرمو آرام زیر گنبد نیلگون نہیں ہے۔ فرد

غلام ہمتِ رندانِ بے سروپائم — کہ ہر دو کون نیرزد بہ بیشِ شانِ یک کاہ

دیگر

ملک آزادگی و کنجِ قناعت گنجیست — کہ بہ شمشیر میسر نشود سلطان را

دیگر

غلامم کہ زیر چرخ کبود — ز ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد طبع کو ہر جا و ہر کام میں آزادی ہے تعلق سے فارغ کو کوئی شے گرفتار نہیں
کر سکتی۔ غفلت سے انسان اس پوچ میں پابند ہے کیونکہ جہان صرف اسم وصفت
ہے۔ اسم وصفت خیال سے پیدا ہوتا ہے۔ خیال خود لغزش پذیر ہے لغزش پذ
پر اعتماد کرنا دانائی سے دور ہے۔ آرام دلارام میں ہے۔ کیونکہ مکت نام فراغت
از اوہام ظاہری و باطنی وحصولی جمعیت خاطری وطمانیت ہے۔ ست سنگ نا
رجوع دل بطرف حق ہے۔ ست آتما سب کا اپنا آپ ہے۔ آزادگی کا حصر اپنی
فطرت کے رجوع پر موقوف ہے۔ کیونکہ جس طرف خیال مصمم کیا جاوے۔ اور
ہمیشہ اُس کے پورا کرنے کی آرزو رکھی جاوے تو امید ہے کہ ایک روز امید
بر آوے گی اور اگر دل سے نہ چاہے تو کوئی ذریعہ اُس کی تکمیل میں کارگر نہیں ہو
دُنیاوی امورات صرف مثل چاہ تاریک کے ہیں۔ ان میں اُفتادہ انسان کو بالا
حالات کی یعنے شناخت الٰہی کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ جب ترک و آزادگی و دانش
کاملہ کی رسن کو گلے میں ڈال کر اوپر کی طرف مائل ہو تو ضرور ہے کہ وہ نکلیگا۔ اگر
نکلنے کا ارادہ ہی نہ کرے تو دُنیا میں کوئی اُس کے نکالنے میں لائق نہیں ہے خواہش
بجز قناعت کے سیر نہیں ہوتی۔ پس صابر اور قانع ہونا مناسب ہے +

حرص قانع نیست صابر در ہمہ اسباب معاش

گل نہم

ہر چہ ما در کار داریم اکثر ہم در کار نیست

غفلت کے باعث سے انسان کو مرگ جو ہمیشہ اُس کے سر پر موجود ہے فراموش
ہو رہی ہے۔ ورنہ تمام مخلوقات لقمہ مرگ ہے یا مرگ مثل آتش سوزان مخلوقات
کو جو مانند برگ کاہ ہیں جلاتی ہے۔ اس دُنیا میں امید زندگی کی باندھنی محض نادانی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وحماقت ہے۔ ہستی کی بُنیاد صرف رفتار نفس پر قائم ہے جو مثل ارّہ دو دم زندگی کو قطع کر رہا ہے۔ پس ایسی بے بُنیاد ہستی پر نازاں ہو کر سامان جاہ وحشم میں مست رہنا کونسی دانائی ہے۔ صرف غفلت میں کاروبار ناپائدار مزہ دار یقین ہو رہے ہیں۔ اگر تھوڑی دیر غفلت کو دور کر کے سُخنان کاملان کو تہ دل سے فکر کرے یا آنکہ اپنی دانش کاملہ کے ذریعہ سے حالات نیرنگی زمانہ کو سوچے۔ تو ضرور ہے کہ اس کو اپنی گذشتہ زندگی پر پشیمانی پیدا ہوگی اور آیندہ کے لئے اپنی بہبودی کی طرف مائل ہو کر صحبت عارفان وعمل بر سخن ایشاں ونفرت از لذّات دُنیا وقناعت از آرزوے ترقی مال وحشم اختیار کریگا۔ ورنہ مثل نرگاؤ کے چشم بند چہار اطراف چاہ عیالداری کی گشت کرتا رہیگا۔ تمام اشیاء دُنیا خیالی ہیں۔ اِن کی حصولی سے جاہل کو خوشی ہوتی ہے۔ عارف کو یہ تمام اشیاء اپنی طرف کھینچ نہیں سکتیں۔ کیونکہ اُس کی نگاہ میں یہ تمام ہنگامہ خیال وخواب کا ہے یا صرف آب سُراب کی طرح دھوکا ہے۔ جسم کی اُلفت وانانیت سے اس جیو پر صدہا صدمہ نازل ہوتے ہیں۔ آپ کو پہچاننے سے تمام طلسمات جہان کا پردہ ایک لحظہ میں کھلجاتا ہے۔ جسم عناصر اربعہ سے مرکب ہے اور اُس میں رہنے والا آتما پاک اور عین علم ونُور ہے۔ اپنی بے علمی سے آپ کو جسم مانتے ہیں اور تمام تکلیفات اِس جہان اور آیندہ جہان کی اِس کے واسطے مقرر ہوئی ہیں اگر انسان آپ کو بذریعہ وچار اور ست سنگ جسم سے جُدا جانکر صرف آتم چیت آنند آتما جانے تو مکت ہو کر پرماتما روپ ہو جاتا ہے۔ دُنیا میں سوائے بردی کے اور کچھ حاصل نہیں۔ اپنے سروپ میں مگن رہنا ہی آنند ہے ✦

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل دہم

اُن لوگوں کی سعادتمندی قابل تعریف ہے جو اپنے وقت کی ترقی میں ہرگز غفلت نہیں کرتے۔ لذات دُنیا میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ اُن کو ہمیشہ زہر کے برابر سمجھ کر من کو قابو میں رکھتے ہیں اور ابھیاس کرنے میں ایک دن بھی تغافل نہیں کرتے کیونکہ ایک دن کے ناغہ سے بہت کمی ہو جاتی ہے گوشہ میں یکجا بیٹھ کر اور تمام اطراف سے خیال کو روک کر آتما میں مگن ہوتے ہیں۔ یہ جہان مثل گرم دھوپ کے تپا ہوا ہے اور آتما شانتی سرور یعنے چشمۂ آرام و سردی ہے یہ نہ سمجھو کہ ابھی تم نوعمر ہو بلکہ اس عمر کو غنیمت سمجھ کر خوب طور پر اپنے نفس امارہ کو مغلوب رکھو دائما شاداں و آنند روپ رہو۔ جہان نہ ہوا ہے نہ ہے نہ ہوگا یہ یقین واثق سمجھو اگرچہ انسان کو دائما ست سنگ سے اثر پیدا ہو جاتا ہے لیکن تاہم احتیاط واجب ہے کیونکہ من ایسی متحرک طاقت ہے کہ ایک لحظہ میں یہ راغب بہ آزادی ہو جاتا ہے اور دوسرے لحظہ میں اس جیسا گرفتار کوئی نہیں ہوتا۔ لحظہ میں عرش معلے پر پرواز کر کے لاہوت کے باغ میں مقیم ہوتا ہے اور دوسرے لحظہ میں فرش صورت پر نزول پا کر آشیانہ یا قفس ناسوت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ ہر وقت و ہر لحظہ و ہر فعل میں اپنی برتی کو سروپ آکار یعنے ذات حق میں محو رکھو۔ نام روپ یعنے اسم و صفت پر بالکل نگاہ نہ کرو اور نہ دل کو باندھو۔ تمام اشیاء کو است بھانت پرے یعنے ہستی علم۔ سرور دیکھو دل میں ہمیشہ خواہش قطع تعلق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی رکھا کرو۔ کیونکہ جو آرزو دل میں پختہ ہوتی ہے اُس کا ثمرہ ضرور ایک روز ملتا ہے۔ رشتہ داروں کی مرضی کے پابند اِس قدر نہ رہو کہ تم کو مثل خر کے بار تعلق سے لاد کر جس راہ سے چاہیں لیجاویں بلکہ مثل شیر ژیاں آپ کو سنبھالو اور قفس آہنی تعلق کو پنجہ ابھیاس و دیراگ سے توڑو۔ دُنیا میں کسی کو قیام نہیں۔ پس جو وقت دشت آزادگی کی سیر میں گذرے وہ غنیمت ہے صحبت عارفان میں اپنے وقت کو خوش رکھو + **بیت**

ناسخ نہو جیو مگس خوانِ اغنیا　　یاد آیا یہ مجھے لبِ نانِ جوین سے

دیگر

عیش دُنیا را بقائے نیست دیدی غُنچہ را　　یک تبسم کرد عُمرے در پریشانی گذشت

دیگر

جان بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل　　خود تو منصف باش اے دل ایں نکو یا آں نکو

گُل یازدہم

ضرور اس مَن کا ایسا حال ہے کہ ہمیشہ ایک صورت پر نہیں رہتا لیکن یادگاری سُخنان عارفان اِس کو اپنی عادت شیطانی سے باز رکھکر راہ راست کی طرف روانہ کرتی ہے۔ مَن مثل بچھیرے کے ہے جو اپنی مادر کے پیچھے اور آگے کودتا پھاندتا رہتا ہے۔ مادر کون ہے اودیا یعنے غفلت۔ کودنا کیا ہے کبھی کسی لذت کی طرف مائل ہونا اور کبھی کسی طرف۔ جب اِس مَن کو مرضی وافق اسباب لذات نفسانی وعیش جسمانی حاصل ہوتے ہیں اُس وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شاداں ہوکر پھولتا ہے اور جب برغلاف مرضی ہوتے ہیں تو رنجیدہ ہوکر سکیڑ جاتا ہے۔ لیکن یہ حالت مَن کی بباعث نادانی از علم توحید و بلا تمیز حق و باطل ہوتی ہے جب اسمیں تمیز حق و باطل آتی ہے اُسوقت اسکو اپنی کردنی سے پشیمانی ہوتی ہے جو اُسکی رُکاوٹ کا باعث ہوتی ہے اسمیں شک نہیں۔ کہ جب مَن میں اضطراب ہوتا ہے اُس وقت تمام لذات گم ہوجاتی ہیں اور نہایت بیقراری رُونما ہوتی ہے اندھیری سی چھاجاتی ہے لیکن بیچارہ کرنے کا چارہ صرف یہی ہے کہ جب یہ پریشان ہونے لگے اُس وقت اِس کو روکے۔ وچار کرے۔ جس چیز کیطرف مائل ہو اُس کے عیوب کو سوچ کر اُس طرف سے اِس کو روک رکھے۔ گذشتہ کا خیال نہ کرے۔ آیندہ کا فکر نہ کرے صرف حال میں شادی وغنی سے فارغ ہوکر گذران کرتا رہے۔ فرصت یا بیکاری کے وقت مَن کو ہرگز اختیار نہ دیوے کہ اپنے کردار ظاہر کرے۔ بلکہ اس پر ایسا نگراں رہے کہ اس کو سوائے یادگاری سروپ وسُخنان عارفان کے اور کوئی خیال نہو کیونکہ جہان کوئی چیز نہیں صرف خیال کا نام جہان ہے جب تک کثرت یعنے انیکتا کی طرف خیال مائل ہوتا ہے اُس وقت تک بے قراری و بے آرامی ہوتی ہے اور جب وحدت میں مستغرق ہوتا ہے اُس وقت قرار و آرام ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ ہرگز اِس مَن پر کہ جس کا سروپ سنکلپ یعنے خیال ہے اعتماد نہ کرنا چاہئے۔ ایک اور علاج اِس کے روکنے کا یہ ہے کہ جہاں من جاوے وہیں برہم دیکھے جو کچھ نظر میں آوے یا جو آواز سُنائی دیوے یا جو احاطۂ فکر میں آوے سب کو ادوئیت برہم کا رست۔ چت۔ آنند۔ آتما دیکھے نہ آپ کو دیکھے نہ غیر کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیکھے نہ خیال کو نہ کسی دوسری چیز کو۔ جب اِس صورت سے نظر قائم ہو گئی تب ہمیشہ آنند رہیگا۔ آپ کو جسم سے فارغ جاننا بھی ایک عُمدہ علاج گرفتاری مَن کا ہے۔ اخلاق ذمیمہ سے اجتناب بھی نفس امّارہ کو سرزنش ہے۔ صُحبت کا قدر مہجوری میں معلوم ہوتا ہے موجودگی میں تھوڑا قدر ہوتا ہے۔ مُنصف مزاج کو ہر وقت ایک جیسا ہے۔ حالات زمانہ سے چشم پوش رہنا گویا عافیت دارین حاصل کرنا ہے۔ آزادگی نعمت عظیم ہے بجُز آزادگی سرمو آرام اس دار ناپائدار میں نہیں ہے۔ سوائے قناعت کے کسی کو سیری نہیں قناعت دولت عظیم ہے +

ای قناعت تو نگرم گردان ۔ ورای تو ہیچ نعمت نیست

گُل دوازدہم

معاملات دُنیاوی میں بڑی بڑی خرابیاں ہوتی ہیں۔ جس قدر خواہش اور غضب زیادہ ہوتے ہیں اُسی قدر بے توقیر اور پریشان ہوتا ہے۔ بادشاہ لوگ حرص اور غصہ کے غلام ہیں۔ دائما اُن کی متابعت میں صدہا طرح کی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اب ظاہر حال اس جہان میں بادشاہ کے برابر کوئی آسودہ حال نہیں ہوتا۔ مگر باطن میں اس جیسا کوئی خراب نہیں ہوتا + جس قدر مال اُسی قدر وبال۔ اگرچہ اس جہان میں زر نہایت عزیز ہو رہی ہے اور اُس کے لئے تمام لوگ خواہ کہ خواہ مہ سرگرداں ہیں۔ کردنی ناکردنی سب کرتے ہیں مگر اِس سے بجز کارروائی کے اور کوئی آرام نہیں ملتا لیکن کارروائی کا خیال کسی کو نہیں سب کوئی اس کے جمع کرنے میں مصروف ہو رہا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ محض نادانی ہے اِس کے جمع کرنے سے سراسر سردردی اور غمخوار
ہوتی ہے کسی قسم کا آرام حاصل نہیں ہوتا اِس واسطے گیانوان دوراندیش
اِس کی حُب سے دل کو پاک رکھتے ہیں۔ جسم کی کارروائی کو پرارابدہ پ
چھوڑ دیتے ہیں سو بخوبی ہوتی ہے۔ کیونکہ جب تک پرارابدہ ہے تب تک
سریر زندہ رہتا ہے جب پرارابدہ تمام ہوگئی اُس وقت سریر ناس ہوجا
جب یہ حال ہے تو کیا اندیشہ۔ صرف تھوڑا پُرکھارتھ جسم کی پرورش کے
واجب ہے۔ جو لوگ جسم کی کارروائی کو پرارابدہ پر چھوڑتے ہیں اور آتم گ
کی طرف پُرکھارتھ کرتے ہیں وے قیدِ زادن و مُردن سے نجات پا
ہیں جو عمل تمام عمر دلنشین ہوتا ہے وہی اخیر وقت پر یاد آتا ہے بنجُرا بھیا
کے کوئی کام خواہ دینی ہو خواہ دُنیوی مکمل نہیں ہوسکتا۔ پس مناسب ہے کہ جیا
کو روکنے اور جگت کو جھوٹھا یقین کرنے اور آتما کا وچار کرنے کا ابھیاس ک
رہے۔ تعلق کے رشتے قطع کرے۔ اُلفت وخشم وطمع وشہوت وانانیت
خودستائی وکینہ وبُغض وحسد کو دل سے دور کرے۔ پرماتما کو ہر جگہ دیکھے۔ کو
کام بغیر وچار کے نہ کرے۔ گوشہ نشینی وآزادگی۔ صُحبت جملا سے پرہیز۔ اوصلا
سے چشم پوشی۔ اِن کاموں سے انسان نہایت آرام میں رہتا ہے۔ سوا
آزادگی کے کسی صورت سے زندگی بہ آرام نہیں گذر سکتی +

گل سیزدہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در فضیلت اُن لوگوں کے جو کہ بن کو اِس جگہ جاگہ میں جگت کیطر

سے ویراگ پیدا ہو کر ست پرماتما کیطرف میل ہوا ہے۔ یہ تمام کچھ صرف دیدنی ہے۔ گیان نام فہمید کا ہے۔ کوئی ظاہر امحنت اعضا یا قواء کی تحصیل معرفت کے لئے درکار نہیں۔ صرف خیال کو پھیرنا ہے۔ یعنے بجائے کام (شہوت) کے جت (ضبط) کو دل میں قائم کرنا ہے و بجائے کرودھ (غصہ) کے دھیرج (حوصلہ) و بجائے لوبھ (طمع) کے سنتوکھ (صبر) و بجائے موہ (الفت) کے ویراگ (ترک) و بجائے اہنکار (انانیت) کے وچار (دانش) پیدا کرنے ہیں اور ہر وقت متوجہ ہو کر اُس کو خواہش ہائے الوان سے روکنا اور لذآت نفسانی کی طرف مائل نہونے دینا۔ مَن میں دائما یہی سوچ رکھنا کہ نہ میں سریر ہوں اور نہ میرا سریر ہے نہ میں اندریاں ہوں اور نہ میری اندریاں ہیں۔ بلکہ ان سب کا شاہد اور سب کا روشن کُنندہ میں پورن ست چت آتما ہوں۔ یہ وچار ہر وقت اگر مَن میں قایم رہے تو تمام آفات ارضی و سماوی سے مامون و محفوظ رہکر واصل بذاتِ حق ہوتا ہے اور جہان میں گذارہ کیلئے خوش خلقی تواضع۔ راستگوئی۔ حوصلہ۔ کنارہ گیری۔ قناعت۔ صبر۔ حلم۔ خاموشی وصحبت عارفان۔ اجتناب از جاہلان اختیار کرے۔ مثل مسافر آپ کو سمجھ کر زندگی بسر کرکے جان بحق تسلیم کرے۔ زندگی مثل حُباب ہے۔ لحظہ بہ لحظہ اِس کا رنگ کچھ اور کا اَور ہی ہوتا جاتا ہے حال کا دم غنیمت ہے۔ گذشتہ ہاتھ نہیں آتا۔ آئندہ کی کچھ خبر نہیں۔ ثابت ہوا کہ ہمارا ایک ہی دم ہے۔ حیف ہے کہ اس ایک دم کے لئے ہنگامہ برپا کرکے اپنی جان کو گرفتار کرکے خالی ہاتھوں مر جانا ایک تو یہ سریر آفت عظیم ہے۔ دوسرا خواہش کو بڑھا کر دائما اُسکے پورا کرنے میں مبتلا رہنا آفت در آفت بلا در بلا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل چہاردہم

کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - نہایت ہی زور آور ہیں - ہمیشہ جیو کو
شہوت غصہ لالچ الفت انانیت
سرگرداں و پامال رکھتے ہیں - ان پر غالب آنا نہایت ہی جوانمردی اور عالی ہمتی
ہے وچار اور ست سنگ کے ذریعہ سے بہ آسانی مغلوب ہو جاتے ہیں - جب
کام کا خیال دل میں جائے گیر ہو تو اُس وقت اُس کے عیوب کو سوچ کر خیال
کو اُس طرف سے باز رکھے اور جت میں جو اُس کے مخالف عادت ہے قایم ہووے
اسی طرح کرودھ کے وقت دھیرج اور لوبھ کے وقت سنتوکھ اور موہ کے
قناعت عوصلہ
وقت ویراگ اور اہنکار کے وقت وچار کرے - جب اُن کے بجائے یہ دلنشین
ترک دانش
ہو گئے تو پھر ہر صورت سے آرام رہیگا فی الحقیقت اِن تمام میں سے کام بہت
زور آور ہے - جسم کی حالت پر بھی اِس کا ہونا یا نہونا بہت منحصر ہے یعنے اگر جسم فربہ
اور مقوی ہو تو غلبہ شہوت کا بھی زیادہ ہوتا ہے اور اگر جسم لاغر اور ناتوان ہو
تو غلبہ بھی کم ہوتا ہے - اور یہ بات بھی عموماً نہیں - خیال پر بھی بہت کچھ منحصر ہے - اگر
خیال ایک طرف لگا رہے اور دوسری طرف راغب ہونے کی اُسکو فرصت
نہ ملے تو کیا مقدور ہے کہ کام اپنا زور دل میں پیدا کر سکے یہ صرف بیکاری یعنے
بے وچاری سے ہے کہ خیال اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے اگر اس پر پورا پورا ضبط وچار کا
ڈالا جاوے - تو اپنی عادت سے باز رہکر آرام اختیار کرتا ہے - دوسرا ایام جوانی کے
نہایت زور آور ہوتے ہیں - اِس عمر میں نفس پر قابو ڈالنا تحسین ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل پانزدہم

فرد

بہ پیری ہر کس از خوفِ مرگ فکر کند صد آفریں بر آں کس کہ مے کند بہ شباب

بہ پیری جہد کن گر در جوانی رفت کار از دست زر گم گشتہ زرگر ز خاکستر شود پیدا

دیگر

جوانے بر سرِ کوچ است فرصت دان جوانی را دوبارہ کس نمے یابد متاعے رائیگانی را

اگر موسم شباب میں ویراگ اور وچار دلنشین ہوں تو نہایت ہی خوش نصیبی ہے کیونکہ یہ عمر تمام لذات کا گھر ہے اور تمام عیوب کی کان ہے ہر عضو شیطنت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ سالکان عامل و عارفان کامل نے اس عمر کی نسبت بہت کچھ لکھا ہے اور قسم قسم کی تدابیر اس عمر کے لئے قلمبند کئے ہیں۔ مگر سب سے عمدہ آسان تجویز یہی ہے کہ بد صحبت سے پرہیز کرے۔ عیاش و زانی و قمار باز و خلاف گو و ژاژ گو سے چار چشمی بھی نہ کرے اور نیک صحبت کیطرف مائل ہو کر دانایان کے سخنان پر عمل کرے۔ بزرگ کا سخن ایسا اثر رکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص بے وقوفی کی شراب سے مدہوش ہو کر اُن کی تعمیل سے سرکش ہو تو کافی سزا پاتا ہے اور کئی روز تکالیف اُٹھاتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ پھر بھی عبرت نہیں آتی۔ اور نہ اُس کام سے باز آتا ہے۔ غفلت نے انسان کو ایسا مغلوب کیا ہے۔ کہ تمیز حق و باطل اِس سے جاتی رہی ہے۔ یہ سمجھتا ہے۔ کہ ابھی میں لڑکا ہوں۔ جوان ہوں ابھی تو لذات دُنیا و بازیہائے زمانہ کی خوشیاں حاصل کر لوں۔ آیندہ دیکھا جاویگا یہ نہیں دیکھتا۔ کہ موت ایسی زور آور اور بیرحم ہے۔ کہ نہ وہ لڑکے کو چھوڑتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ اور نہ جوان کو سب کو ناگہاں چوٹی سے پکڑ پائمال کرتی ہے۔ ایسی موت سے غافل ہوکر واہیات کاموں میں ایسی بے بہا عمر کو ضائع کرنا۔ نہایت ہی بیدانشی و کوتہ اندیشی ہے۔ افسوس صد افسوس ایسے نادان کے حال پر ہے۔ ہر وقت موت کو حاضر جاننے سے دل بازی زمانہ سے نافر وخیالات شہوت وغضب سے سرد رہتا ہے۔ جسم کیا چیز ہے۔ گویا شہوت وغضب والفت وانانیت جو مثل وحوش ہیں اُن کے رہنے کا جنگل ہے۔ ناپاک اشیاء سے اِس کی ترکیب ہے۔ دُکھوں اور بیماریوں کا گھر ہے۔ رنج وراحت اِس کے دو مونس ہیں۔ ایسے ناقص وجود پر نازاں ہونا دانائی سے بعید ہے۔ ہمیشہ اپنے سروپ کو خیال رکھنا۔ کیا سروپ ہے۔ سدا آنندروپ۔ قائم بذات خود۔ تبدیلات زمانہ سے مبرّا۔ بیصورت عین ہستی وعلم وسرور۔ ہمیشہ واصل اور اپنا آپ اِس سروپ میں قائم ہونے سے۔ تمام آفات زمانہ سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ سوائے اِس کے اور کوئی ذریعہ رستگاری کا نہیں ؛

گل شانزدہم

عین ہستی علم سرور میں دُعا یا استدعا خیر وعافیت عقل طفلانہ سے ہے تندرستی ویکساں حالی جسم بعید از امکان ہے۔ ہر دو صورتیں میں فراغت حاصل ہے۔ ضرور صحبت کاملان میں اپنی اوقات بسر کرنا پُر از فوائد عظیم ہے۔ اور کسی طرح سے تعدی عمر سود مند نہیں۔ صرف آزادگی وہمدمی با صاحبدلان نقدی حیات کے صرف کرنے میں عمدہ طریقہ ہے۔ ہر صورت میں وقت درگذرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وقت کے ضبط کرنے میں کوئی علاج کارگر نہیں۔ لیکن یہ وقت اگر استغراق ذات حق یا وچار کُتب ایزدی یا صحبت عارفان میں اپنی حرکت طے کرے تو اِس کا لحظہ لحظہ قیمتی ہوتا ہے۔ ورنہ مثل سبو چہ چرخ چاہ بار بار حالات ناسوت وملکوت وجبروت میں آمد ورفت ہے۔ جہان صرف تماشا گاہ ہے۔ جس میں چرخ اُفتاب کے چکر روز وشب میں انسان وفرشتہ چرند و پرند مثل پُتلیوں کے گردش پا رہے ہیں۔ گاہ زیر۔ گاہ بالا۔ گاہ بیداری گاہ خواب۔ بار بار وہی کار۔ کبھی جیت۔ کبھی ہار۔ دائما وہی ناچ۔ ایسی گردش میں پائمال ہوتے جاتے ہیں۔ دُنیا کے کاروبار۔ نہ آگے پورے ہوئے ہیں۔ نہ اب ہوتے ہیں۔ اور نہ آیندہ ہونگے۔ یہ ہمیشہ ایسے ہی ناتمام رہینگے۔ ابتدا وانتہا میں بجز بیخبری کے آج تک کسی کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔ صرف درمیانی حالت کا جھگڑا پڑا ہوا ہے۔ سو اُس کے لئے عمدہ طریقہ یہی ہے۔ کہ اپنے سروپ کو پہچان کر گوشہ آزادی میں ویراگ ودِچار۔ دھیرج وسنتوکھ سے اپنی عُمر کو صرف کرے۔ صحبت دُنیا داران سے کبھی فائدہ حقیقی حاصل نہیں ہوتا۔ اُن کی تقریر سے ہمیشہ زیادتی مال یا اولاد یا املاک کی بُو آتی ہے سو اُس بُو سے دل پُر ہو کر اپنے تو دہ طوفان اُٹھانے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی ایسے دام میں اُلجھا کر پھنساتا ہے کہ جہاں سے نکلنا تا دمِ مرگ دُشوار بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ پس اِن لوگوں کی صحبت سے جس قدر اجتناب ہو اُسی قدر دل میں ترقی آرام متصور ہے۔ حرص جمع کرنے مال کا بھی اِس کا بھاری دُشمن ہے۔ ہر قسم کا ضبط رکھنا نفس پر درکار ہے۔ کیونکہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مَن جس کا نام ہے۔ وہ نہایت تیز رو طاقت ہے۔ کوئی چارہ اُس کے ضبط کرنے کا سوائے دانا و چار کے معلوم نہیں ہوتا۔ جن کو ہمیشہ وچار سے کام ہے اُن کو ہمیشہ مَن پر ظفر ہوتی ہے اور جنہوں نے وچار کو فراموش کیا ہے سو اس مَن کے دام تزویر میں آکر بڑے خوار ہوتے ہیں + فرد

آں خصم نیست نفس کز احساں شود مطیع غافل مشو کہ تربیتِ شیر میکنی

گل ہفتدہم

جسم دائما یکساں حال پر نہیں رہتا۔ گاہ دُکھ گاہ سُکھ۔ کبھی طفل۔ کبھی جوان کبھی پیر اور کبھی مُردہ بن کر خاک میں مل جاتا ہے۔ دُکھوں کی کان ہے تشاویش و آلام کا گھر ہے۔ کام و کرودھ و لوبھ و موہ و اہنکار کے رہنے کا مکان ہے۔ تمام قسم کے عیوب اِس میں بھرے ہوئے ہیں۔ شب و روز کی بھوک و پیاس اِس کو ایسی بیماری ہے کہ جس سے جیو عاجز ہو گیا ہے ایسے جسم کی کیا حالت بیان کی جاوے۔ اِس کے تعلق سے صدہا طرح کے عیوب سے معیوب ہو رہا ہے۔ ورنہ آتما سدا سکھ سروپ۔ نراکار نام و صورت سے فارغ ہے۔ اِس کی صحبت سے دُکھی۔ موٹا۔ پتلا۔ فلاں نام والا۔ کالا۔ لال۔ پیلا۔ فلانے کا بیٹا وغیرہ کہلاتا ہے۔ تمام آفات زمانہ صرف جسم کی صحبت سے جیو پر نازل ہیں۔ اور بباعث غفلت کے آپکو بھی جسم ماننے لگا ہے۔ اِس واسطے اس کی ناتوانی پر غمگین ہوتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دائما اس کے فربہ کرنے میں اور اس کو خورد و نوش سے پُر کرنے میں مصروف ہے۔ اِس کی بیوفائی پر نگاہ نہیں کرتا کہ ساری عُمر کا کھایا پیا ایک لحظہ میں حرام کر دیتا ہے۔ اور جس قدر یہ فربہ و توانا ہوتا ہے۔ اُسی قدر روح لاغر و ناتوان ہوتا ہے حواس غالب ہو کر اُس کو نابینا کر دیتے ہیں۔ ہمیشہ دام زن و دولت میں گرفتار رکھتی ہیں۔ ضعیف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر بھی حرص رہتی ہے۔ کہ مجھ کو اچھی چیز کھانے اور خوبصورت عورت بغلگیری کرنے کو ملے۔ حیف صد حیف کہ بباعث غفلت کے تمام عُمر پیشا بخانہ پر مائل رہتا ہے۔ اور اُس چیز کی خوشی حاصل کرنے میں اپنی نقدی عُمر صَرف کرتا ہے کہ جو ایک روز مثل لکڑی کے بیجان ہو جاویگی اور نیست و نابود ہو کر سارا شمان گنوائیگی۔ اِس لئے گیانوان اِس سریر سے آپ کو الگ جان کر اُلفت سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اِس کے دُکھ سُکھ میں یکساں رہتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اُس کی پرارِبدھ ہے۔ اُس نے بھوگنی ہے۔ پرارِبدھ سوائے بھوگے کے نہیں مٹتی۔ اِس لئے وہ جانے توانا رہے یا ناتوان۔ سُرخ رہے یا زرد۔ آتما اِس سے فارغ سدا آنند سروپ ہے ؛

گل ہشتدہم

سوال ۔ جہان میں جب اشخاص دولتمند و صاحب اولاد وغیرہ ہی آسودہ و سیر ہیں۔ تو آتم گیان کی کیا فضیلت ہے؟

جواب ۔ درحقیقت ظاہر اہل دول و صاحب اولاد و دیگر دنیاں سیر و آسودہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور پُر سرور معلوم ہوتے ہیں۔ مگر اُن کا سرور و سیری غیر چیز پر منحصر ہے۔ کہ جس کے گم ہو جانے کی کسی نہ کسی وقت میں اُمید واثق ہے۔ کیونکہ تمام اشیاء از قسم دولت و اولاد و منزلت وقت سے موجود ہوئے ہیں۔ اور وقت میں معدوم ہو جاوینگی۔ اس لئے سیری و آسودگی و سرور جو اُن کے اتفاق سے حاصل ہوتا ہے وہ بھی وقت کی قید پر منحصر ہے۔ پس جو چیز وقت کی قید پر منحصر ہے۔ اُس کو سرور سرمدی و فراغت از ہجوم الوم کی تشبیہ دینا بعید از دور اندیشی ہے۔ کیونکہ تمام چیزیں فانی اور زوال پذیر ہیں۔ جس طرح ایک وقت میں ظہور پاکر باعث سرور بیدانش انسان کا ہوتی ہیں اسیطرح دیگر وقت صورت عدومی میں مبدل ہو کر اُس کے غم و الم کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور خصوصاً اِن کی تحصیل سے جو تسلی اور خوشی انسان کو ہو رہی ہے۔ وہ صرف اس کی کوتہ اندیشی ہے۔ کیونکہ ہر آن و ہر لحظہ میں اِن کا تغیر و تبدل اور اُن سے مہجوری ظاہر و ثابت ہے۔ دیکھئے۔ جاگرفت یعنے عالم ناسوت میں جو سامان و دبدبہ و شان کا انسان کو مہیا ہے وہ تمام ہی سُننے یعنے عالم ملکوت میں اُس سے جُدا ہو کر بحر عدم میں غرق ہو جاتا ہے اور روح لطیف سے جو کچھ عالم ملکوت میں اپنے ساتھ شریک دیکھتا ہے۔ وہ تمام ہی مکھوپت یعنے عالم جبروت میں نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ کسی شے کا تعلق نام و نشان اور جسمانی تعلق کا اندیشہ نہیں رہتا صرف حالت سرور ہوتی ہے۔ مگر عوام الناس اُس سرور کو بحالت بیدانشی گذارتے ہیں۔ چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہے۔ ؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شب زنہ داں بخبر زندانیاں شب زدولت بخبر سلطانیاں

نے غم واندیشۂ سود و زیاں نے خیالِ ایں فلاں و آں فلاں

پس جب اِن حالات میں جو ہر آن و ہر لحظہ انسان پر وارد ہیں یہ چیزیں بجا بہ قائم نہ رہیں۔ تو کس حالت میں اس کو سیری و آسودگی و سرور و فراغت دینے والی ہوگی۔ ایسی بے ثبات حالت دولت و اولاد و دبدبہ دُنیوی کی دریافت کر کے شائقین صادق نے اِن کی طرف سے اپنے خیال کو ہٹا کر قائم و یکساں ذات کی طرف مائل کیا ہے۔ کیونکہ آتم گیان سے جو سرور حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہر حالت یعنے ناسوت و ملکوت و جبروت میں یکساں و قائم رہتا ہے۔ اور کسی وقت کی قید اُس پر عاید ہو کر زائل نہیں کر سکتی کیونکہ آتما قید از منہ ثلاثہ سے مبرا ہے۔ اور سب کا آپنا آپ ہے۔ اِس لئے اِس کے گیان سے جو سرور و آسودگی حاصل ہوتی ہے وہ کسی غیر چیز پر منحصر نہیں۔ اور نہ کسی حالت میں تغیر و تبدیل پذیر ہے۔ بلکہ ہر حال میں یکساں و ثابت ہے۔ پس جہان کی دیگر نعمتوں سے آتم گیان برتر و افضل ہے اِسکی مجبوری کا خوف کسی حالت کے آنے و جانے سے نہیں ہوتا۔ جسم رہے یا معدوم ہو جاوے یا دیگر کوئی عجیب وقوعہ آوے۔ ہر حال میں آتما قائم بذاتِ خود ہے۔ اِس لئے جو سرور و تسلی آتم گیان سے میسّر ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ دائماً قائم رہ جانے گیر ہے۔ جس کی تحصیل سے تمام خواہش دُنیوی و دینی سیر ہو جاتی ہیں۔ کسی چیز کی طرف جو خیال سے موجود ہو کر صورت تعین میں قائم ہوتی ہے۔ میل نہیں ہوتا۔ برخلاف کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیادار و صاحب اولاد کی خواہش و حرص و ہوا بجائے سیر ہونے کے دائم
زیادتی کی طرف مائل و راجع رہتی ہے۔ جس قدر امور دُنیاوی یعنے دولت
اولاد و رُتبہ کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ اُسی قدر خواہش تیز ہوتی جاتی ہے جسطر
کہ آتش میں جس قدر ہیزم سوختنی یا روغن وغیرہ ڈالا جاوے اُس قدر شعلہ آور
سوزاں ہوتی ہے۔ اِن اشیاء سے سردی اور سیری کی اُمید رکھنی محض نابینا
و ناعاقبت اندیشی میں داخل ہے۔ اس لئے عاشقان حقیقی نے تمام جہان
مافیہا کو بلکہ بہشت و عرش تک کو خیال سمجھ کر اِس سے آئینہ دل کو صاف و پاک
کر کے آتم گیان سے جو دائما حاصل ہے۔ مائل کیا ہے۔ اور اب بھی واجب
کہ جس کو عشق حق میں شوق صادق ہو وہ اِن امور کی موجودگی و ناموجودگی کو
دریافت کر کے اُن سے دل اُٹھاوے کیونکہ اُن سے دل کو صاف و پاک
کر کے آتم گیان کی طرف مائل کرنا اور اُس کو اپنے شوق و محنت و دانش سے
حق الیقین پر پہنچانا سرور سرمدی کو حاصل کرنا ہے۔ سوائے اس کے اور
وسیلہ سے انسان کو نجات و آسودگی حاصل نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں آتما
کا اپنا آپ ہے اور دائما حاصل و موجود ہے۔ اُس کے حاصل کرنے میں
وہم دوئی کے دور کرنے کے اور کوئی محنت کرنی نہیں پڑتی اور دیگر اشیا
از قسم دولت و اولاد وغیرہ کے حاصل کرنے میں ہزارہا طرح کے رنج و تر
برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اِن تمام
[illegible] خصوصیت و فضیلت ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل نوزدہم

موت دو قسم پر منقسم ہے۔ ایک موت طبعی دوم موت ارادی۔ طبعی وہ ہے جو وقت پر ہر کس پر نازل ہوتی ہے۔ اور ارادی وہ ہے جو حین حیات میں اختیار کی جاوے یعنے نفس کو خیال شہوت و غصہ و طمع و انانیت و تکبر و حسد و غیرت و بخل و کینہ و بد خلقی وغیرہ شیطانی عادات سے باز رکھ کر شناخت الٰہی میں مائل کیا جاوے اور جو جو مصائب و مشقتیں راہ حق میں درپیش ہوتی ہیں اُن کو بخوشی برداشت کر کے واصل بحق ہووے۔ جو شخص موت ارادی کو اختیار کرتا ہے۔ اُس کو موت طبعی سے سرمو بھی خوف نہیں۔ بقول دانا۔ ؎

یا بد زاجل چاشنئ قند مکرر در زندگی آں کس کہ بمیرد بہ ارادہ

انسان وہ ہے جو موت ارادی کو اختیار کر کے خود شناس ہو اور تعلق ظاہری سے دل کو صاف کر کے حق سے واصل ہو کر اپنی عمر کو بسر کرے۔ اُس کا جنم مفید مطلب ہے۔ ورنہ تمام مخلوقات مثل کیڑوں کے پیدا ہو کر مرتے ہیں۔

گل بستم

ہے میں تو تمام جہان کافر یعنے بے ایمان و خیانت دار ہو رہا ہے ہے کہ یہ اگر ہے یہ میرا اسباب ہے۔ یہ میری دولت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ یہ میری جائداد ہے۔ ایشور جو سارے جگت کا مالک ہے۔ اُس کا کوئی
بھی نہیں لیتا۔ سارے اپنے اپنے گھر میں ایشور بنے ہوئے ہیں۔ دیکھئے یہی باعث
ہے کہ جیو دُکھ پا رہے ہیں۔ کیونکہ امانت میں خیانت کر کے اصل مالک ایشور کو در
سے اُٹھا کر خود مالک بن گئے ہیں۔ اور ہزار ہا قسم کے تنازعہ وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ
نہیں سمجھتے کہ جو چیز میری پیدائش سے اوّل تھی۔ اور مرگ کے بعد بھی رہیگی میں
اُس کی موجودگی میں پیدا ہوا ہوں۔ اور پھر اُس کے ہوتے ہی چلا جاتا ہوں۔
پس میں اُس کا مالک کس طرح ہوں۔ اُس کا مالک وہ ہونا چاہئے۔ جو اُس کے
یعنے جہان کی پیدائش سے اوّل تھا اور جہان کی فنا کے بعد قایم رہیگا۔ سو
ایشور ہے۔ ہم تمام لوگ مثل چرندوں و پرندوں کے اِس جہان میں عارضی
صورت سے گذارہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر ہمارے جیسے بیشمار ہو
ہیں۔ اور ہونگے۔ ملکیت کس کی بن سکتی ہے۔ سو یہ غفلت انسان کو باعث
گرفتاری ہے۔ کوئی شخص اگر خواب کا سامان دیکھ کر آپ کو اُس کا مالک مانے
تو وہ مورکھ ہے۔ کیونکہ حالت بیداری میں اُس کی ملکیت اور سامان دور
ہو جاویگا۔ یہ تمام تو وہ طوفان و وہم باطل ہے۔ پرماتما کے آگیان سے یہ جہان
یقین ہو رہا ہے۔ ورنہ کوئی جہان ہے۔ اور نہ کوئی جہان کا سامان ہے مُکت
وہی ہے جو کسی چیز میں مُحبت یعنے مَیں۔ میری نہیں کرتا بلکہ سر بتہ تک بھی
اپنا نہیں سمجھتا۔ آپ کو سب سے الگ اور سب کا شاہد ست
جانتا ہے اور کسی حال میں شاداں و غمگیں نہیں ہوتا
دوست و دشمن۔ اپنا و بیگانہ۔ زر و خاک۔ بر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کو یکساں جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ مُدعا کی حصولی و غیر حصولی میں برابر رہتا ہے۔ پرارِبدھ کو اپنے سریر کی کارروائی کے واسطے ذریعہ رکھتا ہے۔ ایسا پُرکھ جیون مُکت گیانوان پرمیشر روپ ہے۔ ورنہ اپنے آپکو تمام اشخاص اچھا جانتے ہیں۔ کوئی نہیں کہتا کہ مَیں بُرا ہوں۔ کیونکہ یہ مَیں انسان کو نہایت ہی خراب کر رہی ہے۔ جب انسان اُلٹ کر اپنے اعمالنامہ کو دیکھتا ہے اُس وقت اِس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حال ہے ورنہ دوسروں کے عیب پر نگاہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے عیب کو نہیں دیکھ سکتا۔ اِس لئے چاہ غفلت میں گرفتار ہو کر مثل سبوچہ چرخ چاہ بار بار پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے۔ دیکھنے میں سارے انسان ہیں۔ لیکن انسانیت بہت دور ہے۔ انسان میں چار قسم کی عادات ہوتی ہیں تین عادات یعنے شہوت و طمع و غصہ شیر و سور و سگ کی ہیں۔ اور ایک عادت دانش انسان کی ہے۔ سو دانش کو کوئی کوئی برتتا ہے۔ ورنہ حیوانوں کی عادات میں اپنی نقدی عمر کو برباد کر رہے ہیں۔

گل اکیس

جسم دائما مورد صحت و بیماری ہے۔ اور چھ اقسام کے عیوب سے معیوب ہے۔ جنم۔ حمل میں آنا۔ پیدا ہونا۔ لڑکپن۔ جوانی۔ پیری۔ ناش ہو جانا۔ پس اِن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دائما تغیر و تبدیل پذیر ہے۔ جو چیز ایک حالت پر قائم نہ رہے اُس کو فانی کہتے ہیں۔ پس اِس نے ایک روز صورت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہستی سے صورت نیستی میں مُبدّل ہونا ہے۔ اور آتما تمام عیوب سے مبرّا ایکساں ست چت آنند روپ ہے۔ اِس کے دُکھ سُکھ سے آتما میں کسی قسم کا خلل نہیں آتا۔ سریر کے چھ دھرم ہیں دُکھ۔ سُکھ۔ گرسنگی تشنگی۔ جنم۔ مرن۔ اور آتما اِن تمام سے فارغ سب کا شاہد شاہد ہے کیونکہ دُکھ اور سُکھ من کے دھرم ہیں۔ گرسنگی و تشنگی پران کے دھرم ہیں اور جنم و مرن جسم کے دھرم ہیں۔ اور آتما اِن تینوں میں سے کوئی نہیں۔ بلکہ من و پران و سریر سے جُدا گیان سروپ ساکھی ہے۔ پس ثابت ہے کہ آتما دائما ایک حالت پر رہنے سے باقی اور بے زوال ہے۔ اور سب کا سروپ آتما ہے۔ لیکن اگیان سے آپ کو جسم مان کر دُکھ میں دُکھی۔ سُکھ میں سُکھی ہوتا ہے ورنہ نہ کوئی دُکھ ہے اور نہ کوئی سُکھ ہے۔ اس گیان سے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اِس جیو کو مُکت حاصل ہوتی ہے ؛

گُل بائیس

عُمر سے جو تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ انسان کے لئے ایک ایسا مُعد ہوتا ہے کہ اوقات انقلاب میں اِس کو لغزش سے باز رکھ کر مُستقیم المزاج رکھتا ہے اور خصوص سوائے حوصلہ کے کہ جس کا دوسرا لفظ صبر ہے۔ اور کوئی چارہ نہیں کیونکہ جسم کی ترکیب ضدّین سے ہے۔ ہمیشہ اُن کا آپس میں مُقابلہ ہے۔ جبتک اُن کی صُلح ہے۔ تب تک زندگی ہے۔ اور جب اِن میں سے کوئی سرکش ہوا۔ اُس وقت حالت مرگ ہوتی ہے اور اگر بغور دیکھا جاوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو ایک ایک نفس پر حیاتی اور مرگ آپس میں مقابلہ کرتی ہیں۔ یعنے کہ جب دَم باہر نکلتا ہے۔ یہ نشان موت ہے۔ اگر وہی دم اُلٹ کر اندر نہ آوے تو کام تمام ہے۔ اور جب اندر آتا ہے۔ یہ نشان حیات ہے۔ پس جب ایسا نازک معاملہ ہے کہ ہوائی ترازو میں مرگ و حیات وزن ہوتے ہیں جو جسم پر بھروسہ کرنا محض نادانی و غفلت ہے۔ حسب قول دانا۔ فرد

غافل ز احتیاطِ نفس یک نفس مباش شائد ہمیں نفس نفسِ واپسین بود

دوہرا

سواس سواس ہر نام جپ یہ تھا سواس نہ کھوئے کیا جانو جو اَنت کا یہی سواس مت ہوئے

جس حال میں گذرے سو واہ واہ۔ اگرچہ مرگ کو اس جہان میں کوئی پسند نہیں کرتا۔ لیکن عارفان کی رائے میں یہ حالت ذریعہ وصال الٰہی ہے۔ مگر ہر دو صورتوں میں گیانی کو فائدہ ہے جیتے جی جیون مُکت ہے اور مرنے پر بدیہہ مُکت ہو کر پرماتما سروپ ہوتا ہے۔ دیکھئے جسم بھی گورو ہے کیونکہ اس سے ہر وقت ہدایت ہوتی رہتی ہے۔ اِس کی بیماری بھی عبادت عظیم ہے +

گُل تیئیں

اُلفت رکھنے سے سوائے حسرت اور پشیمانی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا بیوفائی۔ مطلب پرستی۔ خود غرضی۔ خلاف گوئی۔ سیاہ دلی۔ غیریت وغیرہ اِس جہان میں اراکین سلطنت ہیں۔ اِس پر امید وفا و صفا رکھنی دیدہ و

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دانستہ اپنے لئے دشمن خونخوار پیدا کرنا ہے۔ ہرگز دنیا اور دنیا کے لوگوں سے وفا اور امداد کی امید نہیں۔ چنانچہ۔ **بیت**

وفا طلب زجہانِ فنا نبائد شد　　امید وار بایں بے وفا نبائد شد

مرمطلب پرہ اور حالت آسودگی وصحت میں چار اطراف گرد اگرد رہتے ہیں۔ لیکن جب مطلب ہو چکا تو پھر تو کہاں اور میں کہاں۔ **فرد**

آرمائش کی جو سب سے ہیں سبھی مطلب پرست　　غرض پرہا چاپلوسی بنتے ہیں آمہرباں

ہو چکا مطلب تو جاتے ہیں مثالِ گرد باد　　پھر نہ پوچھیں کون تھا تو نام کیا تھا کیا نشاں

پس اپنا اور بیگانہ یکساں ہیں۔ بلکہ بیگانہ آشنا ہے اور یگانہ دشمن ہے۔ بیگانہ نہ ہمارا وقت ضائع کرتا ہے۔ نہ خیال کو پریشان کرتا ہے اور نہ دولت کا شریک ہوتا ہے۔ ہر طرح سے آسودگی بخش ہے برخلاف اس کے یگانہ ہمارے وقت عزیز و دل پاک اور دولت تینوں کو برباد کرتا ہے۔ پس دوست دشمن ہے اور دشمن دوست ہے غفلت سے انسان کو تمیز نہیں ہے۔ بگاڑنا اور سنوارنا ان لوگوں کے ساتھ یکساں ہے۔ آخر کار سب سے بگڑیگی۔ یہ خیال کچھ بھی نہیں محض فضول ہے۔ سب سے فارغ ہو کر اپنے سروپ میں مگن رہنا ہی افضل ہے۔

گل چیں

ذات بری از صفات قائم بالذات محیط کل عالم میں خیال انتقال مقام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

واظہار طالع نافرجام و یقین تقلیدی اوہام و تصور موجودگی اجسام عدم فہمید
ذات فارغ از آغاز و انجام سے ہے۔ دیدنی خواب ہے۔ نہ کوئی مائی
ہے نہ باپ ہے تماشائے خواب سے بیننده خواب کو آلایش کہاں۔
اگر ہو تو عدم واقفیت اصلیت ہے۔ بادشاہی کو پاجا بجا نقارۂ حکومت
بجا۔ خوشی میں آپھولا پھولا سماتا نہیں۔ آپ کو بھول دیدنی خواب پر پھول
نابود کو بود مان رہا ہے۔ بیداری میں معلوم ہوگا۔ حسرت وافسوس سے
ہاتھ ململ روئیگا۔ نقدی حیات کو دیدہ دانستہ ضائع کر کے مثل دُزدزدہ
کے ہائے ہائے پکاریگا۔ لذات نفسانی معدنِ حسرت و پریشانی ہیں۔ ظاہر
شکر آلود باطن میں زہر آمود۔ کھاتے ہی جان کو بیجان کر کے مثل جسم کے
مُردہ بنا دیتی ہیں۔ یعنے سوائے لذات جسمانی و تکمیل خواہش نفسانی کے
طاقت روحانی اور طرف شاغل نہیں ہو سکتی۔ افسوس صد افسوس کہ ایسی
طاقت کو کہ جس کے ذریعہ چشم زدن میں فرش ناسوت سے عرش
لاہوت پر پرواز ہو اور آلودگی خاک سے پاک ہو۔ حصولی اسباب فانی
ولذایذ شیطانی میں صرف کرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ خیال کے توسن
کو عنان دانش دے۔ زین جمعیت خاطری ڈال۔ اور تنگ ضبط حواس
سے کس۔ چابک شغل حق پشت پر بشانی پر مار کر۔ راہ حق میں۔ رفتار یقین
سے چلا دے۔ منازل علم الیقین و عین الیقین کو طے کر کے حق الیقین
پر استقامت پذیر ہو۔ موانعات سے پرہیز اور دشمنوں سے گریز۔ خود
غرضی میں آمیز۔ قطع مسافت میں تیز اس سفر کو پورا کرے۔ ہمیشہ اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عادات کو آئینہ محاسبہ میں دیکھکر اُس کو اصلاح کرے۔ صحبت جہلا سے بالکل اجتناب اختیار کرے۔ فرد

زاحمقاں بگریز چوں عیسےٰ گریخت صحبتِ احمق بسے خوں ہا بریخت

وحدت میں سکونت پذیر ہو۔ زبان و چشم و گوش کو بند کر کے آئینہ خود شناسی میں اپنا مشاہدہ آپ کرے۔ آنکھ کو دوبینی سے باندھ۔ گوش کو مدح و ذم کی شنید سے پنبہ دے۔ لب کو لغو گوئی دُنیا سے بند کرے جسم کے ظاہری حواس میں یہی تین آلۂ عظیم ہیں۔ جب اِن کی اس صورت سے آراستگی و ترتیب ہوئی تو باطنی حواس و فکر و دل و قیاس و فہم و گمان بھی آراستہ ہو جاوینگے۔ گفتار مثل کردار ہو نہ کہ گفتار دیگر و کردار دیگر۔ فرد

تو آں روز صائب زار بابِ حالی کہ سازی تو گفتار کردار خود را

دیگر

ہر کہ دستش بر زباں سبقت کند مرد است مرد ورنہ ہر ناقص جوانمرد است در میدان لاف

مطلب حصولی گیان زندگی کو خوشی سے گذارنے کا ہے سو زندگی اوصاف حمیدہ و جمعیت باطنی سے بخوشی بہ انجام ہوتی ہے۔ حُب دولت و خویش و اقربا دل سے دور ہو تو آرام ہے۔ بیت

فوت شد گر از تو دُنیا دُشنے در خاک رفت

دست بر دست از کفِ افسوس مالیدن چرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل پچیس

جس کام میں خواہش اور تدارک کیا جاوے۔ اُس کام میں ہرج اور سردردی ہوتی ہے۔ اور جو کام خود بخود بے خواہش اور بے تدارک ہو جاوے وہ باعث آرام ہوتا ہے۔ انسان کو اپنے خیالات نے پست ہمت کر رکھا ہے ورنہ تمام صاحب قوت وہمت ہیں۔ خواہش کے زیر ہو کر اشیاء خیالی کی تحصیل میں اپنی طاقت جسمانی وہمت روحانی صرف کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نقدی حیات کو ضائع کر کے دست افسوس ملتے ہیں۔ آجتک کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جو اپنی خواہش کی پیروی کر کے مسرور ہوا ہو یا اپنی ہوس کی تکمیل میں کامیاب ہوا ہو۔ پس جب یہ حال ہے تو محنت اور سردردی جو امورات دُنیاوی کے لئے برداشت کی جاتی ہیں۔ محض بے سود ہے۔ اور اگر غور سے دیکھیں تو کسی کام کے بگڑنے یا سنورنے سے مغموم یا مسرور ہونا نہیں بنتا۔ جب جسم جس کے لئے تمام سامان مہیا کیا گیا ہے اپنی حالت میں قائم نہیں رہتا تو اور اشیاء کی کیا کہنی ہے۔ انسان کو انہکار یعنے فخر نے حقیر اور ذلیل کیا ہوا ہے۔ دیکھئے جو شخص آپ کو کچھ مانتا ہے۔ جب اُس کی مرضی موافق کوئی کام نہو تو اُسکو رنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس رنج سے غصہ نمودار ہوتا ہے۔ جس کی نمود سے تمام عیوب باطنی ظاہر ہو جاتے ہیں سب کو اُس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی اُس کی صحبت پسند نہیں کرتا۔ اگر بزرگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے تو حقیر ہو جاتا ہے +

گل چھبیس

غصہ زہر سے بھی زیادہ تر قاتل ہے۔ کیونکہ غصہ جس سینہ میں نمودار ہوتا ہے اُس کو جلاتا ہے۔ اور زہر جہاں سے پیدا ہو۔ یا جس کے ہاتھ سے دی جاوے اُس کو اثر نہیں کرتی دوسرے پر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ پس ایسی دُکھ دینے والی اور حقیر کرنے والی عادت کو دل سے دور کرنا نہایت ہی النسب ہے +

فرد

خشم است خوردنِ من عیب است پوششم این است از زمانہ لباس و غذا مرا

پردہ پوش اور بُردبار ہر کسی کو عزیز ہوتا ہے۔ خدا کو سب کوئی عزیز جانتا ہے اور اپنا مونس غمگسار جان کر اُس سے دلی مُراد کا مستدعی ہوتا ہے۔ سو وجہ یہ ہے کہ خُدا پردہ پوش اور غفور و رحیم ہے۔ اگر بندوں کی خطا کی طرف خیال کرکے خطا چینی کرے۔ تو بندوں کا کیا ٹھکانا ہے۔ پس ثابت ہے۔ کہ بندہ اگر پردہ پوشی اور بُردباری اختیار کرے تو درجہ اعلےٰ پاوے۔ ایک دفعہ ایک سینت نے خُدا سے استدعا کی تھی کہ یا باریتعالےٰ مجھ کو فرشتوں کے ہمراہ اُڑنے کی طاقت حاصل ہو۔ حکم ہوا کہ پانچ خصائل تو اپنے میں پیدا کر اُس وقت تیرا درجہ فرشتوں تک بلکہ اُن سے زیادہ ہوگا۔ اُس نے پوچھا وہ کون عادات ہیں۔ ارشاد ہوا۔ اوّل تواضع مانند روئے زمین۔ دوم شفقت مانند آفتاب۔ سوم سخاوت مانند دریائے رواں۔ چہارم حلم مانند مُردہ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پنجم۔ پردہ پوشی مانند شب۔ جس شخص میں یہ خصائل ہیں۔ وہ فرشتہ ہے۔ فرشتہ کیا وہ ذاتِ خدا ہے۔ عادات سے انسان کو رزالت یعنے درجہ بندگی اور عادات سے اِس کو درجہ شرافت یعنے درجہ خدائی حاصل ہوتا ہے۔ پس عادات کو آراستہ کرنا۔ کار دانشمنداں ہے۔ خوش خُلقی سے اگر برتاؤ رکھا جاوے۔ تو کیا اچھا ہے۔ نُقصان تو ہوا۔ لیکن دل کی شکست کا احتیاط کرنا واجب ہے۔ اور سب کام درست ہو جاتا ہے دل ٹوٹا ہوا پھر نہیں بن سکتا۔ اِس لئے خاطر آزاری سے پرہیز اور احتیاط کرنا چاہئے کس چیز کے واسطے ہم غُصہ ہوتے ہیں۔ ایک روز ایسا ہوگا کہ ہماری سب شے دوسروں کے تصرف میں آجاویگی۔ جس طرح چاہینگے کرینگے۔ اُس وقت ہمارا غُصہ کہاں اور کِس پر ہوگا۔ پس ہم کیوں چند روزہ عمر کو تلخ کر رہے ہیں اور ہمیشہ کے لئے اپنی یادگار کو بگاڑ رہے ہیں۔ مناسب ہے کہ جس وقت غُصہ آوے۔ اُس وقت غور کر کے مآل اندیشی کرے اور تامّل کرے تو ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ایسی معلوم ہو جاویگی۔ جس سے ثابت ہوگا۔ کہ غُصہ کرنا محض بے سود ہے کام نے ایسا ہی ہونا تھا +

گل ستائیس

میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان پر جس قدر بلا ہائے شہوت و خشم و طمع و اُلفت و انانیت کی طفیل سے نازل ہوتی ہیں۔ وہ سب فراموشی اصلیت خود و غفلت سے وارد ہوتی ہیں۔ اگر انسان ہر وقت اپنے سروپ میں رہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یعنے اپنی ذات پاک میں قایم رہے۔ تو کوئی بلا اس پہ نازل نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی چیز اس کو لغزش دے سکتی ہے۔ پس مناسب ہے کہ دائما اپنے آنند سروپ میں مگن رہے۔ کیا ضرورت ہے۔ کہ خیال باہر کی طرف نکال کر دوسروں کی عیب چینی میں مصروف ہو اور اُن کے گناہ و صواب کا شریک ہووے اور اپنی عادت بگاڑ کر تمام عمر مغلوب پریشانی خاطر رہے۔ میری دانست میں مناسب ہے کہ سب کو گوبند روپ جان کر کسی کے کردار کی شکایت کرنی مناسب نہیں یا سب کو تماشائے خواب جان کر دل سے بھلا دینا واجب ہے۔ بقول دانا ؎

بپوش چشم زاوضاع روزگار کہ نیست لباس عافیتے بہ زچشم پوشیدن

اپنے کام سے غرض رکھنا چاہئے۔ دوسروں کے ساتھ کیا غرض ہے عمل عمل بیلی ہے۔ ہمیشہ اپنے اعمال کو آئینہ محاسبہ میں دیکھنا واجب ہے نہ کہ غیروں کے۔ یہ تو وہ طوفان دانشمند کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا نادان اس میں گرفتار ہیں۔ اس میں کیا پڑا ہے۔ دیکھئے موسم گرما میں کیا دھوپ ہوتی ہے۔ جسم مثل دانہ بریاں کے سوخت ہوا جاتا ہے یہ تو حال اس جہان کا ہے۔ سوائے اپنے سروپ آنند کے کوئی حالت یا موسم آرام دہ نہیں۔ تغیر و تبدل دور کن عظیم اس ہنگامہ بے بنیاد کے ہیں۔ انسان کو چکر پہ چڑھا کر گردش شب و روز میں مصروف رکھتے ہیں۔ وہی کام۔ وہی طعام۔ وہی صبح۔ وہی شام۔ بار بار انہیں اشیاء کا برتاؤ۔ انہیں لوگوں سے میل ملاقات۔ وہی خیالات پس اسی میں تہینا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوکر غفلت کے رشتہ سے باندھے ہوئے اپنے وقت کو گذار رہے ہیں دانائی تو یہ ہے۔ کہ اس چکر سے برداشتہ ہوکر وقت گذاری کرے۔ جو شخص دائما آپ کو اس جسم اور جسم کے کارخانہ سے جدا مانتا ہے۔ وہ آنند سروپ ہے۔ آپ کو جسم کے تعلق سے پیوست کرنا ہی بندش ہے۔ اور جسم سے بے تعلق رہنا ہی مکت ہے۔ پس اس معدن عیوب جسم کو نیست و نابود جانکر اس کی دوستی اور پیوند سے طلاق دینا ہی اولےٰ تر ہے۔ باقی جو رہے اس کو ست سروپ اپنا آپ سمجھنا ؛

گل اٹھائیں

ضرور جس قدر بدن میں ضعف بڑھتا جاتا ہے۔ اسی قدر طاقت سرانجامی کاروبار دنیا کم ہوتی جاتی ہے۔ اس میں بھی ایک حکمت حکیم ازلی نے رکھی ہے۔ یعنے یہ کہ اگر انسان کی طاقت ہزار سال تک بحال رہتی۔ اور حواس و قوا درست و بجا رہتے تو ہرگز کاروبار دنیا یا الفت مال و اولاد و شہوت سے نافرہوکر دست بردار نہوتا۔ اس لئے قاعدہ ازلی سے جسم انسانی کو پانچ حالات پر منقسم کیا گیا ہے۔ اوّل بصورت نطفہ رحم میں داخل ہوکر بصورت طفل ہونا۔ دوم۔ طفولیت یعنے شیر خواری سے تا سن بلوغت۔ سوم۔ جوانی۔ چہارم پیری۔ پنجم۔ مرگ۔ ان حالات کی تبدیل سے کاروبار دنیا میں و بدن کی توانائی میں بھی کمی و بیشی کا اثر نمودار ہوتا ہے جس قدر درجہ نزول پاتا ہے۔ اسی قدر ہمت جسمانی کم ہوتی ہے اور جسقدر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کمی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اِس طرف سے کنارہ کش ہوکر طالب آرام ہوتا ہے پس ضعف بھی سر درد یہائے زمانہ سے وسیلہ نجات کا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر جب حالتِ مرگ نازل ہوتی ہے۔ اُس وقت تمام جھگڑے طے ہوکر درجہ اتمام پر پہنچتے ہیں۔ غرضیکہ جسقدر طاقت جسمانی کم ہوتی ہے اُسیقدر سکون زیادہ ہوتا ہے۔ اور جس قدر سکون زیادہ ہوتا ہے۔ اُسی قدر آرام متصوّر ہے۔ بمصداق سخن دانا۔ فرد

بقدرِ ہر سکوں راحت بود بنگر تفاوت را دویدن رفتن ایستادن نشستن خفتن و مُردن

مگر ایک شرط آرام دلی کے لئے یہ ہے کہ جسقدر عمر مُسن ہوتی جاوے۔ اُسی قدر رشتہ اُلفت و دام طمع کو قطع کرتا جاوے۔ تو اخیر میں اس قدر آرام حاصل کرتا ہے۔ کہ اگر اُس کو دار الآرام یا دار الامن کہا جاوے تو مُناسب آتا ہے۔ ورنہ برخلاف اِس کے دار العذاب ہوتا ہے +

گل اونتیس

موت طبعی سے انسان تکالیف جسمانی و وسوسہ روحانی سے رُستگاری نہیں پاسکتا۔ ہاں اگر حین حیات میں موت ارادی کو بذریعہ دانش کاملہ اپنے اوپر وارد کر کے قطع تعلق جسمانی کرے۔ تو ضرور جس آرام کے لئے یہ موت طبعی کی آرزو کرتا ہے اور وہ بغیر وقت معہود میسّر نہیں ہوسکتی۔ اس موت ارادی سے بمقتضائے مُوتُوا قَبلَ اَنتَ مُوتُوا۔ وہ آرام حاصل کرتا ہے موت ارادی سے مُراد تبدیل اوصاف و تمیز حق و باطل و اختیار صبر و شکر

وآزادگی وتسلیم ودم نازدن وفتح برنفس امارہ وشناخت
ایزد تعالےٰ ومعرفت روح ودریافت پاکی روح وتمیز بہ روح وجسم اور
ترک شہوت وطمع وخشم والفت وانانیت ہے اور مثل مُردہ خوب و
زشت اوضاع زمانہ سے چشم پوش رہنا۔ بیخود ہوکر اس دار ناپائدار میں
بہ آرام اپنا تعلق جسمانی قطع کرسکتا ہے۔ ورنہ سوائے اس کے اور کوئی
وسیلہ نہیں ہے۔ اگر بدوں معرفت اس جسم کو چھوڑا تو آگے پھر وہی گرفتاری
ہے۔ پس لازم ہے کہ جیتے جی حالت موت کو اپنے اوپر وارد کرکے چاشنی
آرام کا ذائقہ لیوے۔ موجودگی جسم غنیمت ہے ہر قسم کا درجہ ہم اسی جگہ
حاصل کرسکتے ہیں۔ گویا بحر غفلت میں جسم ہم کو کشتی ملی ہے۔ کہ اس پر سوار
ہوکر بذریعہ باد نامرادی وسوغان دانش حقیقی اور صحبت عارف وشوق
صادق کے چپّے لگاکر۔ بادبانِ فراغت از تعلق جسمانی کھڑا کرکے ملاحان
فکر وقیاس۔ یقین وعلم کو کاربند کرکے۔ رفتار شغل سے۔ کنارہ معرفت
کردگار پر صحیح وسلامت پہنچکر۔ لنگر علم الیقین وعین الیقین ڈال کر۔ استقامت
حق الیقین میں مقیم ہووے۔ پس جو لوگ اس صورت سے اس کشتی عنصری
کو پاکر اپنی اوقات کار مذکورہ بالا میں صرف کرتے ہیں۔ وہ سرور ابدی
حاصل کرکے ذات میں ذات ہوتے ہیں۔ ورنہ سوائے رنج وتکلیف کے
زندگی میں اور پس مرگ کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ انسان کا قدر ومنزلت بھی تب
ہوتا ہے۔ جب یہ اپنا قدر خود پہچاننے لگے۔ اس نے اپنی پاکیزگی لطافت کو چھوڑ
کر غلاظت وکثافت کو اختیار کیا تو ہم قدر کیا اور منزلت کہاں۔ خود کردہ را

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چہ علاج - بیغرض و کم گو - و پردہ پوش و حلیم و فارغ از کار بار دُنیا سے ہر کوئی لحاظ رکھتا ہے - ورنہ کون کس کو جانتا ہے - آلودگی دُنیا و گرفتاری تعلق سے انسان اپنی دانش حقیقی کو ہاتھ سے دیکر مثل مفلس بے زر ذلیل و خوار ہو جاتا ہے - جوانی کے ایام ہوا و ہوس میں ضائع کر کے پیری میں آہ افسوس نکال نکال کر روتا ہے - بھلا اب کیا ہوتا ہے + ع

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

البتہ اگر اب بھی اپنی خود روی چھوڑ کر عارفان کے ارشاد کی تعمیل کرے تو فی الفور اس غم آباد جہان سے رستگاری نصیب ہوتی ہے - لیکن ایسا سلیم الطبع یہ کہاں سے آیا - اِس کے دماغ میں تو یہ سمایا ہوا ہے - کہ میں نے فلانہ زمانہ دیکھا یہ کام کئے - اِس قدر دولت حاصل کی - اولاد والا ہوں - میرا نام بڑا ہے میں بڑا عاقل ہوں - میری تدبیر کے برابر کسی کی تدبیر نہیں - میں بزرگ ہوں - جو کچھ پیشہ کریگا - دیکھا جاویگا - اِن خیالات سے کیا حاصل ہوگا - صرف رنج و تکلیف برداشت کر کے خالی ہاتھ چلا جاویگا - پس جس قدر ہو سکے اِس غفلت کی نیند سے بیدار ہونا ہی واجب ہے - اگر کوئی شخص ہم سے نفرت کرتا ہے - یا قدر و منزلت پوری پوری نہیں کرتا - تو وہ ہم کو قطع تعلق کی ہدایت کرتا ہے - پس اُس کو اپنا ہادی مان کر اُس سے برکنار ہونا واجب ہے +

گل تیس

زندگی کا بھروسہ کچھ نہیں - اگر کچھ عرصہ گوشہ فراغت و بے انتظاری میں بسر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو تو لذتِ زندگی ہے۔ ورنہ تمام عُمر خیالات واہی میں نقدی حیات ضائع کرنی۔ پھر خالی ہاتھوں۔ اِس دار ناپائدار سے کوچ کر جانا۔ گویا نتیجہ ندامت وعذاب حاصل کرنا ہے۔ اگر بوقت فرصت دل شناخت ایزدی کی طرف مائل ہو کر صحبت عارفان و مطالعہ کُتب مقدس و مجاہدہ برائے صفائی قلب و ظفر بر نفس امّارہ کرے۔ تو واہ واہ۔ ورنہ اگر اسی طرح آرام سے گوشہ میں گُدڑے تو بھی اچھّا ہے۔ مگر تمام عُمر خیالات مجازی میں اِس گمان سے کہ کسی اعلےٰ درجہ پر پہنچ جاؤں اور میرا نام اس ذریعہ سے شہرۂ آفاق ہو صرف کرنی۔ میری رائے میں دیدہ و دانستہ اپنے لئے چاہ عمیق کھود کر اُس میں اپنے آپ کو ڈالنا ہے۔ دُنیا کے اعتبارات پر بھول کر مثل دیوانوں کے تمام عُمر پوچ و ہیچ کی تحصیل میں صرف کرنے سے درگاہ حق میں بیعزتی حاصل ہوتی ہے۔ اِس جہان کا یہ حال ہے۔ کہ جس کو زمانہ اپنے ہاتھ سے پرورش دے کر درجہ بزُرگی پر پہنچاتا ہے۔ پھر اُسی کو اپنے ہاتھ سے پامال کر کے اس طرح خاک میں ملاتا ہے۔ کہ کوئی نشان باقی نہیں چھوڑتا۔ بڑے بڑے شاہنشاہ و دلیر و دیوتا اور تار و فقیر اِس زمانہ کے ہاتھ سے مثل خس و کاہ آتش نابودی میں سوخت ہو کر مثل خاکستر باد گمنامی سے پریشان ہو گئے ہیں۔ پس ہمارا کیا چارہ ہے۔ ہم تمام لقمۂ مرگ ہیں۔ جس گھڑی ملک الموت پروانہ طلبی لے کر حلقہ زن درِ حیات ہوگا اُس وقت تمام ظرافت و عقلمندی گم ہو جاویگی۔ تمام عمر کا کیا ہوا۔ صدہا طرح کے خیالات اور عالی ہمتی و اقبال مندی خاک ہو جاوینگے۔ جسم مثل خشک لکڑی کے جلکر بھسم ہو جاویگا۔ سوا ایسے زور آور دشمن کے زیر نگاہ ہو کر پھر اُس سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غافل ہونا دانائی سے بعید ہے۔ ہاں اگر انسان اپنی اصلیت کو پہچان کر دُنیا فانی سے اُلفت کو توڑے اور آئینہ دل کو زنگ کدورت دوئی سے پاک کر کے اور خیالات واہی سے فارغ ہو کر گوشہ قناعت و فراغت میں اپنی فرصت کے وقت کو گذارتا ہوا جس طرح ہو نازاں ہو سکتا ہے۔ مگر اُس کے سوائے دُنیاوی امورات پر نازاں ہونا محض نادانی ہے۔ اِس دنیا میں سوائے آزاد لاطمع عارف کے اور کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو اِس قسم کی نصیحت کرے۔ سب دُنیا کی صلاح دینے والے ہیں۔ پس مناسب ہے۔ کہ اپنی بہبودی کو زیر نظر رکھ کر دُنیا داروں سے پرہیز کرے۔ اور شوق صادق سے دل کو خدمت فقراء میں لگاوے۔ کہ ذریعہ اس طلسمات کثرت سے نکلنے کا ہے۔ موت کو ہر وقت حاضر جان کر کسی کام میں ایسا مستغرق نہو جاوے۔ کہ اُلفت جسمانی و فخر سینہ میں جوش زن ہو کر شعلہ شہوت و خشم و طمع و اُلفت و کبر پیدا کرے۔ بلکہ واجب ہے کہ ہر روز صبح کو جس وقت بیدار ہووے۔ اول اپنے سروپ ست چت آنند کو نمسکار کرے اور اس جسم کو نابود و نمود بے بود یقین کرے۔ مَن کو بخوبی تنبیہ کرے "کہ خبردار اپنی اصلیت کو بھول کر الفت جسمانی سے نابینا نہو جیو خیالات واہی میں ہرگز نہ بھولیو" اور تمام موجودات و خیالات و تصورات اسماء و صفات کو دریائے نیستی میں غرق کرے۔ گویا سب کو فنا کر کے صرف ذات واجب الوجود میں قائم ہو کر اپنی ہستی کو غیریت سے صاف کر کے ہستی حقیقی میں محو کرے۔ اور خود ذات وہاب ہو اپنے آپ میں قائم رہے اِس صورت سے کوئی عرصہ مشق کرے۔ آخر کل کو فنا کر کے خود بعین حیات باقی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوگا - اور موجودگی حواس وکردنی کارہائے مختلفہ میں اس کو کسی قسم کی لغزش نہ ہوگی بلکہ سوائے اپنی ذات کے اور کچھ نظر نہ آویگا +

گل اکتیس

سوال اول - آزادگی کے معنے کیا ہیں؟

جواب - آزادگی نام فخر کثیف وفخر لطیف سے قطع تعلق کا ہے - یہ ایک ایسا وصف ہے کہ جس کا تعلق ہمیشہ دل سے رہتا ہے - جب پیروی نفس امارہ سے دست بردار ہو کر مائل بحق ہوا اور بذریعہ دانش کاملہ کے تعلق جسمانی کو جو دو قسم کا ہے اپنی ذات سے متفرق سمجھ کر قطع کیا اور باقی صرف صرف محض محض عین آپ کو دیکھا اس کا نام آزادی ہے - اس قسم کی آزادگی تقسیم اقسام سے فارغ واحد ہے کیونکہ آزادی عادت ایزدی ہے - اور خدا قسمت پذیر نہونے سے عادت خدا بھی قسمت پذیر نہیں ہے - اور اگر عقل کے رو سے پوچھو تو آزادگی تین قسم کی ہے - اوّل آزادگی دُنیا - دوم آزادگی دین - سوم آزادگی دین و دُنیا - جو لوگ کاروبار دُنیا سے دست بردار ہو کر اشغال دینی میں شغل رکھتے ہیں - وہ داخل آزادگی دُنیا ہیں - جو لوگ کار دینی سے منہ موڑ کر صرف امورات دُنیاوی کی سرانجامی کو افضل سمجھتے ہیں - وہ ضمن آزادگی دینی میں ہیں جو لوگ دُنیا و دین کو مثل فرزندان عقیمہ یا آب سراب جان کر اُس کی طرف سے دل کو توڑا اور اپنی ذات بے انتہا میں مستغرق و محو رہتے ہیں وے آزادگی دین و دُنیا سے موصوف ہیں - نجات و آزادگی و نزدیکی و مکت ان میں زبان و

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

الفاظ کا فرق ہے معنے میں یکساں ہیں یعنے نجات و مُکت ایک معنے رستگاری از بدن بذریعہ موت رکھتے ہیں اور نرورتی و آزادی ایک معنے فراغت از تعلق جسمانی بذریعہ دانش حقیقی رکھتے ہیں۔ پس علت جسمانی سے یہ چار الفاظ قائم کئے گئے ہیں ورنہ اِن چاروں سے جو معنے مفہوم ہے وہ اقسام الفاظ اور تشبیہ اوصاف سے خالی ہے +

گل بتیس

سوال دوئم حصولی آزادگی میں قواعد اور منازل کیا ہیں +

جواب حصولی آزادگی کے لئے صحبت عارفان و مطالعہ کُتب عارفان ایزدی تیقن واثق بامداد فکر کاملہ ضروریات سے ہیں۔ اِن کے شغل سے سات منازل یعنے تبدیل خیال۔ دانش حقیقی۔ مراقبہ یا جمع خاطر۔ رویت۔ بے اختیاری۔ فنا فی اللہ۔ عین ذات۔ بتدریج فزونی مشق و امداد امورات مذکورہ بالا سے حاصل ہوتی ہیں۔ سب سے اوّل قاعدہ حصولی آزادگی کا تمیز مابین حق و باطل اور ترک باطل و اختیار حق ہے۔ سب سے عُمدہ طریقہ اِس تمیز کے حاصل کرنے کا صحبت کاملان ہے۔ کہ ہمیشہ اپنے خیال کو تعلق دُنیاوی و الفت جسمانی سے روک کر شغل خود شناسی و جمعیت خاطری میں لگاوے تو خود بخود آزادگی ہو جاویگی +

ز خود رو تا خدا را زود یابی + کہ در خود از خدا او جو دیابی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل تینتیس

محویت بذات حق وہ حصار ہے جو تیرہائے غفلت مثلاً شہوت وخشم و طمع و اُلفت و تکبر کو روکتا ہے۔ گولہ ہائے راحت و رنج و حیات و ممات و سرما و گرما و گرسنگی و تشنگی جس کی دیوار حق الیقین سے ٹھوکر کھا کر مثل پنبہ گر پڑتے ہیں۔ حواس و فکر و قیاس و یقین و گمان کو دخل نہیں۔ آرام در آرام وامن در امن و جمعیت در جمعیت ہے۔ ساکنان اس حصار کو دائما خوشی و طمانیت ہے۔ آفات جسمانی سے سوائے دخول اس حصار کے اور کوئی راہ نجات کا نہیں۔ پریشانی و تفرقہ و وسوسہ و اُلفت و غم و حسد کو ہرگز راہ ندو دائما اپنے مَن کے نگران رہو۔ عمر کو مستعار اور سبک رفتار جان کر لذات نفسانی میں گرفتار نہ ہو جو جس قدر تاثیر ہوتی ہے۔ صحبت سے ہوتی ہے اگر صحبت نیک ہو تو نتیجہ نیک ہوتا ہے۔ اور اگر صحبت بد ہو تو نتیجہ بھی بد ہوتا ہے۔ حیوان کو اگر صحبت انسان ہو تو اُس میں عادات انسانی رُونما ہوا آتی ہیں۔ اور اگر انسان کو موافقت حیوان ہو تو بعد عرصہ کے حیوان ہو جاتا ہے انسان کو واجب ہے کہ صحبت کا خیال ضرور رکھے اور سمجھکر موافقت کرے ایسا نہ ہو کہ غفلت سے کسی ایسی بد صحبت میں شاغل ہو جاوے کہ تمام عمر کے اپنے سابقہ نیک اعمال اور نتیجہ صحبت عارفان کو زائل کر دے۔ ہوشیار رہنا دنیا پُر از رہزنانِ معرفت ہے۔ دیکھنے میں یہ عمدہ اور لطیف ہے۔ لیکن باطن میں غلیظ اور قابل ترک ہے۔ اِس عمر جوانی اور آزادگی کو غنیمت تصور کر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صفائی قلب اور استحکام یقین اور آراستگی اخلاق میں بجان و دل کوشش کرو ظاہر آرام سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ باطنی آرام کو محنت کر کے حاصل کرو۔ جسم کے تعلق سے روح پر وہ بلا نازل ہوئی ہے۔ کہ جس کی رفعگی بجز خود شناسی اور قطع تعلق از بدن نہیں ہو سکتی۔ خیال کرو۔ کہ اس خاکی قالب سے اُلفت پذیر ہو کر کہاں سے نزول پا کر کہاں پہنچا ہے۔ کہاں وہ حالت کہ جس میں جائے دم زدن یا گفتن یا شنیدن نہیں۔ اور کہاں یہ حالت کہ ہزارہا عیوب سے معیوب اور بیشمار علتوں سے معلول اور انواع اوصاف سے موصوف ہے۔ کہاں وہ درجہ کہ نہ احتیاج معرفت اور نہ ضرورت عبادت نہ خیال خدا، نام بندہ۔ اور کہاں یہ رزالت کہ لذات کو ترک کرنا۔ معرفت کو حاصل کرنا معبود کو الگ جانکر عبادت میں مصروف رہنا ہمیشہ آپ کو بندہ جانکر خوف خدا سے لرزاں و ترساں رہنا۔ کہاں وہ حوصلہ کہ نہ خوف مرگ نہ خواہش حیاتی نہ خطرہ سوزندگی از آتش نہ لرزہ شیر و مار عین ذات ہی ذات۔ اور کہاں یہ تنگ ظرفی کہ موت کا خوف اور حیات کی خواہش۔ آتش کے جلنے کا خطرہ شیر اور مار سے لرزہ۔ پُر از غلاظت وجود۔ پس ایسے ناقص جسم کے تعلق سے جس قدر جلد بریت ہو سکے اُسی قدر باعث آرام ہے +

گل چوبیس

عزیز دنیا ہنگامہ صرف دیدنی ہے۔ ایسے ہی چلا آتا ہے۔ اِس کو دیکھکر مت بھولو۔ کوئی شے جو وجود دار موسومہ و موصوفہ ہے۔ پائدار نہیں۔ وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں نمودار ہوئی ہے۔ اور وقت میں نابود ہو جاویگی۔ کسی کو قیام نہیں۔ کُہنہ کا زوال اور جدید کا کمال مُسن اپنی اپنی نوبت پر راہ عدم میں قدم زن اور نوخیز باغ وجود میں سرسبز ہوئے چلے آتے ہیں۔ اِس صورت سے سلسلہ کاروبار دُنیا جاری چلا آتا ہے ایک مکان میں صدہا اشخاص اپنے اپنے وقت پر سکونت پذیر ہو کر اپنا اپنا مِلک ظاہر کرتے ہیں۔ اور تنازعہ وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ ایک ہی نام سے کئی اشخاص موسوم ہیں ہر کوئی اپنا اپنا نام سمجھتا ہے دوسرے کا خیال نہیں غرضیکہ جہالت سے انسان اِس مالِ مُشترکہ اور اسباب متفرقہ کو اپنا مانکر بے سُود غم و درد برداشت کر رہا ہے۔ نہ کوئی جہان ہے نہ نام و نشان ہے۔ صرف خیالی طوفان ہے۔ ظاہرا اگر دیکھیں تو تمام اشیاء ساکن و خاموش اپنے اور بیگانہ کے خیال سے فارغ نام و صفت کے یقین سے پاک ہیں۔ صرف طاقت خیال جو صرف جنس انسانی میں موجود ہے۔ تمام کو مختلف اسماء سے موسوم اور مختلف اوصاف سے موصوف اور انواع عیوب سے معیوب کسی کو مالک کسی کو مملوک مان رہی ہے۔ اگر یہ خیال بھی ساکن اور خاموش ہو جاوے تو پھر نہ کوئی تنازعہ ہے نہ جھگڑا۔ صُلح ہی صُلح ہے اور آرام ہی آرام ہے۔ پس مناسب ہے کہ اِس طاقت خیال کو روکو یعنے حالت انتشار سے صورت جمعیت میں لاؤ +

خیالات نادان خلوت نشین
ہم برزند عاقبت کفر و دین

گُل پینتیس

ہمت یہ ہے کہ اِس عُمر شباب میں لذّت نفسانی سے منہ موڑ کر تجسس ربانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں کمر بستہ ہووے۔ اگر دل خیالات دُنیا سے جو سدراہ شوق ایزدی ہیں۔ پاک ہو تو ہدایت مُرشد اُس میں جاگیر ہوتی ہے۔ سو دل دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک صاف۔ دوسرا ناصاف۔ صاف دل وہ ہے۔ کہ جس میں خواہش فرزند و زر اور فخر دیرن و آشرم اور ہوس لذّات نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ پرماتما کی جستجو میں متساعی و متدارک رہے۔ ایسے دل میں اوپدیش مہاتما پُرکھ کا جانشین ہو کر ذریعہ رستگاری ہوتا ہے۔ دوسرا دل ناصاف وہ ہے۔ کہ جس میں خیالات مذکورہ بالا بھرے ہوئے ہوں۔ اُس میں سُخنان آبحیات عارفان ہرگز تاثیر نہیں کرتے پس مُناسب ہے کہ اوّل اپنے دل کو حُبّ دُنیا و اُلفت مُتعلقین و ہوس لذّات سے مثل آئینہ صاف کرے۔ جس قدر تکلیف انسان اس دار ناپائدار میں برداشت کر رہا ہے۔ اُس کی وجہ صرف بیدانشی ہے۔ سو بیدانشی دانش کاملہ سے رفع ہوتی ہے۔ دانش یہ ہے۔ کہ جب مَن کسی وشے کیطرف راغب ہو اُسیوقت اُس وشے کے عیوب کو سوچ کر اُس کی طرف سے باز رکھے۔ اِس صورت سے جب ہمہ تن مَن کے روکنے میں مصروفیت ہوئی تو امید واثق ہے۔ کہ عرصہ قلیل میں اِس دشمن خونخوار پر ظفر حاصل ہوگی کیونکہ مَن بغیر وچار کے کسی اور حیلہ سے زیر نہیں ہو سکتا۔ حسب قول دانا۔ فرد

آں خصم نیست نفس کز احساں شود مطیع غافل مشو کہ تربیتِ شیر مے کُنی

پارسادھن مفصلہ ذیل لکھے جاتے ہیں۔ جن کے عمل سے صفائی باطن اور ادھیکار گیان حاصل ہوتا ہے۔ ستیہ۔ سنتوکھ۔ وچار۔ ست سنگ۔ سم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یعنے مَن کو جگت کی اُور (طرف) سے ہر وقت روکتے رہنا۔ جس وقت مَن اُٹھے اُسی وقت کمند دانش سے اِس کو ضبط کرنا اور پرماتما کے چنتن (فکر) میں شاغل رکھنا یہ سادہن معدنِ آسایش و آرام ہے۔ حسب قول شاستر "سم پرم سُکھ" سنتوکھ (وسیلہ) یعنے جو کچھ سریر کے پراربدہ (قسمت) کر کے حاصل ہو اُس پر صابر و شاکر رہنا۔ کبھی موجودہ مال پر نارضامندی اور غیر موجودہ مال کی ہوّس نہ کرنا۔ یتھا لابھ (حصولی پر راضی) سنتوشٹ رہنا۔ یہ سادھن انسان کو مستغنی اور بے نیاز بناتا ہے۔ حسب قول شاستر "سنتوکھ پرم لابھ" دیگر **بیت** تونگری بدل است نہ بمال

پا فشردم بسکہ در خاکِ قناعت ہمچو نخل قسمتم آبے کہ شُد خود میدود در ریشہ ام

وچار یعنے یہ سوچنا کہ میں کون ہوں اور برہم کیا ہے اور جگت کیا وسَت (سے) ہے اِن سوالات کے جوابات کو حَل کرنا اِس کا نام وچار ہے۔ یہ سادھن عین نورانی و معدن دریافتگی کمالات ہے۔ حسب قول شاستر "وچار پرم گیان" ست سنگ یعنے جہاں ست پرماتما کا نرنا (تذکرہ) اور جگت کے جوٹھا پن کا بیان ہو اُس صحبت میں ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھنا۔ سو یہ ست سنگ دو نوع کا ہے۔ ظاہر اور باطن۔ ظاہر یہ ہے۔ کہ برہم گیانی مہاتما پُرش کی خدمت میں جا کر تن و مَن و دھن نذر کر کے نہایت ہی ادب و خاکساری سے بیٹھنا اور اُن کے سُخنان کو گوش ہوش سے سُن کر راست و حق الیقین کرنا۔ اور باطن ست سنگ یہ ہے کہ گوشہ تنہائی میں تمام خیالات بیرونی سے مَن کی برتی کو روک کر سُخنان شُنیدہ کو وچار کرنا اور اُن کے نتیجہ میں برتی کو قایم کر کے سرور دائمی حاصل کرنا۔ سو یہ سادھن تین سادھن مذکورہ بالا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی مادر ہے یعنے اِس سے تمام آگاہی اور کُل واقفیت یا حقیقت سم وسنتوکھ ودِچار کی معلوم ہوتی ہے۔ غرضیکہ اِس سادھن کو تہ دل سے عمل میں لانے سے کُل سادھن سِدہ ہوتے ہیں۔ اور اِس کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ قول شاستر "ست سنگ پرم گت" ہے +
صحبت حق محویت حق ہے

گُل چھتیس

سوال ۔ گرہستی کو کیا کرنا چاہئے +

جواب ۔ گرہستی کو چاہئے کہ سائل کو اپنے دروازہ سے خالی نہ بھیجے مہمان کی تواضع میں کمربستہ تیار رہے۔ سب سے خوش خُلقی وسخاوت وخاکساری سے برتے۔ وسیلہ معاش ایسا رکھے کہ جس میں کسی شخص کو تکلیف نہو اور نہ یہ غلاظت گُناہ سے دامن آلودہ ہو اپنے گھر کو مثل مہمانسرائے کے جانے اور متعلقین کو مہمان شب باش تصور کرکے اُن کی اُلفت کے رشتہ سے گرفتار نہو مہاتما پُرشونکا سنگ کرے اور تن ومَن ودھن کرکے خدمت کرے مال واِملاک میں ہرگز فخر نہ کرے۔ اگر اس صورت سے کوئی شخص گرہست میں رہے۔ تو وہ جیون مُکت ہے +

سوال ۔ پرستش پرماتما وکرم کانڈ سے شاستر کی کیا مراد ہے +
صنم شریعت

جواب ۔ پرستش پرماتما وکرم کانڈ سے شاستروں کی مُراد صرف صفائی دل وجمعیت خاطری کی ہے۔ یعنے یہ کہ شُبہ کرموں سے انتہکرن شُدھ ہوتا ہے
نیک افعال پاک
سو اُس شخص کے لئے ہے کہ جس کو صحبت عارفان حاصل نہیں ہوئی اور نہ شاستر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے وچن سمجھنے کے قابل ہوا ہے۔ جب یہ صحبت مہاتما پُرشوں میں وچنوں کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر اُس کو پرستش پرتما و دیگر توہمات کی کچھ ضرورت نہیں جس طرح کہ طفل نادان کو اپنی بہلاوٹ کے لئے۔ گلی یا چوبی کھلونے کی ضرورت ہے۔ سوائے اُن کے اُس کا دل مغموم رہتا ہے۔ لیکن جب سن بلوغت پر پہنچتا ہے۔ اُس وقت اپنے ہمجنس لڑکوں کے ساتھ بلا ضرورت کسی کھلونے کے اپنا دل بہلا سکتا ہے۔ اور جب کسی علم میں ادراک حاصل کرتا ہے۔ تو اُس وقت وقتِ بیکاری کا مطالعہ کُتب میں بسر کرتا ہے۔ اُسی طرح جب تک انسان کو بالکل جہالت وضلالت ہے۔ تب تک پرستش پرتما جو کھلونوں کی کھیل ہے بنتی ہے۔ لیکن جب اِس کو صحبت عارفان وفہمید سُخنان حاصل ہوتی ہے۔ اُس وقت اِس کو وہ کھیل مطبوع خاطر نہیں ہوتی۔ پس مناسب ہے کہ دل کو فرمودہ مہاتما پُرشوں پر قائم کرے اسمیں کلیان ہوگا۔ اپنے شوق کو درجہ اتم پر پہنچا کر راہ معرفت میں قدم زن ہووے اور سرانانیت کو آستان خاکساری پر سائیدہ کر کے فخر کونین حاصل کرے ؏

گل سنتیس

سوال۔ پرارِبدھ اور اودم کس کو کہتے ہیں ان میں کیا فرق ہے اور ان میں سے کس کا آسرا کرنا واجب ہے ؟

جواب۔ پرارِبدھ اور اودم دو الفاظ مختلف ہیں۔ معنے اِن کے ایک ہی تتلوک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں یعنے پرارِبدھ جنم گذشتہ کا اودم ہے۔ اور اودم جنم حال کا اودم ہے
پس پرارِبدھ اور اودم کو اودم ہی جانکر اودم میں مصروف رہو۔ سو اودم یہ
ہے۔ کہ لذات نفسانی سے باز رہکر صحبت عارفان کرو۔ اور اُن کے سخن پر عمل
کرو جس طرح ہو سکے مَن کو جیتو سمادھ کرو۔

ابیات

غیرِ حق را مید ہی راہ در حریم دل چرا میکشی بر صفحۂ ہستی خطِ باطل چرا
از رباطِ تن چو بگذشتی دگر معمورہ نیست زاد راہِ برنمیداری ازیں منزل چرا

دیگر

تُرا در بوتہ گِل بہر آں دادند ایں مُہلت کہ سیمِ ناقصِ خود را کُنی کامل عیار اینجا

دیگر

اگر وطن بمقامِ رضا توانی کرد غُبارِ حادثہ را توتیا توانی کرد
کلیدِ قفلِ اجابت زبانِ خاموش است قبول نیست دعا تا دعا توانی کرد

گل اٹھتیس

مَن بڑا چنچل ہے۔ اِس کی کسی حالت پر نازاں نہونا چاہیئے۔ یہ ایسی لطیف
طاقت ہے۔ کہ ایک خیال میں سب سے تارک ہوکر فارغ ہوجاتا ہے۔ اور
دوسرے خیال میں اُلفت یا شرم دُنیاداری میں گرفتار ہوکر پریشان ہوتا
ہے۔ جس قدر اِس مَن کو مارے اُسی قدر آرام کی زیادتی حاصل ہوتی ہے
اِس جگہ نازاں اور متفخر ہونا بعید از دانائی ہے۔ ہزارہا برس گوشہ میں جا لگیر
ہوکر عبادت حق میں دل و جان سے شاغل رہے ہیں اور ایک لذت کے دیکھنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں سب ویراگ اور بھجن بھول گیا ہے۔ اس واسطے دانایان دور اندیش تمام عمر تادم واپسین اس خیال کو باہر کیطرف سے روک کر ذات باریتعالےٰ میں محو رکھتے ہیں۔ مَن کا جیتنا سوائے معرفت کے اس طرح ناممکن ہے کہ جس طرح کوئلہ بغیر آتش کے تبدیل رنگ اختیار نہیں کر سکتا۔ پس واجب آیا کہ انسان آتم گیان حاصل کرے تاکہ ظفر بر نفس امّارہ اس کو حاصل ہو۔ جسم انسانی ایسی ترکیب سے مرکب ہے کہ ہمیشہ خطرۂ رہزنان و آوارگی خاطر درپیش ہے۔ حواس خمسہ جن کو پانچ گیان اندرے کہتے ہیں۔ راستہ من کے باہر جانے اور لذّات نفسانی سے جمع ہونے کا ہے جب تک مَن نہ روکا جاوے تب تک اندریوں کا روکنا محال ہے۔ کیونکہ یہ دونو لازم و ملزوم ہیں۔ اور صحبت جسمانی ایسی ناقص ہے کہ بدون امداد حواس و تدبیر دل روح کسی کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اسلئے زیادہ تر دانائی و غور مطلوب ہے کہ ان میں رہکر ان سے الگ رہے۔ صرف معمولی کارروائی کے سوائے اور کسی قسم کا کام حواس اور دل سے نہ لیوے۔ ہر وقت انکو راہ معرفت میں رواں و دواں رکھے۔ تب بعد عرصہ کے ان ہر دو دشمنوں پر ظفر پاکر جسم ملک کا بادشاہ ہو کر بیخوف حکومت کرتا ہے آتما کو پہچاننا۔ جسم سے الگ رہنا عمدہ طریقہ حصولی ظفر کا ہے۔ اپنے پرکھارتھ سے تمام امورات حاصل ہوتے ہیں۔ ضرور تاثیر نطفہ بھی ہوتی ہے۔ مگر اثر صحبت اور اپنا پرکھارتھ بہت ہی زور آور ہوتا ہے جو کچھ حاصل ہوا مہاتما کی صحبت اور ان کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہوا پس صحبت کرے اور فائدہ اٹھاوے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل اوشنالیس

سوال ۔ گرہست میں رہ کر انسان کو کس طرح برتنا چاہئے کہ پرماتما بھی قایم رہے اور گرہست کا ویوہار بھی پورن ہو؟

جواب ۔ جب اس کو یقین کامل ہوا ہے کہ میں تمام تعلقات سے فارغ اور تمام افعال سے برتر ہوں اُس وقت اُس کو چاہئے کہ تمام متعلقین کے ہوتے اُن کی محبت سے پاک رہے۔ سب کو اپنا آتما جانے یا خواب کے رشتہ داروں کی مانند جانے ان دو میں سے جس طریق کو موافق طبع پسند کرے وہی طریق اُسکی خلاصی کے لئے مکتفی ہے سو شناخت اس کی یہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار بیمار ہو یا سفر میں چلا جاوے یا جامہ تن کو چھوڑ کر عدم میں جاوے۔ اُس وقت اسکا خیال مغموم یا مشوش نہو۔ اور جب کوئی رشتہ دار صحت یاب ہو یا بعد مدت کے آکر ملے یا حالت نزع سے بچکر پھر صحیح و سلامت ہو اُس میں اس کا خیال نہ مسرور ہو اور نہ مغرور ہو یعنے ہر حال میں یکساں رہے۔ یہ طریق امتحان الفت سے پاک ہونے کا ہے۔ دولت و دیگر سامان کی حصولی و غیر حصولی میں بھی اسی شناخت کو عملدرآمد کرنا جو جو افعال موافق موقعہ ہوں اُن میں اپنا تعلق نہ مانے۔ کیونکہ کرم اندریوں سے موافق موقعہ ہوتے ہیں۔ جو جو پرارب دھ بھوگنے کی ہوتی ہے اُسی کے موافق خواہش افعال پیدا ہوتی ہے۔ یعنے کرم کے کرنے میں پانچ چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ اوّل استھول سریر دوم سوکھم سریر یا اہنکرن۔ سوم اندری۔ چہارم دیوتا۔ پنجم پرارب دھ اور میں ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوں۔ بلکہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِن سے الگ اِن کا شاہد و روشن کُنندہ ہوں پس مجھ کو کرموں سے کیا تعلق
ہے۔ اِس کی شناخت یہ ہے کہ شُبہ کرموں سے اِس کے ہردے میں راگ (الفت)
ہو کر دھرم کا خیال نہ ہو اور اُشبہ کرموں سے اِس کے روبے میں دونیکھ (نفرت)
ہو کر ادھرم کا خیال نہو۔ بلکہ اِن دونوں کرموں کے ہوتے ہی راگ دوئیکھ سے
فارغ قائم بذات خود رہے۔ اور سریر کی اُلفت سے اِس طرح پاک رہے۔ جس
طرح دوسرے سریر کی اُلفت سے پاک ہے یا جس طرح سریر کو اپنے سایہ
سے کُچھ اُلفت نہیں ہوتی۔ اُسی طرح اِسکو اپنے سریر سے جو اِس کا سایہ ہے
اُلفت کرنی واجب نہیں ہے۔ اور خصوص اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سریر کا
اور آتما کا کسی طرح سے تعلق نہیں۔ سریر جڑھ ہے اور آتما چیتن ہے۔ سریر
ناسونت ہے۔ آتما ابناشی ہے۔ سریر بہت چیزوں سے مُرکب ہے (فانی) (باقی)
آتما ادوئیت روپ ہے۔ سریر دُکھوں کی کان ہے آتما پرمانند سروپ
ہے اِس صورت سے آتما اور سریر کا ملاپ نہیں ہو سکتا۔ اور میں آتما ہوں
اس لئے سریر سے جُدا ہوں۔ سریر کلپ تک رہے اتھوا اِسی لحظہ میں فنا
ہو جاوے میری ذات میں کمی و بیشی نہیں یہ دُکھی رہے یا سُکھی رہے یا
پتلا ہو یا موٹا ہو یا سُرخ ہو یا زرد ہو مجھ کو اُس سے کُچھ غرض نہیں۔ یہ میرے نہ
جاننے سے پیدا ہُوا تھا اور میرے جاننے سے فنا ہو گیا۔ پس یہ کہاں اور میں
کہاں اِس کا سنجوگ میری ذات میں تینو کال نہیں ہے۔ اِس وچار سے (ہر سہ زمانہ)
آپ کو اسنگ جان کر دیہہ کی اُلفت سے پاک رہے۔ اُس کی شناخت (لاتعلق)
یہ ہے کہ جسم کی بیماری اور صحت میں اپنے مَن کا شاہد ہو کر دیکھے کہ اِس میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کسی قسم کا راگ یا دوئیکھ ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو سمجھے کہ ابھی تک من اُلفت جسمانی میں گرفتار ہے پس مناسب ہے کہ دچار مذکورہ بالا ادرمنن اور نِدھیاسَن کو خوب طور عمل میں لاوے اور اگر اُس میں راگ دوئیکھ نہ ہو تو یقین کرے کہ اب مَن اُلفت جسمانی سے رُستگار ہو کر برھم روپ ہوا ہے اپنی خوراک و پوشاک اس طریقہ سے رکھے جس میں اُس کو احتیاج مندی دُنیاداران یا دل میں غم برداشت کرنا نہ پڑے۔ سادہ خوراک و سادہ پوشاک سے آپ کو عادی بنا دے جس قدر ہو سکے اپنی ضروریات کو کم کرے۔ قناعت و کفایت شعاری سے گُذارہ کرے معاش کے لئے کوئی ایسا دیوہار کرے کہ جس میں اُس کو پریشانی یا رنجیدگی خاطر نہ ہو اور تمام وقت بھی اُسی پر صرف نہ ہو۔ وقت مقررہ کے لئے اُس کام کو کر کے اُس سے فارغ ہو جاوے اور اُس کام میں جو نفع یا نُقصان ہو اُس کے خیال کو اپنی ذات میں راہ نہ دیوے بلکہ اِن دونوں حالتوں میں یکساں رہے۔ آمدنی کو پرارِبدھ پر چھوڑ کر جو بنتا جاوے اُسی میں آنند روپ رہے۔ دشمنی پُرشوں سے اُلفت نہ کرے کیونکہ صحبت ایک پُرتاثیر شئے ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی لذت ہماری عادت سے شامل ہو کر ہماری خوگیر ہووے تو عمر بھر تک اُس سے نجات نہو گی۔ کسی نشہ چیز سے اپنی عادت نہ بناوے زبان کا ذائقہ اِس قدر نہ بڑھاوے کہ لذیذ اور مزیدار چیز کے سوائے روٹی حلق سے نہ گذرے بلکہ صرف شکم پُری کا خیال پیش رکھ کر جو کچھ پرارِبدھ سے حاصل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو اُس پر صابر و شاکر رہے۔ لوگوں سے باتواضع و خوش خلقی پیش آوے مطلب کے سوائے لوگوں سے کلام نہ کرے نہ کسی کی شکایت کرے اور نہ سُنے سب کو اپنا آپ سمجھ کر آرام دیوے۔ یا سب سے بیتعلق رہے اپنے وقت کو اس صورت سے تقسیم کرے کہ جس میں کاروبار دُنیا بھی ہو جاوے اور اپنے سروپ آنند میں مگن رہنے کے لئے بھی کافی فرصت ہو سوائے ستگور کے کسی کو اپنا دوست نہ سمجھے۔ کسی سے تمسخر نہ کرے سب سے باادب و بالحاظ برتے تاکہ توقیر قائم رہے۔ اگر دولت خرچ ضرورت سے وافر ہو تو خدمت فُقراء و محتاجوں میں صرف کرے۔ اپنے خانہ کو مہمان سرائے سمجھے۔ اپنے زن و فرزند و برادر و مادر و پدر کو سفر کے رفیق جانے۔ جسم کو چند دم گذارنے کے لئے آشیانہ جانے۔ کسی سے دُرشت رو ہو کر کلام نہ کرے ہمیشہ باحوصلہ و حلیم و متواضع و راست گو و خوش خُلق و صابر و مستغنی رہے۔ اشیاء فانی کے لئے کسی سے سوال نہ کرے۔ سوال کرنا گویا آپ کو خالی ظاہر کرنا ہے۔ پس ہمیشہ بھرا رہے اپنے آتم سروپ میں پرسن رہے۔ مکانات کے بنوانے یا دولت جمع کرنے یا زمینات کو خریدنے یا تجارت کے پھیلانے میں مصروف نہ رہے۔ گذارہ کے لئے کاروبار کرے۔ یہ تمام ہنگامہ خواب ہے۔ اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھے۔ چاہئے کہ اس موافق عمل کرے تاکہ آرام دلی حاصل ہو +

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل چالیس

سوال - ویشنو کس کو کہتے ہیں؟

جواب - ویشنو دو قسم کا ہے - ایک ظاہر - دوم باطن - ظاہر وہ ہے جو اپنے جسم کو غلاظت سے پاک رکھتا ہے اور غذا اپنے ہاتھ سے بنا کر کھاتا ہے - سب کسی سے پرہیز کرتا ہے - کسی کے ساتھ چھوتا ہی نہیں برتن کے صاف کرنے اور چونکا لگانے اور لکڑیوں کو دھونے اور کھانا بنانے میں اپنا وقت عزیز ضائع کرتا ہے - وہ کبھی پاک نہیں رہتا - ہمیشہ پلید ہے - کیونکہ جس جسم کے پاک کرنے میں وہ مصروف ہے اُس کی ترکیب اُستخوان - گوشت - رگ - پے - خون - پیشاب و نجاست سے ہے اسلئے اُس کی محنت بے سُود ہے - دوم ویشنو باطن وہ ہے کہ جو اپنے انتہکرن کو کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار سے شُدھ رکھے - اور کبھی پاک بدیہ کا ابھمان یا درن آشرم وکُل کا ابھمان نہ کرے - اور آپ کو دیہ سے جو گیان کار چاہوا ہے الگ جانکر سُدھ آتما مانے ہمیشہ وشن کی مایا سے دور ہو کر ایک ہی وشن دیکھے دوئیت کو اپنے انتہکرن میں راہ نہ دیوے اندریوں روپی برتنوں کو وشے روپی غلاظت سے سُدھ کرے انتہکرن کے چونکے کو ویراگ روپی پوچا دیوے - اور گیان وگیان روپی بھوجن بنا کر کھاوے تاکہ سدا پاک اور پوتر رہے - ایک دفعہ جو شخص اس طریق پر عمل کرے پھر اُس کو ناپاکی نہووے - پس مناسب ہے کہ ویشنو باطنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہونا چاہیئے کہ جس کا پھل جیون مُکت ہے +

گُل اکتالیس

درحقیقت مَن بڑا چنچل ہے۔ مَن کے برابر کوئی چیز چنچل نہیں ایک پھرنے میں آکاس پر دوسرے پھرنے میں پاتال پر اس کا روکنا دو علاج کر کے ہوتا ہے۔ ایک ست سنگ دوسرا ست شاستروں کا وچار۔ ست سنگ دو قسم کا ہے۔ ایک بیرونی دوم اندرونی۔ بیرونی یہ ہے۔ کہ برھم گیانی مہاتما پُرکھ کی خدمت میں باادب وارادتمندی حاضر ہو کر اُن کے مُکھ ارون کو گوش ہوش سے سُننا اور راست مانکر یقین کرنا اور اندرونی یہ ہے کہ شُنیدہ مُکھ ارون کو گوشہ تنہائی میں تمام حواس ظاہری و باطنی کو اپنی اپنی لذات سے باز رکھ کر سُدھ بُدھ سے وچار کرنا اور اپنی دلائل سے پایہ ثبوت و راستی پر پہنچا کر صندوق حق الیقین میں جمع کرنا اور اگر کوئی اعتراض پیدا ہو تو اُن سے باادب دریافت کرنا اگر برھم گیانی موجود نہ ہو تو اُس کے اُپدیش مکتوبہ پر طریق مذکورہ بالا سے عمل کرنا اِس کو ست شاستروں کا وچار کہتے ہیں۔ یہ علاج اسواسطے قائم کیا گیا ہے کہ مَن نہایت لطیف شئے ہے اور وجود دار نہیں صرف ہوا کی مانند صورت سنکلپ میں نمایاں ہوتا ہے۔ اِس واسطے اِس کے روکنے یا مارنے کے لئے بھی لطیف آلہ چاہیئے سو چار بھی سنکلپ روپ ہے اِس سے مَن جلدی اپنی حرکت سے باز آکر قائم ہو سکتا ہے۔ مَن کو مَن کے ساتھ مارنا ہوتا ہے اور کوئی بیرونی آلہ یا سامان اِس کے قابو کرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ مَن کہیں آتا جاتا نہیں۔ صرف اپنے سنکلپ سے تمام گذشتہ امورات کو صورت یادگار میں اور آیندہ امورات کو صورت انتظار میں اور موجودہ امورات کو صورت کار میں بنا لیتا ہے۔ اپنے متعلقین کی بیوفائی میں مغموم اور وفاداری میں مسرور رہتا ہے۔ جن جن اشیاء سے اِس کو تعلق ہے اور جس چیز کا اس کو علم ہے اُسی کو یاد کر کے پریشان ہوتا ہے۔ دیکھئے جن آدمیوں سے ہماری واقفیت نہیں یا جن مُلکوں یا شہروں کو ہم نے دیکھا نہیں یا سُنا نہیں یا جن لذّات کو ہم جانتے نہیں یا جس غذا کو ہم نے کھایا نہیں یا جس علم کو ہم نے پڑھا ہی نہیں اُس کا خیال ہمارے دل میں نہیں آتا صرف جس سے ہمارا تعلق دیدنی یا شنیدنی یا گفتنی یا خواندنی یا گرفتنی ہے وہی ہمارے دشمن خونخوار ہیں۔ پس سب کو دل سے فراموش کرنا نہایت عُمدہ طریق حصولی آرام کا ہے سو یہ فراموشی اُس وقت ہوتی ہے کہ جب یہ یقین واثق ہو کہ تمام ہنگامہ جو دید۔ شنید یا گفتگو یا فکر و قیاس و علم میں آرہا ہے۔ نمود بے بود مثل آب سراب یا تماشائے خواب ہے اِن کا اور میرا تعلق صرف اگیان سے ہے کیونکہ میں نہ آپ کو جانتا ہوں اور نہ اشیاء کی اصلیت سے علم رکھتا ہوں اِس واسطے یہ فرضی اشیاء میرے آزار کا باعث ہو گئی ہیں۔ اِن اشیاء پر کچھ الزام نہیں میرے مَن نے جو اگیان سے پیدا ہوا ہے مجھ کو بے بُنیاد تکلیف و بے سبب رنج میں ڈالا ہوا ہے۔ ورنہ یہ پدارتھ تو خود ساکن اور بے زبان اور ایک جا قائم نہ کسی سے اُلفت نہ کسی سے نفرت اپنی ہستی میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قائم ہیں میں اپنی ذات کو بھول کر اِن کو اپنا مانتا ہوں اور دُکھ پاتا ہوں اگر آپ کو سنبھالوں تو اِن اشیاء کی ہستی کچھ ہی نہیں۔ آب سُراب تب تک یقین ہوتا ہے۔ جبتک سورج کا علم نہیں ہوا رسن میں مار اُس وقت تک خوف دیتا ہے جبتک بذریعہ چراغ یا ہدایت کسی دانندہ کے رسن کو نہیں جانتا صدف کو نقرہ مان کر تب تک ہم اُس کے اُٹھانے کے واسطے دوڑینگے۔ جب تک ہم کو صدف کا یقین نہ ہوا اُسی طرح جہان اُس وقت تک راست ہے۔ جب تک برہم فاگیان نہیں ہوا جہان کوئی شے نہیں زمین و آسمان و دریا۔ کوہ۔ انسان۔ حیوان جہان ہیں ہیں اِن تمام کے اسماء و صفات کا مجموعہ جہان ہے۔ اور میں فلان ہوں اور فلانے کا بیٹا ہوں یہ میرا نام ہے۔ یہ میری ذات ہے یہ دشمن ہے۔ یہ دوست ہے۔ اِن تمام خیالات کا نام جہان ہے اور اِن تمام خیالات کو مانا مایا ہے اور یہ خیالات اُس وقت دور ہوں جب یہ آپ کو نام اور ذات اور باپ اور بیٹے کے تعلق سے فارغ سمجھے اور کُل اسماء کو مفرد سمجھ جانے۔ جب یہ علم ہوا اُس وقت نہ من رہیگا اور نہ جگت صرف ایک ذات مطلق رہیگی۔ اِس قسم کی فہمید سے غلاظت دلی دور ہوتی ہے نہ کہ صرف رام رام کہنے سے۔ عوام الناس میں جو رام رام مشہور ہے۔ بعضے تو صرف راجہ دسرتھ کے بیٹے کو رام خیال کرتے ہیں اور بعضے جگت کے کرتا کو۔ اصل میں رام کے معنے ویاپک یعنے محیط کُل عالم کے ہیں جو ذات تمام اشیاء میں رم رہی ہے سو رام ہے ایسا کوئی مکان یا زمان یا شے نہیں جو رام سے خالی ہو۔ تمام اندریوں کو جو طاقت دیتا ہے سو رام ہے زمین میں قائم ہو کر جو انواع اشجار کی روئیدگی میں طاقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیتا ہے۔ وہ رام ہے۔ سورج میں پرکاش روپ رام ہے۔ کال میں کال۔ دیس میں دیس۔ جل میں سردی۔ چاند میں روشنی۔ زور آور میں زور۔ خوبصورت میں خوبی۔ گیان میں گیان۔ اور اگیان میں اگیان غرضیکہ سب رام روپ ہے اسی طرح سمجھنا اور یقین کرنا۔ دیکھنا۔ اُپدیش کرنا۔ رام کا بھجن کہلاتا ہے۔ دسرتھ کا بیٹا رامچند بھی اسی گیان کو سمجھ کر گیانی ہوا تھا۔ وہی رام میرا آتما ہے جو سب میں رم رہا ہے۔ سو رام ہے۔ رام کا لفظ اور رام کے معنے ہزارہا کوس کا فاصلہ رکھتے ہیں +

در جودت اگر نہایتی نیست + در جرمم تیز غایتی نیست
بنواز کہ ہر دو یم یکتا + من در گنہ و تو در کرم ہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چمن دوم در باب پیدائش و فنائے جہان

گُل اوّل

سوال - جہان کیا چیز ہے کس طرح پیدا ہوا کیونکر فنا ہوتا ہے اُس کا ابتدا و انتہا ہے یا کیونکر ہے۔

جواب - جہان علم یا خیال ذاتِ حق ہے۔ اِس کی پیدائش صرف خیال ہی سے ہے۔ اگرچہ جہان کی پیدائش میں مختلف مسائل و صدہا دلائل ہیں مگر سب کا بنیاد خواہش ایزدی پر رکھا ہے۔ یعنے جب اُس ذات تنزیہ و مطلق میں عشق خود بینی تکثر جوش زن ہوا تو اُسی وقت حالت تشبیہ و تقلید میں ظاہر ہو کر جہان کے نام سے مشہور ہوئی۔ جسطرح ایک تخم سے درخت مشتمل بہ برگ و شاخ و گُل و پوست ہوتا ہے۔ اِسی طرح ایک ذات سے گوناگون جہان ہوا اگرچہ صورت تخم صورت درخت سے کسی قسم کی موافقت نہیں رکھتی مگر تو بھی تخم سے کسی طرح جُدا نہیں تخم ہی میں نہاں ہے اور تخم ہی سے عیاں ہوتا ہے۔ گویا تخم اور درخت ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔ اسی طرح اگرچہ جہان مختلف اقسام اشیاء سے اور عجیب حالات سے معمور اور دیدنی ہے تاہم عین ذات ہی ہے۔ کیونکہ تمام مذاہب کی رائے اِس امر میں کہ اول بھی خُدا ہے اور آخر بھی خُدا ہے منتہا ہے

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پس جائے غور ہے کہ درمیان میں سوائے خُدا کے کون ہُوا۔ صرف خُدا ہی خُدا ہے۔ خُدا کی بے علمی سے جو اس کو جہان کہا گیا ہے یہی اس کا پیدا ہونا ہے اور خُدا کے علم سے جب یقین ہوا ہے کہ جہان کچھ چیز نہیں ہے۔ یہی اُس کا فنا ہونا ہے یعنے بے علمی یا غفلت باعث موجودگی جہان ہے اور علم یعنے دانش حقیقی باعث معدومی جہان ہے۔ جہان کو صرف خیال ہی سمجھئے۔ جب خیال کو دور کیا جاوے تو نہ کوئی جہان ہے اور نہ جہان کا نشان ہے۔ تو خیال کا پیدا ہونا جہان کا پیدا ہونا اور خیال کا گم ہونا جہان کا گم ہونا ہُوا اور اس کی ابتدا و انتہا اگر نظر حقیقت سے دیکھی جاوے تو نہیں ہے۔ کیونکہ جہان علم حق یا عین حق ہے۔ جسطرح حق ابتدا و انتہا سے فارغ ہے اُسی طرح یہ بھی ہے۔ اور اگر اس کو نظر دوئی سے دیکھا جاوے تو بے علمی اس کی ابتدا و علم اس کا انتہا ہے اس اخیر کلام سے بھی کلام اوّل میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ کیونکہ امّیلت سے نہ کچھ پیدا ہوا ہے اور نہ کچھ فنا ہوتا ہے صرف اس یقین نے جو جہان ہو کر دلنشین ہو رہی ہے اُٹھنا ہے۔ ورنہ کسی چیز کا صورت سے عدم نہیں ہوتا +

گُل دوم

جہان صرف بازیچۂ خواب ہے۔ قدیم سے ایسا ہی چلا آتا ہے۔ گویا مدت کی کھیل ہے۔ صدہا اس میں کھیل کھیل کر چلے گئے ہیں اپنی اپنی نوبت پر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر کوئی نقارہ بجا گیا ہے۔ کیونکہ موت ایسی زور آور ہے کہ اِس کے پنجہ سے کوئی نہ بچا ہر کہ دمہ اِس کا لقمہ ہوا بڑے بڑے عالیشان بادشاہ جن کے پاس بے تعداد لشکر تھے اور ہر قسم کا سامان حرب وضرب تھا مثل پتنگے اِس ظالم مرگ کے ہاتھ سے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ خیر اُن کی بات تو کچھ ہی نہیں۔ دیکھئے جن کو لوگ اوتار وشن کا مانتے ہیں۔ مثلاً رامچندر۔ سری کرشن و بیاس و باون وغیرہ بھی اپنے اپنے وقت پر دریائے نیستی میں مستغرق ہو گئے ہیں۔ سوائے اُن کے نام و افعال کی یادگاری کے اور کچھ باقی نہیں۔ برہما اور وشن اور رودر جو جگت کے کرتا مشہور ہیں کئی بار پیدا ہوتے ہیں اور کئی بار ناس ہو جاتے ہیں۔ پس ایسے جگت پر دل باندھنا محض نادانی ہے۔ یہ صرف دیدنی و تماشا ہے۔ اصلیت میں کچھ نہیں۔ غفلت میں اس کا سامان سب عمدہ و درست یقین ہوتا ہے لیکن جب دانش کی آنکھ کھلتی ہے تمام نمود بے بود و ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ کئی وشن ہوئے اور کئی برہما ہوئے اور کئی رودر کئی فقیر کئی امیر کوئی انتہا نہیں جس طرح گولر کے ثمر میں بیشمار کیڑے ہوتے ہیں اُسی طرح یہ جہان انواع انواع مخلوق سے پُر ہے۔ کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ واہیات کھیل ہے۔ اُلفت کے رشتہ سے باندھے ہوئے انسان مثل پتلیوں کے ناچ رہے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ جہان کیا ہے اور ہم کون ہیں۔ عارضی رشتہ پر ایسے غلطان ہو گئے ہیں کہ کسی کو زن کسی کو فرزند مان لیا ہے اور ایک گھر قائم کر لیا ہے۔ تمام اپنی نقدی حیات اُن کے آرام کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لئے ضائع کرتے ہیں ایسے مائل ہو گئے ہیں۔ کہ اگر اُن کے اختیار میں ہو تو کبھی اُس کو نہ چھوڑیں مثل وِشٹا کے کیڑے کے وِشٹا میں پڑے سُرکتے ہیں۔ افسوس صد افسوس ایسے انسانوں پر ہے +

گل سویم

سوال ۵۶ - جگت کا وِستار کیونکر ہُوا۔

جواب - سُدھ - چیتن - ست - چت - آنند - برہم وکھے جیووں کے کرموں کے پرپک بھئے آرنب کال میں یہ خواہش ہوئی کہ ایک ہوں اور بہت ہوؤں اِس اچھا سے برہم کی اوپادھ مایا میں کھوب یعنے لغزش ہو کے تدریجاً آکاس وایو - اگن - جل - پرتھوی اوتپت ہوئے۔ اوّل اِن کا پنچی کرن نہیں تھا۔ اُن اپنچی کرن مہا بھوتن سے سمشٹ یعنے کل ویشٹ یعنے جزو سوکھم سرشٹ ہوئی۔ چونکہ اس سوکھم سرشٹ سے پورا پورا بھوگ نہ ہو سکتا تھا اس لئے ایشور کی اچھا سے اِن پنچ بھوتوں کا پنچی کرن ہوت بھیا یعنے ایک ایک بھوت کے دو دو حصے ہوئے اُن حصوں میں سے ایک حصہ سالم اور دوسرے کے پھر چہار حصے ہوئے ایک بھوت کے سالم حصہ میں اپنے خورد حصہ نملا کر باقی چہار بھوتوں میں سے ایک ایک خورد حصہ اُس کے ساتھ شامل ہوا اسی طرح ایک ایک بھوت میں پانچ پانچ بھوت مخلوط ہوئے اِسی کا نام پنچی کرن ہے اِن پنچی کرن پنچ مہا بھوتن سے سمشٹ ویشٹ استھول سرشٹ ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس پرکار جگت کا وستار ہوا +

سوال ۹۳ - اپنچی کرت پنچ مہابھوتوں کا کارج کیا ہے +

جواب - پنچ تن ماترا یعنے شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ چار انتہکرن یعنے من - چت - بدھ - اہنکار - پنچ گیان اندری - سروت - نیتر - تچا - رسنا - ناسکا اور پران +

سوال ۹۴ - پنچی کرت پنچ مہابھوتوں کا کارج کیا ہے +

جواب - استھول دیہ جو وشیوں کے بھوگنے کا استھان ہے استھول اندری - جاگرت - سُپن - سکھوپت - اوستھا +

سوال ۹۵ - دیہ کتنے قسم کا ہے +

جواب - دیہ تین قسم کے ہیں - استھول - سوکھم - کارن +

سوال ۹۶ - اِن کی تشریح کس طرح ہے +

جواب - استھول شریر پچیس تتوں کر کے رچا ہوا ہے - یعنے ایک ایک تت کی پانچ پانچ وستو ملی ہوئی ہیں - آکاس کے پانچ تت کام - کرودھ لوبھ - موہ - بھے - پون کے پانچ تت - دوڑنا - اچھلنا - پسرنا - سنکوچنا بلنا یعنے پھرنا - اگن کے پانچ تت - بھوک - پیاس - نیند - آلس - کرانت جل کے پانچ تت خون - منی - کف - پیشاب - پسینہ - پرتھوی کے پانچ تت - استخوان - گوشت - چرم - ناڑی - روم یعنے بال - اِن پچیس تتوں سے جو مرکب ہے - اُس کو استھول شریر کہتے ہیں - سوکھم شریر ستارہ تتوں سے رچت ہے - پانچ گیان اندری - جس کی تشریح اُوپر ہو چکی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور پانچ کرم اندری - یعنے واک - ہاتھ - پاؤں - گدا - لنگ پانچ پران - اپنی پران
(دست) (دست) (معقد) (آلۂ تناسل)
اپان - ویان - اودان - سمان - اور دو اختکرن یعنے من - بدہی ان
ستارہ تتوں کے مجموعہ کو سوکھم سریر کہتے ہیں - اور تیسرا کارن سریر کیول
اگیان روپ ہے +

سوال ۷ - آتما یہ تین سریر ہے یا ان سے جدا ہے اگر جدا ہے - تو
کون ہے -

جواب - آتما یہ تین سریر نہیں کیونکہ جن اشیاء سے یہ تینوں سریر مرکب
ہیں آتما ان سب کو جداگانہ جانتا ہے اور ان اشیاء میں سے کوئی
چیز آتما کو نہیں جان سکتی - پس ثابت ہوا کہ سریر جڑ ہے - اور آتما چیتن
(بے علم) (عالم)
ہے - اس لئے آتما سریر سے جدا ست چت آنند روپ ہے +
(ہست) (علم) (سرور)

سوال ۸ - سریر کی کریا کون کرتا ہے اور کس طرح ہوتی ہے -
(افعال)

جواب - سریر کی کریا چار انتہکرن اور دس اندری کرتے ہیں اور چد
(حواس باطنی) (حواس ظاہری)
آبھاس کے آسرے ہوتی ہے +

سوال ۹ - ان اندریوں کے کرموں کی تشریح کس طرح ہے +

جواب - مفصلہ ذیل طریقہ ہے +

۱	۲	۳	۴	۵	۶
قسم	اندرے	دیوتا	دشا	[illegible]	کیفیت
	ادھیاتمک	ادھیدیوک	ادھبھوتک		
انتہکرن	من	چندرمان	سنکلپ وکلپ	[illegible]	
	چت	وشن	چتونا		
	بدھ	برہما	نسچے کرنا		
	اہنکار	رودر	میں میری		

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
گیان اندری	سروت	دگپال	شبد	اکاس	ایک ایک کے ستوگن انس سے ایک ایک اندری اوتپت ہوئی
	پچا	پون	سپرس	پون	
	نیتر	سورج	روپ	اگن	
	رسنا	ورن	رس	جل	
	ناسکا	اسنی کمار	گندھ	پرتھوی	
کرم اندرے	واک	اگن	بولنا	اکاس	ایک ایک کے رجوگن انس سے ایک ایک اندری اوتپت ہوئی
	ہست	اندر	لینا دینا	پون	
	پاؤ	اوپندریا وامن جی	چلنا	اگن	
	اوپستھ	پرجاپت	رت بھوگ	جل	
	گدا	جم	مل تیاگ	پرتھوی	

یہ چودہ ترپٹی یعنے اندرے وشے دیوتا جن کی تفصیل دیگئی ہے سرو کرموں کو کرتی ہیں آتما اِن سے نیارا اِن کے جاننے والا اور روشن کرنے والا ہے اِس لئے کسی کام کا کرتا اور کسی وشے کا بھوگتا نہیں ہے اگیان سے آپ کو کرتا بھوگتا مانتا ہے اِس لئے بے سُود دُکھ سُکھ بھوگتا ہے ثابت ہوا کہ آتما تینوں سریروں سے رہت اکرے ہے +

سوال ۱۰ - اوستھا کتنی پرکار کی ہیں +

جواب - اوستھا چار ہیں جاگرت (بیداری) - سپن (خواب) - سکھوپت (خواب گراں) - تریا (علم حق) +

سوال ۱۱ - اِن کا سروپ کیا ہے +

جواب - جب مذکورہ بالا چودہ ترپٹی کرم کریں سو جاگرت اوستھا ہے اِس کا استھان (مکان) نیتروں (چشم) میں ہے اور اِس کا ابھمانی وسو ہے جب سوکھم سریر جو ستارہ تتوں سے مرکب ہے - موجود ہو وہ سپن اوستھا ہے جس کا استھان

کنٹھ ہے۔ جس کا ابھمانی تجس ہے اور جب استھول اور سوکھم سماج اگیان میں لے ہو کر کیول آنند گھن اوستھا رہے وہ سکھوپت اوستھا ہے۔ اِس کا استھان ہردہ ہے جس کا ابھمانی بیراگ ہے اور جب تمام واہمات و خیالات اگیان کے دور ہو کر صرف گیان سروپ آتما رہے وہ تُریا ہے

سوال - آتما یہ چار اوستھا ہے یا اُن سے جُدا ہے۔ اگر جُدا ہے تو کس طرح +

جواب - آتما تین اوستھا جاگرت سُپن سُکھوپت سے جُدا ہے اور تُریا اُس کی اوستھا ہے۔ جاگرت اوستھا سُپن میں نہیں ہے بلکہ سُپنے کے آنے سے جاگرت گُم ہو جاتی ہے اور سُپن اور سُپن اوستھا جاگرت میں نہیں ہے بلکہ جاگرت کے آنے سے سُپن گُم ہو جاتی ہے اور سکھوپت مین دونو نہیں ہیں اور نہ اِن دونو میں سکھوپت ہے بلکہ سکھوپت کے آنے سے یہ دونو گُم ہو جاتی ہیں اور اِن دونو کے آنے سے سکھوپت ناس ہو جاتی ہے اس لئے یہ تینوں متھیا ہیں اور آتما اِن تینوں حالات میں یکساں ہے۔ کیونکہ اِن تینوں کی اوتپت اور ناس کو جانتا ہے اور پھر اِن کی تبدیل سے تبدیل نہیں پاتا ہے۔ اِس لئے آتما ست ہے۔ آتما کا اِن تینوں اوستھا کے ساتھ کسی قسم کا سمبندھ نہیں ہے۔ یہ اگیان سے رچت اگیان کے کارج سریر کی اوستھا ہیں اور آتما اگیان سے رہت کیول گیان سروپ اِن سے نیارا کیول تُریا روپ ہے۔ تُریا نام پرکاش کا ہے +

سوال - جگت کو برہم سے کیا نسبت ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جواب۔ جس طرح وہم سے رسن میں مار۔ آئینہ میں عکس۔ صدف میں نقرہ۔ سیاکھی میں خواب ہوتا ہے۔ ویسے ہی برہم میں جگت مفروض بلکہ سراسر وہم ہے +

گل چہارم

اگرچہ موجودگی اجسام مثل موجودگی حباب ہے وہم کا وہم ہے۔ تاہم جتنے دم رہے غنیمت ہے تمام رشتہ اس جسم کا ہے جسم سے اوّل اور جسم کے بعد کا حال نہ آج تک کسی کو معلوم ہوا ہے اور نہ ہے اور نہ ہوگا تمام اوصاف وعیوب ومدح وذم وخوب وزشت اس جسم کے ظہورہ سے معلوم ہوتے ہیں ورنہ روح بیصورت ہے اُس میں نمودار کچھ نہیں ہو سکتا اور کاروبار دُنیا بھی اس جسم پر منحصر ہیں غرضکہ جہان نام موجودگی جسم کا ہے۔ جب جسم نہیں تو کیا ہے کچھ ہی نہیں اس لئے جب تک ہنگامہ بدن برپا ہے اُس کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اُٹھا دے ورنہ ایک روز اس نے مثل اوّل کے معدوم ہو کر نیست ونابود ہو جانا ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ اور پھر طرفہ یہ ہے کہ کوئی خاص وقت اسکے فوت ہونیکے لئے مقرر نہیں ہے۔ گویا موت ہر وقت حاضر ہے صرف تجربہ سے لوگوں کو یقین ہو رہا ہے کہ پیری میں وقت مرگ مقرر ہے لیکن یہ خبط اور خام خیال ہے دست تعدی مرگ کا ایسا دراز ہے کہ اُس نے طفل شیرخوارہ سے پیرِ عمر خوردہ تک سب کو احاطہ بازو میں لے رکھا ہے۔ جو آگے آیا اُس کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لقمہ کیا۔ نہ طفل دیکھتا ہے نہ جوان دیکھتا ہے اور نہ پیر دیکھتا ہے اور ایسا بیرحم اور یکسان نظر ہے کہ سب کو اپنی اپنی نوبت پر درجہ عدم بخشتا ہے۔ دیوتا ور کھیشر و منیشر و اوتار و پیغمبر و اولیا و زورمند و بہادر و خوب صورت و عابد و زاہد و عارف کسی کو نہیں چھوڑتا سب پر دست مرگ دراز ہے۔ تمام اُس کے چنگ میں مثل پشہ کے گرفتار ہیں اور تمام لوگ مرنے سے پہلے مرے ہوئے ہیں کوئی چار دن آگے اور کوئی چار دن پیچھے آخر کار سب کو یہی حالت درپیش ہے۔ جب تک بے نام و بے نشان نہ ہو تب تک اُسکی تکمیل نہیں ہوتی۔ پس وقت کے لحاظ سے کوئی جوان کوئی پیر کوئی زندہ کوئی مُردہ اور کوئی قریب المرگ معلوم ہو رہا ہے۔ اگر وقت کے لحاظ یعنے تفاوت کو درمیان سے اُٹھا کر دیکھیں تو سارے لوگ مُردہ ہیں کوئی زندہ ہی نہیں سارے ہی دریائے نیستی کے امواج و حباب ہیں تمام ان کی رفتار و کردار نیستی کی طرف مائل ہیں اور آخر کار دریائے نیستی میں مستغرق ہو کر معدوم ہو جاوینگے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ ابتدا و انتہا اپنی اصلیت کی سوچ کر بے خوف و بفکر ہو رہے۔ موت تو ہماری دایہ ہے کہ جس کی گود میں ہم لوگ مثل طفلان پرورش پا رہے ہیں اور جو ہمارے ہاتھ پکڑ کر اپنی مرضی موافق چاہ معدومی کی طرف لے جاتی ہے۔ دم کا گذرنا قدم کا بڑھنا ہے۔ ایسی حالت کو دلنشین کر کے اِس سے برکنار رہنا۔ اور کسی حالت میں ملول و شاداں نہ ہونا گیان کہلاتا ہے۔ جو علم اِن تمام حالات کو جانتا ہے اور بعد اِن کی معدومی کے قائم بالذات رہتا ہے۔ سو علم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرماتما۔ برہم۔ نرانکار۔ نارائن ۔۔ اللہ۔ خدا۔ گاڈ وغیرہ کے ناموں سے موسوم ہے۔ اُس کو اپنا آپ سمجھنا یقین کرنا۔ دیکھنا۔ ہونا بگیان کہلاتا ہے سوائے اِس علم کے جو حق و بیزوال اپنی ہستی میں ہست ہے اور کوئی شے ایک حالت پر قائم نہیں رہتی اگرچہ اصلیت سے کوئی شے کالعدم نہیں ہوتی تو بھی تبدیل صورت اِن اشیاء میں اِسقدر ہوتی ہے کہ برابر نابودی کے ہو جاتی ہے اور عین علم جو ذات بحت (خالص) ہے وہ ہمیشہ ایک حالت عین علم میں مستقیم ہے اِس میں تبدیل اور تغیر کو راہ نہیں اور سب کی اصل وہ ذات ہے تمام موجودات میں مثل جان مقیم ہے۔ تمام علوم کا علم تمام اذکار کا ذکر تمام افکار کا فکر تمام الفاظ سا اول دانائی کی دانائی شنوائی کی شنوائی۔ گویائی کی گویائی بویائی کی بویائی۔ بینائی کی بینائی سب سے اوّل اور سب سے آخر کسی خاص جگہ نہیں۔ محیط کُل شے ہے۔ اُس کی جستجو میں کوئی سفر درپیش نہیں ہے صرف آپ سے گذرنا اور اُس ذات سے واصل ہونا ہے اپنی ہستی سے قدم اُٹھانا اور اُس ذات میں قدم رکھنا ہے ہم سب لوگوں کی وہی ذات ہے بلکہ ہم سب عین ذات ہیں اور ذات عین سب ہم ہیں۔ کچھ فرق درمیان نہیں صرف دانستگی اور نادانستگی کا فرق ہے۔ رُستگاری اور گرفتاری بھی اسی کو کہتے ہیں۔ سوائے اِس کے اور نہ کوئی رُستگاری ہے نہ گرفتاری ہے۔ خیالات کا مجموعہ صورت جہان ہے اور جہان کوئی چیز نہیں انسان کے دل میں ہمیشہ سلسلہ خیالات جاری رہتا ہے اِس واسطے اِس کا جہان فنا نہیں ہوتا۔ اگر اس سلسلہ کو دانش مذکورہ بالا سے توڑے تو جہان کا نشان بھی نہ ملیگا اور یہ انسان جو کچھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ اب بنا ہوا ہے یا جو کچھ اِس نے آپ کو مانا ہوا ہے سو وہ بھی صرف اِس کا اپنا خیال ہے۔ اپنے خیال سے اپنی ہستی و نام و ذات و فرقہ و رشتہ قائم کر کے آپ ہی اُس میں گرفتار ہے۔ اگر اپنے خیال کو اُٹھا کر دیکھے تو یہ بھی کچھ نہیں پس اِس خیال کو رفع کرنا ہی اولےٰ تر ہے۔ جب خیال کو خیال جانا اور پھر اِس کو متلون سمجھا تب اِس کی نسبت راست یقین اور اِس کے ہنگامہ سے دل کو لگاؤ نہ رہیگا صرف عین علم خیال سے برتر ہوگا جس میں نہ کچھ کہنا ہے اور نہ سُننا ہے۔ خود در خود قائم بالذات ہے ٭

گل پنجم

یہ مسئلہ کہ تمام امورات حکم ایزدی سے ہو رہے ہیں راست ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کس جگہ ہو رہے ہیں اور کس واسطے ہو رہے ہیں اور جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ کیا ہے اگر کہا جاوے کہ جگت میں ہو رہے ہیں تو اب جائے غور ہے کہ جگت کہاں ہے جگت ذات پرماتما میں قائم ہے بلکہ عین پرماتما ہے جس طرح سمندر میں حُباب۔ اگر آپ کہیں کہ زمین و آفتاب و ماہتاب و برہما و وشن و رودر معدوم ہو جاوینگے سوچنا چاہیئے کہ کس میں معدوم ہو جاوینگے یہی کہنا ہوگا کہ برہم میں لین ہو جاوینگے۔ اب کہاں ہیں۔ اب بھی برہم میں ہیں۔ پس کیا ہوا برہم ہی برہم ہوا نہ کوئی زمین ہے نہ کوئی آفتاب اور نہ ماہتاب۔ صرف اسم سے تفاوت ہو گیا ہے کہ کئی لوگ جگت کہتے ہیں اور کئی برہم۔ درحقیقت ایک شے کے یہ دو نام ہیں۔ جس طرح تخم اور درخت پس ثابت ہوا کہ نہ کچھ پیدا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوا ہے اور نہ فنا ہوتا ہے پرماتما ہی جگت روپ ہے۔ پرماتما کی بیعلمی سے
اس کو جگت کہتے ہیں۔ اور اس میں صدہا طرح کے نام اور صفات قائم
کر کے دام دوئی پھیلا کر میں۔ تو وہ۔ یہ وغیرہ جھگڑا کرتے ہیں اور جو کچھ ہو
رہا ہے کچھ نہیں ہو رہا۔ کیونکہ آپ میں آپ قائم۔ خود تماشا کنندہ۔ خود تماشا
خود تماشا بینندہ ہے۔ مثل قول۔ فرد

چوں ناظر و منظور توئی غیر تو کس نیست پس از چہ سبب گشت پدید ایں ہمہ غوغا

اور جو کچھ نظر آتا ہے وہ عین پرماتما ہے جگت یا دیگر کوئی شے ماننا عدم فہمید
حقیقت سے ہے۔ جائے غور ہے کہ جب وہ ذات جس کو پرماتما یا خدا کہتے
ہیں اور جس کو پیدا کنندہ و حاکم و مالک قرار دیتے ہیں۔ واحد لاشریک
ابتدا و انتہا سے فارغ ذات و نام سے پاک خصوصیت مکان و زمان و
شے سے برتر۔ نہ کسی کا بیٹا۔ یکے و دوئی سے علیحدہ ہے۔ اُس کو علت پیدا
کنندہ سے معلول کرنا عدم فہمید علم اصلیت سے ہے۔ صرف بوجہ نظر محدود
انسان ہو کر آپ کو اور مثل اپنے دوسروں کو پیدا ہوتا اور مرتا دیکھتا ہے۔ اگر
اس نظر سے پرواز کر کے نظر بعید سے دیکھے تو نہ کوئی مرتا ہے اور نہ پیدا ہوتا
ہے۔ نہ کوئی حاکم دیکھتا ہے اور نہ محکوم۔ جیسے حُباب نظر حُباب سے آپ
کو اور دوسرے امواج و حُباب کو ابھرتا اور فرو ہوتا۔ آتا و جاتا ہوا دیکھتا
ہے لیکن نظر سمندر سے سوائے سمندر کے اور کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ پس نظر
کُل تمام تنازعہ دوئی کو فیصل کر کے حکم آرام رکھتی ہے اور نظر جزویت تمام
شر و فساد کا بنیاد ہے اس لئے نظر جزویت کو ترک کر کے دائما نظر کُل سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنے آپ کا نظارہ کرنا چاہیئے۔ سوائے اس حقیقت کے اور تمام تقلید و بیہود خیالات ہیں۔ جائے غور ہے کہ اس جہان کی نسبت صدہا طرح کے مسائل ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ جہان برھما نے پیدا کیا ہے اور وہ برھما گل نیلوفر سے جس کی بیخ ناف وشن ہے نکلا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ برہم کو جب خواہش ایک سے بہت ہونے کی ہوئی ہے۔ اُسی وقت اوّل مایا پھر مایا سے آکاس پون۔ اگن۔ جل۔ پرتھوی پیدا ہوئی اور اِن سے تمام مخلوقات ہوئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سنبھو مُن اور ست روپا کے اجتماع سے جنہوں نے مختلف تنوں کو اختیار کر کے اجتماع کیا جہان کی مخلوقات ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ پانچ تت نہیں ہوئے صرف تین تت سے جگت کی پیدائش ہے۔ یعنے اگنی۔ آپ۔ زمین سے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایسے چلا آتا ہے۔ خود بخود ہے۔ اِس کے پیدا کرنے والا کوئی نہیں پس کس کو راست اور کس کو دروغ سمجھا جائے اِس سے ثابت ہے کہ جگت پیدا نہیں ہوا۔ اگر پیدا ہوا ہوتا تو کسی نہ کسی کی رائے آپس میں اتفاق کرتی۔ جب تمام لوگ مختلف الرائے ہیں۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ سب کا مدعا اِس جگت کے بیچ جتلوانے میں ہے۔ نہ کہ اِس کی اوپتی ظاہر کرنے میں۔ اِس لئے درستی رائے کی طرف خیال نہیں کیا۔ جس طرح ہوا ہے اُس کو نابود جان کر دل سے بھلایا ہے نابود کہنے سے یہ نہ سمجھیں۔ کہ سب کا ناس ہو جاویگا۔ صرف تبدیل صورت ہوتی ہے۔ کیونکہ جگت اصلیت میں کچھ چیز نہیں جگت صرف لفظ ہے اور سراسر باطل ہے اِس لفظ کو اور اُس کے معنے کو جو نظر دوئی ہے دل سے فراموش کر کے ایک۔ او وِیت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نروکار - پورن - برہم دیکھنا اِس کا نام پرم پد اور مُکت ہے ✤
بے عیب ہمہ محیط درجہ اعلےٰ نجات

گل ششم

سوال - جہان کو مانند خواب اور خواب کو جو جھوٹا خیال کیا جاتا ہے یہ کیا سبب ہے کہ جسوقت انسان کسی عورت کو خواب میں ہم پہلو دیکھتا ہے تو مُنزل ہوتا ہے - گویا اُس کا انزال ہونا حظ کے سوائے نہیں ہوتا اور جب اُس کو حظ آیا تو وہ خواب جھوٹا نہ ہوا - سچّا ہوا - اگر خیال کیا جاوے کہ اُس کو یقین ہو گیا کہ میں کسی عورت سے سویا ہوا ہوں تو پھر وہ خواب بھی نہ رہا - کیونکہ خواب میں کچھ چیز ہی نہیں ہوتی ✤

جواب - اول جہان کو سمجھنا چاہئے کہ جہان کس کو کہتے ہیں بعد اِس کے یہ مسئلہ کہ جہان مثل خواب کے کس طرح جھوٹھا ہے - ثابت کیا جاویگا - جہان زمین و آسمان و کوہ و اشجار و جانوران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ اِن تمام کے اسماء و صفات کے خیالات کا مجموعہ یا اپنا نام ولدیّت - قومیت - دیگر اشیاء میں تعلّق - خیال دُشمن و دوست - گُناہ و صوّاب - رنج و راحت علےٰ ہذا القیاس خیالات کا مجموعہ جہان کہلاتا ہے - اور یہ خیالات خیال خود شناسی و معرفت کردگار سے معدوم ہو جاتے ہیں یعنے مجموعہ خیالات جو جہان کے نام سے مشہور ہے مثل خواب کے خیالات توحید کے نمایاں ہونے پر جو مثل بیداری کے ہیں دور ہو جاتا ہے - اِس لئے جہان کو مثل خواب کے منسوب کیا - اور خواب کی راستی کی نسبت جو اعتراض ہے اُس کے رفع کرنے میں اوّل خواب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی اصلیت دکھلائی جاتی ہے۔ چار حالات کُل ذی روح پر وارد ہوتے ہیں۔ اوّل جاگرت یعنے ناسوت یا بیداری۔ دوم سُپن یعنے ملکوت یا خواب سوم سکھوپت یعنے جبروت یا خواب گراں۔ چہارم تُریا یعنے لاہوت یا عالم ذات۔ جب خیال یعنے مَن کی برتی آنکھوں میں قائم ہوتی ہے حالت ناسوت ہوتی ہے جب خیال وہاں سے نزول پاکر گلو میں قائم ہوتا ہے حالت ملکوت یعنے خواب ہوتا ہے۔ اور جب دل میں قائم ہوکر غفلت میں محو ہوتا ہے اُس وقت جبروت ہوتا ہے۔ اور جب گیان میں قائم ہوکر تعلق جسمانی سے پاک ہو عین ذات حق ہوتا ہے وہ لاہوت یعنے تُریا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ چار حالات صرف منازل انتقال خیال ہیں اور ان کی ہستی سوائے خیال کے اور کچھ نہیں یعنے جب خیال آنکھوں میں مقیم ہوکر صورت بیداری میں جہان کو دیکھتا ہے اُس وقت خواب اور خواب گران دونوں نہیں ہوتے جب خیال گلو میں مقیم ہوکر صورت خواب میں جہان کو دیکھتا ہے اُس وقت بیداری اور خواب گراں نہیں ہوتے۔ جب خیال دل میں مقیم ہوکر صورت غفلت میں اپنی ہستی سے بیخبر ہوتا ہے اُس وقت بیداری اور خواب دونوں نہیں ہوتے اور جب خیال گیان میں مقیم ہوکر صورت معرفت میں ذات حق کو پہچانتا ہے اُس وقت بیداری خواب و خواب گران تینوں نہیں ہوتے۔ پس لاہوت کی نسبت سے دیگر تینوں حالات باطل ہیں کیونکہ یہ حالات ایک دوسرے کی مخالفت سے ہمیشہ قائم نہیں رہتے اور لاہوت تمام حالات کے وجود اور عدم میں یکساں ہے اس لئے صرف لاہوت راست اور حق ہے اور باقی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تین حالات باطل و مفروض ہیں۔ جہان صرف تین حالات کا نام ہے یہ تین حالات حالت چہارم کے مقابل مثل خواب کے ہیں اس لئے جہان مثل خواب کے باطل کہا جاتا ہے اور حالات مذکورہ بالا سے تین حالات یعنے جاگرت سپن سکھوپت ہر انسان پر وارد ہوتے ہیں اور حالت چہارم یعنے تُریا صرف عارف کی ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ صرف عارف بیدار ہے اور تمام لوگ خواب میں ہیں۔ اور در باب انزال منی بحالت خواب جو پوچھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک لطیف دوم کثیف۔ لطیف وہ ہے کہ جس میں صرف حواس لطیف کام کریں۔ اور کثیف کو بالکل دخل نہ ہو۔ اور کثیف وہ ہے کہ جس میں لطافت سے اخراج پاکر حواس کثیف بھی کارروائی کریں۔ یعنے آثار خواب بیداری میں ظاہر ہوں مثلاً منی کا نازل ہونا۔ مُنہ سے بولنا چارپائی سے اُٹھ کر کسی طرف چلا جانا۔ دانتوں کو ملا کر آواز کرنا۔ خوف زدہ ہو کر ہائے ہائے کرنا۔ خوشی میں آکر خنداں ہونا۔ غم میں مُبتلا ہو کر رونا وغیرہ اِن افعال سے جو جسم کثیف کے اعضا سے ہوتے ہیں۔ یا حالت بیداری میں جن کا آثار نمایاں ہوتا ہے۔ حالت خواب کی راستی ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ تینوں حالات صرف خیال کی منازل ہیں اس لئے یہ تین اجسام یعنے جسم کثیف جو بیداری میں کام کرتا ہے اور جسم لطیف جو خواب میں کام کرتا ہے اور جسم غفلت جو سکھوپت میں ہوتا ہے۔ خیال ہی سے مرکب مختلف افعال ہوتے ہیں۔ یعنے یہ اجسام اس کے آشیانہ ہیں اور حواس ظاہری و باطنی اس کے آلات ہیں۔ جہان جس سے چاہے کام لیوے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیونکہ خواب اور بیداری برائے نام ہیں اصل میں صرف خیال ہی ہے۔ اور تُم جو انزال منی سے خواب کو سچا قرار دیتے ہو تو شائد تُم اس حالت کو جس میں تُم بیٹھے ہو راست سمجھ کر اس کی نسبت سے خواب کو جھوٹا مانتے ہو ایسے نہیں یہ تُمہاری حالت کہ جس میں تُم کھاتے پیتے چلتے پھرتے بیٹھتے سُنتے عورت سے جماع ہوتے لڑکا پیدا کرتے ہو یہ بھی سراسر خیال کی تائید اور وہم کی تقلید مثل خواب کے ہے تمہاری ذات اِن تمام حالات سے مُبرّا اور تمام افعال سے مُعرّا عین علم ہے اور تُمہاری حالت تُریا ہے کہ جس کے مقابل یہ راست اور باطل دونو باطل ہیں اور جو لکھا ہے کہ حالت خواب میں نہ یقین ہوتی ہے نہ اور کوئی چیز ہوتی ہے سو غلط ہے۔ کیونکہ حالت خواب میں سترہ چیزوں سے مرکب جسم لطیف کام کرتا ہے دو انتہکرن من۔ بدھ۔ پانچ گیان اندرے گوش۔ لمس۔ زبان۔ چشم۔ بینی۔ اور پانچ کرم اندرے۔ ہاتھ۔ پائے۔ گویائی گودا۔ لنگ۔ اور پانچ پران۔ پران۔ اپان۔ اودان۔ ویان۔ سمان۔ سوان
مقعد راہ بول
سترہ چیزوں میں بدھ جس کا فعل یقین ہے شامل ہے۔ اور بیداری میں خواب باطل ہے۔ اور حالت خواب میں بیداری باطل ہے اور معرفت میں یہ دونو حالات مثل خواب کے باطل ہیں اور جہان اِن دونو حالتوں کا نام ہے پس ثابت ہوا کہ جہان جو مجموعہ خیالات ہے مثل خواب کے جھوٹا ہے۔ مناسب ہے کہ اب اِس شک کو دور کر کے جہان کو مثل خواب کے دیکھو اور اُس کی لذّات و سامان سے دامن کش رہو۔ ابیات

برآب حیاتی تو جہاں ہمچو حبابے ست
او نیز اگر آب رود از برش آبے ست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حرفے است جہاں از ورقِ دفترِ علت — ہر چند کہ او خود بسرِ خویش کتابے ست
از تشنگی آن را کہ تو پنداشتہ آب — در بادیہ از دور کہ آب است سرابیست
بیدار شو از خواب کہ این جملہ خیالات — اندر نظرِ دیدۂ بیدار چو خوابے ست
از جانب او نیست حجابے بہ حقیقت — از جانب ما باشد گر زانکہ حجابیست

چمن سوم در بارہ خداشناسی و خودشناسی

حق جانِ جہان ست جہاں جملہ بدن — اقسامِ ملائکہ حواسِ ایں تن +
اجرام و عناصر و موالید اعضا — توحید ہمیں است دگر حیلہ و فن

گل اوّل

سوال - خدا کیا ہے - اُس کی شناخت اور معرفت کس طرح ہو سکتی ہے +

جواب - وہ ذات جو سب سے اوّل اور سب سے آخر قائم ہے - اور جو عین ہستی و علم و سرور - واحد لاشریک - محیط کُل عالم - قائم بذات خود - احاطۂ فکر و قیاس و عقل و خیال سے بعید - واجب الوجود - اسم و صفت سے مبرا صرف مفہوم محسوسیت حواس سے برتر - کثافت سے پاک ہے اُس ذات کو مُراد ہدایت طالبان عُلمائے قدیم نے اِسم خدا - اللہ - وہاب - واجب الوجود - پروردگار - کردگار وغیرہ سے موسوم کیا ورنہ وہ ذات جو تمام ظہورہ سے اوّل اور تمام ظہورہ کی اصل ہو - اُس کی صفت اُس کی پیدائش سے ہونی اِسطرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محال ہے کہ جس طرح بیٹے کو اپنے باپ کی پیدائش کا وقت یا اُس کے لڑکپن کا حال دریافت کرنا محال ہے پھر وہ ذات مالا مال صفات اپنی وحدت سے سرکشیدہ ہو۔ بازار کثرت کو آراستہ کر۔ گوناگون صورتوں میں آ۔ اپنے جلوہ کو اپنے تماشا کے لئے ظاہر کرنے لگی۔ اور جس میں بندہ ہو۔ بندگی میں شاغل ہوئی اور خدا ہو کر اپنی عبادت کا معاوضہ دینے کے واسطے مدارج منازل مقرر کئے پس یہ ظاہر ہے۔ کہ جو ذات تمام علوم و خیالات و افکار و معقولات کی شاہد و سہ حالات یعنے ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت کی دانندہ و روشن کنندہ و یادگار ہی و فراموشی کی عالم۔ بینائی ہا شنوائی شنوائی ہا۔ گویائی گویائی ہا۔ بوبائی بوبائی ہا خیال خیالات۔ فکر تفکرات۔ عقل معقولات۔ علم علما۔ و تمام اعداد سے اوّل بلکہ نقطہ مفہوم کا بھی جس سے ابتدا ہے۔ وہ ذات خدا ہے۔ اُس کی معرفت صرف خیالات مذکورہ بالا کو دلنشین کرنے سے ہو سکتی ہے۔ یا بتفصیل ذیل اوّل فکر کرے۔ کہ اسباب ظاہری و باطنی میں راست کیا ہے۔ اور باطل کیا ہے اس فکر کو اس سلسلہ سے شروع کرے۔ کہ جسم جو باعث تماشائے جہان ہے اُس کی ابتدا و انتہا کیا ہے۔ جسم عناصر سے بنا ہے۔ اور پھر معدوم ہو جاتا ہے اسی طرح حواس عشرہ بھی فنا پذیر ہیں۔ اور جسم لطیف جو حالت خواب میں کام دیتا ہے۔ وہ بھی فانی ہے عقل و فکر و قیاس وغیرہ بھی اپنی حالت پر قائم نہیں رہتے۔ اور تمام ارکان جہان مثلاً ہوا۔ آب۔ آتش۔ خاک۔ چاند۔ سرما گرما۔ صحت و بیماری۔ پیدائش و موت۔ تغیر پذیر ہونے سے فانی ثابت ہوتے ہیں۔ چونکہ فانی چیز بغیر امداد باقی شے کے کسی عرصہ کے لئے اپنی ہستی میں قائم نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہ سکتی۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ذات باقی ہست حقیقی اس خیالی اسباب سے بتر ہے۔ کہ جس کے ذریعہ یہ تمام تودۂ طوفان برپا ہوا ہے۔ جس میں ہے۔ اور جس میں زائل ہو جائیگا۔ وہ ذات خدا ہے پھر کیسی ہے۔ کہ باوجود اپنی لطافت اور تنزیہ کے صورت کثافت و تشبیہ میں آکر واحد سے کثیر و باقی سے فانی ہو۔ ظاہر ہونے لگی۔ تو بھی اپنی ہستی و اصلیت میں سرمو ئے تبدیل نہیں پائی۔ اس لئے اب بھی موجودگی بوقلموں اشیائے رنگا رنگی صفات میں وہی ذات فارغ از اسماء و صفات عیاں ہے۔ جس طرح کہ موجودگی و معدومی امواج و حباب میں پانی یکساں ہے۔ اُسی طرح موجودگی تشبیہ و تنزیہ میں ایک ذات عین علم ہے۔ اپنی ہستی میں قائم خود بخود روشن ہے۔ کیسی ذات ہے کہ جس کا نہ اوّل ہے نہ آخر۔ نہ باپ ہے نہ بیٹا۔ نہ آمد ہے نہ رفت۔ نہ اسم ہے نہ صفت۔ نہ دشمن ہے نہ دوست۔ نہ پیدا ہوئی ہے نہ پیدا کرتی ہے۔ یکساں آپ میں آپ ہے۔ اور پھر کیسی ہے۔ اوّل وہی آخر وہی۔ باپ وہی بیٹا وہی۔ اسم وہی صفت وہی۔ دشمن وہی دوست وہی۔ پیدا ہونے والا وہی۔ پیدا کرنے والا وہی۔ اور تمام تعینات و تشبیہات میں عیاں بجز سے کُل و کُل سے جزو۔ کہیں ہیں کہیں تو۔ کہیں وہ کہیں یہ۔ کہیں بندہ کہیں خدا۔ کہیں داتا کہیں بھکھاری۔ کہیں دریائے رواں۔ کہیں کوہ گراں۔ کہیں خشک کہیں تر۔ کہیں مادہ کہیں نر۔ کہیں نرم۔ کہیں درشت کہیں خوب کہیں زشت ہو رہی ہے۔ اس طرح اس ذات کو دیکھنا۔ سمجھنا۔ تصور کرنا۔ اور یقین کرنا معرفت حق ہے۔ اور پھر یہ جاننا کہ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہ جسم ہوں نہ میرا جسم ہے۔ کیونکہ میں جسم کے تمام حالات کا شاہد ہوں۔ اور جسم مجھ کو نہیں جان سکتا۔ اور اسی طرح نہ میں حواس ہوں نہ میرے حواس ہیں۔ اور نہ میں عقل ہوں اور نہ میری عقل ہے۔ نہ میں فکر ہوں نہ میرا فکر ہے نہ میں خیال ہوں نہ میرا خیال ہے۔ کیونکہ یہ تمام اربعہ عناصر کے جزو ہیں۔ میں ان تمام کو جانتا اور روشن کرتا ہوں۔ ان میں سے کوئی مجھ کو نہیں جان سکتا۔ اور اسی طرح حالت ناسوت میں نہیں۔ اور نہ مجھ میں حالت ناسوت ہے۔ کیونکہ یہ حالت ملکوت کے وارد ہونے سے فنا ہو جاتی ہے۔ اور میں یکساں رہتا ہوں۔ اسی طرح حالت ملکوت بھی میں نہیں ہوں۔ اور نہ مجھ میں حالت ملکوت ہے۔ کیونکہ یہ حالت جبروت کے آنے سے محو ہو جاتی ہے۔ اور میں یکساں رہتا ہوں۔ اور حالت جبروت میں نہیں ہوں۔ اور نہ مجھ میں حالت جبروت ہے کیونکہ یہ حالت پھر ناسوت کے آنے سے گم ہو جاتی ہے۔ اور میں برابر رہتا ہوں پس یہ ثابت ہے۔ کہ یہ تین حالتیں بار بار پیدا اور فنا ہونے سے باطل ہیں۔ اور میں ان سے الگ یکساں عین علم و حق ہوں۔ اسی طرح نام و ذات و فرقہ سے بھی میں فارغ ہوں۔ کیونکہ یہ تمام امور فرضی ہیں۔ اور میں ان تمام امور کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس لئے میں تمام تعینات کا شاہد اور دانندہ ہوں۔ اور کسی قسم کا تعلق میری ذات میں دخل نہیں پا سکتا۔ روح کا نام جو مجھ کو علماء نے دیا ہے۔ وہ بھی صرف علت جسمانی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ میں یکساں بصورت عین ہستی علم سرور ہوں۔ اس صورت سے آپ کو پہچاننا خودشناسی ہے۔ اور پھر دیکھنا کہ جو اوصاف اس روح کے ہیں۔ وہی اوصاف حق کے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس لئے روح حق ہے۔ اور حق روح ہے۔ ثابت ہوا کہ میں یعنے روح جس کی صفت اوپر بیان ہوچکی ہے۔ ذات حق ہوں۔ اُس ذات مطلق میں بباعث کُلیّت و جزویّت تمیز خدا و روح کی ہوئی ہے یعنے کہ جو ذات کُل جہان کی روشن کُنندہ و کارندہ ہے۔ اُس کو خُدا کہتے ہیں۔ اور جو اِس جسم کی روشن کُنندہ و کارندہ ہے اُس کو روح کہتے ہیں۔ پس علّت کُل یعنے جہان سے وہ ذات درجہ خدا و علّت جزو یعنے جسم سے درجہ روح پر پہنچی۔ مگر اصل میں اپنی ہستی میں یکسان بے تبدیل بے نام و بے صفت ہے۔ علّت کے دور کرنے سے روح اور خُدا صرف ذات ہی ذات رہتے ہیں۔ بلکہ اِن اسماء کی بھی سمائی نہیں۔ اِس لئے مناسب ہے کہ ان دونوں علتوں کو دور کرکے روح اور خدا کو ایک ذات یقین کرے۔ کیونکہ واہ اور خرمن کہنے میں صرف دو ہیں۔ ورنہ ذات دونوں کی ایک ہے۔ اِسی طرح روح اور خُدا کو سمجھ کر تمام واہمات دوئی و تعیّنات اسم و صفت و خیالات چون و چرا کو دل سے دور کرکے شراب وحدت سے سرمست قائم بذات خود رہنا چاہیئے۔ اِس کا نام معرفت ہے ٭

گُل دوم

سوال جس کو برہم۔ پرماتما۔ ایشور۔ پرمیشر۔ بھگوان۔ ایک اونکار۔ اور نرنکار کہتے ہیں۔ اُس کا کیا روپ ہے۔ اور کیا شکل ہے۔ کہ اُس کو اُسی طرح سمرن کیا جاوے اور اپنے دل میں دھارن کیا جاوے ٭

جواب وہ ذات جو سب کے اول اور سب کے آخر ہے۔ اور جو تمام الفاظ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اول بلکہ نقطۂ مفہوم سے بھی اوّل سبدہ ہے۔ اُس ذات کو رکھیشروں نے اُپنشد
کے واسطے برہم۔ پرماتما وغیرہ اسماء سے موسوم کیا ہے۔ ورنہ وہ تمام اسماء سے
مُبرّا بلکہ جس کے آسرے یہ تمام نام سبدہ ہوتے ہیں۔ اور جو ان تمام اسماء کے
معنے کو جانتی ہے۔ وہ اصل ہے۔ اُس کا سروپ گیان ہے۔ جاگرت کی انت
اور سُپن کی آدی یعنے بیداری جب ختم ہوئی اور خواب ابھی شروع نہیں ہوا۔ اُس
وقت جو حالت ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ وہ حالت تمام خیالات اندرونی وبیرونی
سے پاک خواب و بیداری سے برتر بلکہ دونوں کی شاہد عین علم ہوتی ہے۔ اُس حالت
کو اپنا آپ جان کر قائم ہونا یہ اصل سمرن ہے۔ ست اور است کے مدہ یعنے
درمیان جو علم ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ ہے اور نہیں کے درمیان جو علم ہے وہ پرماتما
ہے۔ من۔ چت۔ بدّہ۔ اہنکار کا جو شاہد ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ یادگاری اور
فراموشی کا جو داننده ہے۔ اور ان دونو کے درمیان قائم ہے۔ وہ ذات پرماتما
ہے۔ اُس کا سروپ سوائے گیان کے اور کچھ نہیں۔ جس قدر اشکال اور رنگ
اور روپ ہیں۔ یہ تمام فانی ہیں۔ بیداری میں صورت کثیف میں نمایاں ہوتے ہیں
اور حالت خواب میں صورت لطیف میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سکھوپت یعنے
خواب گراں میں دونوں صورتیں معدوم ہو کر بالکل بے خبری رہ جاتی ہے سو
اشکال اور رنگوں کا حال تو یہ ہے۔ پس ان تینوں حالتوں کا جو جاننے والا
اور باقی ہے۔ جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں آتا۔ وہ ذات پرماتما ہے۔ اُس
ذات کو بدّہ کے نیتروں یعنے چشمان یقین سے دیکھا جاتا ہے۔ سو دیکھنا اُس
کا یہ ہے۔ کہ تقریر مذکورہ بالا کو بخوبی سمجھ کر متفرق حالات میں یکساں رہ کر یہ آرام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قائم ہونا اور من کو اُس حالت میں جو عین آرام اور شانت روپ ہے قائم کرنا۔ اور الفاظ مذکورہ بالا کے معنے جُداگانہ حسب ذیل ہیں +

(۱) جو ذات کُل اشیاء میں محیط یعنے پُورن ہے۔ اندر و باہر۔ زیر و بالا۔ راست و چپ بلا فرق و دخل غیریت پورن و قائم بخود ہے۔ اُس کو برہم کہتے ہیں +

(۲) سب سریروں میں جو قائم ہو کر اندریوں کو پرکاشتا اور طاقت دیتا ہے وہ آتما کہلاتا ہے +

(۳) جب آتما سریر سے رہت ہوتا ہے۔ وہ پرماتما ہے +

(۴) جب مایا کے ساتھ مل کر اپنی خواہش سے جگت کو رچتا ہے۔ اور رچ کر پالتا ہے اور ناس کرتا ہے۔ تب ایشور کے نام سے نامزد ہوتا ہے +

(۵) تمام علتوں سے فارغ ایشوروں کا ایشور پرمیشر کہلاتا ہے +

(۶) جو سب گنوں کا آسرے اور سب کرموں کے پھل دینے والا ہے۔ اُس کو بھگوان کہتے ہیں +

(۷) جو ہمیشہ ایک حالت پر رہے اور کبھی لغزش نہ پاوے۔ وہ ایک اونکار کہلاتا ہے +

(۸) جو اکار اور روپ و رنگ سے پاک کیول گیان سروپ ہے۔ وہ نرنکار ہے

پس ثابت ہوا۔ کہ ایک ذات کے اس قدر اسماء ہیں۔ اور وہ ذات سب کا آتما ہے۔ صرف اگیان سے وہ نظر نہیں آتی۔ سوگیان کا حاصل کرنا اُس کا سب سے اُتم سمرن و دھارن ہے۔ سوائے خودشناسی کے اُس ذات میں کما حقہ قیام نہیں ہوتا جبکہ من ابھی نہیں اُٹھا۔ اُس وقت جو حالت بے آرام و بے خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ وہ ذاتِ حق ہے۔ جب خیال اُٹھ کر بند ہو گیا ہے۔ بعد اُس کے جو حالت ہے۔ وہ ذاتِ برحق ہے۔ جب خیال اُٹھا ہے۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا ہے۔ اور پھر آ کر گم ہو گیا ہے۔ اِن تمام حالات کی دانندہ اور شاہد جو ذات ہے۔ وہ ذات پرماتما ہے۔ جو خود بخود روشن تاریکی و روشنی کا روشن کُنندہ عین علم محض دانائی ہے۔ وہ دانائی کہ دانائی سے برتر ہے۔ وہ ذات پرماتما ہے۔ سورج میں پرکاش روپ وہی ہے۔ اگن میں گرمی وہی ہے۔ پَون میں حرکت وہی ہے۔ اکاش میں خلا وہی ہے۔ جڑ میں جڑ۔ چیتن میں چیتن۔ کال میں کال۔ وستُ میں وست۔ غرض سب روپ وہی ہے۔ تین پھولوں سے اُس کا پوجن ہوتا ہے۔ بودھ۔ سمیگ۔ سَم +

بودھ۔ آتما کو تقریر مذکورہ بالا کے موافق جاننا اور یقین کرنا +

سمیگ۔ اُس کو سرب ویاپی جان کر سب طرف اُس کو دیکھنا +

سَم۔ من کو تمام اطراف سے روک کر اُس میں قائم کرنا +

اِن تین پھولوں سے پرماتما کا سمرن ہوتا ہے۔ اور اگر من صرف اِس طرح نرگُن سروپ میں قائم نہ ہو سکے۔ تو اونکار کا اوچار روے میں کرے۔ سب طرف سے من کو ہٹا کر اونکار میں مگن کرے جب اونکار میں مگن ہو جاوے۔ اُس وقت اونکار کے ارتھ وچار کرے +

گل سوم

سوال۔ سُدھ چیتن رکھے جیو ایشور کی کلپنا کیونکر ہوئی اور کس طرح دور ہووے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جواب - سُدھ برہم کا پرکرت کے ساتھ کلپت تادا تم سنبندھ ہے۔ یعنے بھید ابھید رہت سنبندھ ہے۔ اور وہ پرکرت مایا اور اودیا کے باعث دو حصوں میں منقسم ہوئی پرکرت نام اعتدال سہ گن کا ہے۔ سُدھ ستوگن مایا کہی جاوے ہے۔ اور ملن ستوگن اودیا۔ سُدھ ستوگن مایا وکھے جو برہم کا پرت بنب اور ادھشتان برہم اور مایا تینوں مل کر ایشور کہلاتے ہیں۔ چونکہ ایشور کی اوپادھ یعنے علت مایا دیا پاک ہے۔ ایک ہے۔ اور شدہ ہے۔ اس لئے ایشور بھی دیا پاک ہے۔ ایک ہے۔ سروگ ہے۔ نت مکت انتر جامی ہے اور ملن ستوگن اودیا وکھے جو چیتن کا پرت بنب اور ادھشتان کو لست اور اودیا یہ تینوں مل کر جیو کہلاتے ہیں۔ چونکہ جیو کی اوپادہ اودیا پرچھن اور نانا ہے۔ اور ملن ہے۔ اس لئے جیو بھی پرچھن ہے۔ نانا ہے۔ اور الپگ ہے۔ بندھ ہے۔ دین وغیرہ ہے۔ ان دونو اوپادہ سے ایک چیتن جیو اور ایشور کے نام سے موسوم ہو کر دو ہوا ہے۔ اگر ان دو تو اوپادہ کو جو کلپت ہیں۔ دور کیا جاوے۔ تو باقی ایک اُدوتی چیتن سدہ ہے +

گل چہارم

سوال - گیان کیا ہے؟

جواب - آپ کو یتھارتھ جاننا۔ کہ میں تین سریر۔ استھول۔ سوکھم۔ کارن اور تین اوستھا۔ جاگرت۔ سپن۔ سکھوپت۔ اور پانچ کوش سے اتیت ہوں۔ اُسی کا نام گیان ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوال۔ تین سریر اور تین اوستھا اور پانچ کوش کی تشریح کس طرح ہے ؛

جواب۔ تین اوستھا اور تین سریر کی آگے تشریح ہو چکی ہے۔ اور پانچ کوش کی تشریح اب کی جاتی ہے۔ کوش نام تلوار کے میان یا بھنڈارے کے رکھنے کا استھان یا کوش کار کا آشیانہ ہے۔ سو کوش پانچ ہیں۔ اَن مئے کوش پران مئے کوش منو مئے کوش۔ بگیان مئے کوش۔ انند مئے کوش ؛

سوال۔ اَن مئے کوش کیا ہے ؛

جواب۔ ماتا اور پتا کے بیرج اور رج سے اُن روپ سریر کی اوتپتی اور پھر اَن سے پالنا اور پھر اَن روپ پرتھوی وِکھے لیتا ایسا جو استھول سریر ہے۔ سو اَن مئے کوش ہے ؛

سوال۔ اَن مئے کوش کیسا ہے ؛

جواب۔ دُکھ اور سُکھ اور وِشے بھوگ کا استھان ہے اور جنم مرن کا پاتر ہے

سوال۔ اَن مئے کوش سے میں کس طرح نیارا ہوں ؛

جواب۔ سریر سے پرتھم بھی میں تھا۔ اِس کے ہوتے بھی اُس کے دُکھ سُکھ کو جانتا ہوں۔ اور اُس کے ناس کے بعد بھی میں باقی ہوں۔ اِس لئے میں اَن مئے کوش نہیں۔ پس نیارا ہوں ؛

سوال۔ پران مئے کوش کیا ہے ؛

جواب۔ پانچ کرم اندرے اور پانچ پران پران مئے کوش کہلاتے ہیں

سوال۔ پانچ کرم اندرے اور پانچ پران کیا ہے ؟

جواب۔ پانچ کرم اندرے کے نام وشے اور دیوتا کی آگے تشریح ہو چکی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(دیکھو جدول مندرجہ گل سوم چمن دوم) اور پانچ پران کی بھی تفصیل آچکی ہیں۔ لیکن اُن کے کرم اور استھان اِس جگہ لکھے جاتے ہیں +

پران۔ سو اِس کا آنا اور جانا اِس کا کرم ہے۔ اور ہردہ استھان ہے +

اپان۔ مل موتر کا تیاگ اِس کا کرم ہے۔ اور گدا استھان ہے +

اودان۔ سپن کا دکھانا اور ہچکی وغیرہ کا آنا اِس کا کرم ہے۔ اور کنٹھ استھان ہے +

سمان۔ کھائے پیئے ہوئے اَن اور جل کا پچانا اور اپنی اپنی ناڑیوں میں پہنچانا اِس کا کرم ہے۔ اور ناف اِس کا استھان ہے +

ویان۔ سروانگوں کا پھیرنا اِس کا کرم ہے۔ اور سروانگ اِس کے استھان ہیں +

سوال۔ پران مئے کوش سے میں کس طرح جُدا ہوں +

جواب۔ خواب کی حالت میں پران آتے جاتے ہیں۔ اگر کوئی چور گھر لوٹنے کو آوے۔ تو اُس کو نہیں روکتے۔ یا اگر کوئی رشتہ دار آوے۔ تو اُس کا قدر۔ تواضع نہیں کرتے۔ اِس لئے ثابت ہوا۔ کہ یہ جڑ ہیں۔ اور میں چیتن ہوں۔ یہ بناسی ہیں اور میں ابناسی ہوں۔ اِس لئے میں پران مئے کوش نہیں ہوں اِس سے جُدا ہوں +

سوال۔ منومئے کوش کیا ہے +

جواب۔ مَن اور پانچ گیان اندرے مل کر منومئے کوش کہلاتے ہیں +

سوال۔ مَن اور گیان اندرے کیا ہیں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جواب - گیان اندرے کی تشریح آگے ہوگئی ہے (دیکھو جدول مندرجہ گل سوم چمن دوم) باقی مَن کا سروپ یہ ہے - دیہ میں قائم ہو کر دیہ میں اہنکار یعنے (مَیں) اور دیگر پدارتھوں میں ممتا یعنے میرا - میری کرنے والا اندریوں کو وشوں کی طرف پریرنے[1] والا سنکلپ[2] وکلپ[3] دہرماکرن[4] روپ مَن ہے ✣

سوال - منو مئے کوش سے میں کس طرح جُدا ہوں ✣

جواب - کام اور کرودھ وغیرہ خیالات مَن وکھے رہتے ہیں - اس لئے مَن وکاری[5] ہے - اور میں نروکار ہوں مَن سنکلپ وکلپ کرتا ہے میں نروکلپ ہوں - اس لئے میں منو مئے کوش نہیں ہوں - بلکہ اُس سے نیارا ہوں ✣

سوال - وگیان مئے کوش کیا ہے ✣

جواب - بُدھ اور پانچ گیان اندرے مل کر وگیان مئے کوش کہلاتے ہیں ✣

سوال - بُدھ اور گیان اندرے کیا ہیں ✣

جواب - گیان اندرے کا ذکر ہو چکا ہے - اور بُدھ اُس کو کہتے ہیں - کہ جو ناخن پاء سے لے کر سر مو تک محیط ہو کر سرب اندریوں کے وشیوں کو نشچے روپ کر کے بھوگتی ہے - سو کرتا روپ بُدھ ہے ✣

سوال - وگیان مئے کوش سے میں جُدا کس طرح ہوں ✣

جواب - سکھوپت اوستھا میں بُدھ اگیان میں لین ہو جاتی ہے - اور مَیں جیوں کا تیوں انبھو روپ رہتا ہوں - اور جاگرت و سُپن میں بُدھ ایک حالت پر نہیں رہتی کبھی کسی لذت کیطرف اور کبھی کسی لذت کیطرف - اور میں اسکے تمام حالات کا دانندہ یکساں رہتا ہوں - اسلئے میں وگیان مئے کوش نہیں ہوں بلکہ اُس سے جُدا ہوں ✣

[1] ترغیب دینے والا یا راجع کرنے والا
[2] خیال
[3] اعتراض
[4] عادت والا
[5] آ اعلے برائے تکمیل افعال
[6] حواس
[7] معیوب ✣

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوال۔ آنند مئے کوش کیا ہے +

جواب۔ پُن کرم کے پھل بھوگنے کے وقت اتفاقاً برتی۔ آتم سروپ بھوت آنند کی پرت بنب یعنے عکس کو اختیار کرے۔ جس کو پرے۔ مود اور پرمود کہتے ہیں۔ اور اگیان میں سکھوپت روپ ہو جاوے۔ یہ آنند مئے کوش ہے +

سوال۔ آنند مئے کوش کا سروپ کیسا ہے +

جواب۔ برتی کو جو مطبوع چیز کے دیکھنے سے پرے یعنے خوشی ہو۔ وہ اس کا سر ہے۔ اور مطبوع چیز کے حاصل کرنے سے جو برتی کو مود یعنے راحت ہو۔ وہ اس کا راست پر ہے۔ اور مطبوع چیز کے بھوگنے سے جو برتی کو پرمود یعنے سرور ہو۔ وہ اس کا چپ پر ہے۔ اور آتم سروپ بھوت آنند کے پرت بنب کو اختیار کرنا اس کا سروپ ہے اور بنب روپ آتم آنند اسکی دُم ہے۔ ایسا مُرغ آنند مئے کوش ہے۔

سوال۔ آنند مئے کوش سے میں کس طرح جُدا ہوں +

جواب۔ یہ آنند وِشے کے سنندہ یعنے حصولی لذّات مطبوع اور سکھوپت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور تھوڑی دیر رہکر پھر زائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ناسی ہے۔ اور میں سدا آنند روپ ہوں۔ بلا امداد غیریت اپنے سروپ میں قائم ہوں۔ اور نہ سکھوپت اوستھا مجھ کو زائل کر سکتی ہے۔ اس لئے میں آنند مئے کوش نہیں۔ بلکہ اُس سے جُدا ہوں +

سوال۔ سوائے اِن پانچ کوشوں کے اور کچھ انبھو نہیں ہو سکتا پس میں کون ہوں۔

جواب۔ سچ ہے کہ اِن پانچ کوشوں کے سوائے اور کچھ سمجھ میں نہیں آسکتا لیکن انبھو کرنے والا جو ہے۔ وہ اِن سے نیارا ہے اور انبھو روپ ہے +

سوال۔ پس میرا کیا سروپ ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جواب - میں ست چت آنند انبھو روپ آتما ہوں - اِس گیان سے مُکت حاصل ہوتی ہے +

گُل پنجم

سوال - وشیش چیتن اور سامان چیتن کا کیا روپ ہے +

جواب - انتہکرن میں جو سامان چیتن کا آبھاس ہے سو وشیش چیتن کہئے ہے اور است بھانت پرے روپ سے جو سروٹھور وکھے پورن ہے سو سامان چیتن کہئی ہے

سوال - وشیش اور سامان کے کیا معنے ہیں +

جواب - جو تھوڑے دیس یعنے محدود مکان اور تھوڑے کال یعنے محدود زمان میں ہو - اُس کو وشیش کہتے ہیں - اور جو بہت دیس اور بہت کال میں ہو اُس کو سامان کہتے ہیں - سو انتہکرن دیس اور اگیان کال میں جو چیتن کا آبھاس ہے - اُس کو وشیش چیتن کہتے ہیں - اور سرو دیس سرو کال میں جو چیتن است بھانت پرے روپ کر کے ویاپک ہے - سو سامان چیتن ہے تمثیل - جیسے سورج کا پرکاش سروٹھور وکھے ویاپک ہے - اور جہان پانی سے پُر برتن یا آئینہ ہو - اُس میں اُس کا عکس بھی نمایاں ہوتا ہے - سو اس پانی یا آئینہ میں سورج کا وشیش انس ہے - اور دیگر کُل جہان میں سامان ہے +

سوال - وہار کون کرتا ہے +

جواب - وشیش چیتن یعنے انتہکرن میں جو چد آبھاس ہے - وہ معہ انتہکرن کھان - پان - چلنا - پھرنا - بولنا - فکر کرنا - سوچنا - نسچے کرنا - علے ہذا القیاس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وِوِہار کرتا ہے۔ اسلئے وکاری ہے اور منتھیا ہے اور سامان چیتن کسی وِوِہار کا کرتا نہیں
اسلئے نہ وکار ابناسی ہے۔ تمثیل جیسے سورج کسی وِوِہار یعنی جلانے یا اَن پکانے
وغیرہ کا کام نہیں کرتا۔ مگر اگنی شیشہ کے تعلق سے جو آگ پیدا ہوتی ہے وہ جلانے
اور روٹی وغیرہ پکانے کا کام دیتی ہے۔ اسی طرح سامان چیتن کیول است
بھانت پرے، روپ کر کے پرکاش روپ ہے کوئی وِوِہار کا پادھ اُس پر
قایم نہیں ہو سکتی۔ لیکن انتھکرن میں جو اس کا پرتنبب پڑتا ہے سو سریر کے
افعال کا فاعل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ وشیش چیتن ہی سر وِوِہاروں کو کرتا ہے

سوال۔ دیہ پات کے سمے جو سریر کے وِوِہار گم ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت
کون چیز گم ہو جاتی ہے چیتن تو ابناشی ہے۔ اور ہمیشہ ایک حالت پر قایم رہنے والا
ہے اُس میں یہ حالتیں یعنی زندگی وموت کیوں نمودار ہوئی؟

جواب۔ جیسے مٹی کے برتن پُراز آب میں سورج کا عکس پڑتا ہے اور
اگر پانی خشک ہو جاوے۔ یا برتن ٹوٹ جاوے تو عکس ظاہر نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ عکس
کہیں آیا اور کہیں گیا نہیں۔ بلکہ وہیں ہے صرف اُس چیز کے گم ہونے سے کہ
جس میں عکس کے پیدا کرنے کی طاقت ہے وہ معدوم معلوم ہوتا ہے ورنہ سورج
کا جُرو ہمیشہ سورج میں ہے۔ علت کے باعث اُس میں ہونا یا نہ ہونا دو حالتیں قائم
ہوئیں۔ اُسیطرح سریر روپ برتن میں پران روپ جل ہے۔ اُس میں جو دیا پک
چیتن کا پرت بنب پڑتا ہے تو سریر چیتن ہو کر قسم قسم کی چیٹا کرتا ہے جب پران
اور سریر کا آپس میں وِیوگ ہوا۔ اُس وقت وہ عکس ظاہر نہیں ہوتا اور اُسکے
ظاہر نہ ہونے سے سریر میں جو حرکت تھی۔ وہ بند ہو جاتی ہے اس کو لوگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مرنا کہتے ہیں۔ مگر سامان چیتن اُس وقت بھی است بھانت۔ پرے کر کے موجود ہے صرف پرانوں کے گم ہونے سے جو عکس پڑتا تھا اور جس کے آسرے سریر چیتن تھا۔ وہ اب نہیں ہے۔ سو یہ عکس علت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے جھوٹھا اور فانی ہے۔ اور سامان چیتن سدا ابناشی ایک رس قائم بذات خود ہے اُس میں جینا مرنا دونوں صورتیں نہیں بن سکتیں۔ اگیان سے اُس میں دیکھتے ہیں۔ ورنہ وہ سدا ایک حالت پر سروِ وکاروں سے پاک تمام علتوں سے معرا کیول ست چت آنند روپ ہے۔ اور وشیش چیتن اُس میں کلپت اور متھیا ہے۔ اور جس قدر سریر کی چیشٹا ہوتی ہے سو وشیش چیتن سے ہوتی ہے۔ اسلئے تمام کرم بھی متھیا اور کلپت ہیں۔ اور اُن کا پھل جنم مرن لوک پرلوک میں آنا جانا یہ بھی متھیا اور کلپت ہیں +

سوال میں کون ہوں آیا سامان چیتن ہوں یا وشیش چیتن ہوں +

جواب میں سامان چیتن ہوں۔ وشیش چیتن نہیں ہوں یہی اگیان ہے جو میں آپ کو کرتا اور بھوگتا مانتا ہوں۔ درحقیقت میں است۔ بھانت۔ پرے روپ کر کے سروکا پرکاشک اور ادہشٹان ہوں۔ سریر میں آتم روپ کر کے پرکاش مان ہوں اور جگت میں ایشور روپ کر کے پرکاش مان ہوں۔ اور پرلے کال میں برہم کر کے پرکاش مان ہوں۔ لہذا میں تمام علتوں سے فارغ کرتا۔ کرم۔ کریا سے بھن سروٹھور میں ویاپک کیول است بھانت پرے روپ ہوں +

سوال اس گیان سے مجھ کو کیا فائدہ حاصل ہوگا +

جواب اس گیان سے جیو کو اپنی واستو سروپ کا گیان ہو کر سریر کے سنبندھ سے جو جنم مرن سکھ دکھ۔ دہرم ادہرم۔ راگ۔ دویکھ کی بھرانت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱ نتیجہ افعال مثلاً راحت رنج کا حاصل کرنیوالا ۲ روشن کنندہ ۳ قیامت کبریٰ +

یعنی وہم تھا۔ دور ہوجاتا ہے اور آپ کو سریر کے ہوتے ہی رت مکت اور پرمانند سروپ نسچے کرتا ہے۔

سوال۔ تمام چیزوں میں سامان چیتن کس طرح ویاپک ہے +

جواب۔ کُل اشیاء پانچ امور سے سِدھ ہوتی ہیں۔ نام۔ روپ۔ است۔ بھانت۔ پرے۔ مثلاً گھٹ نام۔ گول روپ است ہے۔ بھانتی اس کی پرتیت اور پرے خوشی یعنی جل بھرنے کے کام دینے سے پیارا لگتا ہے۔ اب اِن پانچ امور میں سے نام وروپ دو بھچاری یعنی تغیر پذیر ہیں۔ اور است بھانت پرے سامان یعنی یکساں ہیں۔ کیونکہ دوسری چیز یعنی پٹ میں گھٹ کے نام اور روپ نہیں ہیں۔ مگر است بھانت پرے یکساں ہیں سو ثابت ہوا۔ کہ نام روپ کے دور کرنے سے دو نو چیزیں است بھانت رہتی ہیں۔ اس طرح اگر کُل جہان کی اشیاء میں نام۔ روپ جو جھوٹا ہے۔ دور کیا جاوے تو باقی است۔ بھانت۔ پرے روپ رہتا ہے۔ اس طرح کُل اشیاء است۔ بھانت۔ پرے روپ ہیں۔ یہ بیرونی ہے۔ اور اندرونی یہ ہے۔ سریر نام۔ موٹا پتلا۔ یا کالا۔ پیلا وغیرہ روپ است ہے۔ بھانت علم اور پرے سرور۔ نام روپ کے دور کئے مٹی ہے۔ مٹی نام۔ گندھ روپ۔ است ہے۔ بھانتی علم۔ اور پرے سرور۔ نام روپ کے گم کئے جل ہے۔ جل نام۔ رس روپ است ہے۔ بھانت علم اور پرے سرور نام وروپ کے گم کرنے سے اگن ہے۔ اگن نام۔ پرکاش روپ است ہے بھانتی علم۔ اور پرے سرور اگن کے نام روپ گم کرنے سے پون ہے۔ پون نام سپرس روپ است ہے۔ بھانت علم۔ پرے سرور۔ پون کا نام وروپ گم کرنے سے آکاس ہے۔ آکاش نام شبد روپ است ہے۔ بھانت علم۔ پرے سرور آکاش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نام وروپ گم کرنے سے آگے میں نہیں جانتا ہوں۔ یہ اگیان ہے۔ اگیان نام۔ نہ جاننا روپ۔ استی ہے۔ بھانتی علم۔ پرے سرور۔ اگیان کا نام روپ گم کرنے سے باقی کچھ نہیں اُس کو سون کہتے ہیں۔ سون نام۔ اور خالی روپ۔ است ہے۔ بھانت علم۔ پرے سرور سون کے نام روپ اُٹھانے سے باقی انبھو رہتا ہے۔ جو نام روپ سے فارغ است بھانت پرے روپ ہے۔ سو است بھانت پرے روپ میں ہوں اِس طریقہ کو اگر بخوبی سمجھ کر یقین کیا جاوے۔ تو ظاہر اور باطن۔ زیر اور بالا۔ راست اور چپ میں اور تو۔ ایک است بھانت پرے روپ چیتن بھاستا ہے چاہیئے کہ جگیاسی اسکو دل وجان سے منن اور ندھیاسن کرے ✤

گل ششم

سوال[1]۔ جیو اور ایشور کی ایکتا کس پرکار ہوتی ہے ✤

جواب۔ بھاگ[2] تیاگ لکھنا سے بخوبی ہوتی ہے ✤

سوال[2]۔ بھاگ تیاگ لکھنا کس کو کہتے ہیں ✤

جواب۔ ورودھی یعنے مخالف کا بھاگ کا تیاگ کرنا اور سم بھاگ کا انگیکار کرنا ✤

سوال[3]۔ تیاگ لکھنا سے کس طرح جیو ایشور کی ایکتا ہوتی ہے ✤

جواب۔ شام وید کی چھاندوگ اوپنکھت میں مہاواک[2] ہے تتو مسی یعنی ایشور جیو ہے۔ تت بمعنے ایشور۔ توام بمعنے جیو اسی بمعنے ہے۔ اب اس واک سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ایشور سرشٹ کا کرتا۔ انترجامی[3] نت مکت[4]

[1] دو چیزوں کے مخالف حصص کا ترک کرنا [2] کلمہ توحید [3] دل کے جاننے والا [4] مدام رستگار ✤

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک سروگ کس طرح جیو پیدا شدہ پرچھن۔ نانا۔ بندھ۔ الپگ ہے تو اس کے جواب میں یہ لکھا جاتا ہے کہ ایشور میں جو سروگتا وغیرہ دھرم ہیں۔ سو مایا کے تعلق سے ہیں کیونکہ ایشور نام مایا وشِشٹ چیتن کا ہے۔ یعنی چیتن موصوف بہ مایا۔ اور جیو میں جو الپگتا وغیرہ دھرم ہیں۔ سو اودیا کے تعلق سے ہیں۔ کیونکہ جیو نام اودیا وشِشٹ چیتن کا ہے۔ یعنی چیتن موصوف بہ اودیا۔ اگر ورودھی بھاگ یعنی مخالف حصص دونو کے درمیان سے دور کئے جاویں۔ تو باقی سمان بھاگ یعنی یکساں حصہ دونوں کا ایک رہتا ہے مراد یہ کہ ایشور میں جو سروگتا وغیرہ دھرم ہیں سو مایا کے تعلق سے اُس میں فرض کئے گئے ہیں۔ اُس کے ذاتی دھرم نہیں۔ اُس کا ذاتی سروپ صرف چیتن ہے۔ جس میں کسی قسم کا وِوہار یعنی سرشٹ کا اوتپت کرنا یا پالنا کرنا یا سروگ ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح جیو میں جو الپگتا وغیرہ دھرم ہیں۔ سو اودیا کے تعلق سے اُس میں مفروض ہیں۔ جیو کے ذاتی دھرم نہیں۔ جیو کا ذاتی سروپ چیتن ہے۔ چیتن میں الپگ ہونا۔ دین ہونا۔ دکھی ہونا۔ نہیں بنتا۔ پس ثابت ہوا کہ جیو اور ایشور میں اختلاف کا باعث فرضی دھرم مایا۔ اور اودیا کے ہیں۔ ورنہ اِن دونوں کا ذاتی سروپ ایک چیتن ہے۔ اس لئے بھاگ تیاگ لکھنا کے ذریعہ سے مایا اور اودیا کے دھرموں کو جیو اور ایشور سے جُدا کرنے سے باقی چیتن دونوں میں یکساں ہے۔ یعنی جیو چیتن ایشو چیتن ہے۔ اور ایشور چیتن جیو چیتن ہے۔ اس صورت سے جیو اور ایشور کی ایکتا ہو کر جو اعتراض کرنا وا ک میں پیدا ہوا تھا رفع ہوتا ہے۔ اس امر کو ایک مثال دیکر کہ جس سے بھاگ تیاگ لکھنا کا مطلب صاف طور سے ظاہر ہو سمجھایا جاتا ہے۔ کسی نے ایک شخص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیو دت کو کانشی شہر میں بوقت دوپہر گھوڑے پر سوار بڑی شان وشوکت سے دیکھا۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اُسی شخص کو ملتان شہر میں بوقت شام سر و پا برہنہ دروازہ پر گدائی کرتا ہؤا دیکھا۔ اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جسکو میں نے بڑی شان وشوکت سے سوار کانشی میں دیکھا تھا۔ اب اِس جگہ ایک شخص میں دو مخالف صورتوں سے کتنا بڑا فرق عاید ہوتا ہے لیکن جب کانشی شہر۔ دوپہر کا وقت گھوڑے پر سوار ہونا اور ملتان شہر۔ شام کا وقت۔ در بدر گدائی کرنا۔ جو آپسمیں اختلاف رکھتے ہیں دور کئے جاویں تو آدمی ایک ہے۔ اس کو بھاگ تیاگ لکھنا کہتے ہیں۔ اس مثال کو طریق مذکورہ بالا میں جو درباب جیو اور ایشور کی ایکتا کے ہے۔ بیان کیا گیا ہے بغور سمجھنا واجب ہے +

گُل ہفتم

سوال۔ گیان کی کتنی بھومکا ہیں +

جواب۔ سات بھومکا ہیں۔ شبھ اچھا سووچارنا۔ تن مانسا ستوا پت اسنسکت۔ پدارتھ ابھاونی۔ تریا +

سوال۔ شبھ اچھا کیا ہے +

جواب۔ پورب جنم یا اس جنم کے نسکام کرم اور اوپاسنا سے ایکاگر چت والے پُرش کو وویک۔ ویراگ۔ کھٹ سنپت۔ اور موکھ اچھا یہ چار سادھن ہوکر

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتما کے جاننے کی اچھّا یعنے خواہش ہونی اس کا نام سُبہ اِچھّا یعنے اوّل بھومکا ہے +

سوال ۳ - سو وچارنا کیا ہے +

جواب - آتما کے جاننے کا خواہشمند ہو کر برہم گیانی مہت پُرش کی خدمت میں باادب وارادتمندی حاضر ہو کر اُن کی زبان مبارک سے سُنتان ویدانت درباب ایکتا جیو اور برہم سُننے اور سُن کر اُن کو اپنے من میں صدہا دلائل عقلی و نقلی سے منّن کر کے یقین کرنا یہ سو وچارنا نام گیان کی دوسری بھومکا ہے +

سوال ۴ - تن مانسا کیا ہے +

جواب - سَرَون اور منّن کئے ہوئے ارتھ کو ساکھیات[1] کرنے کیواسطے بار بار چِنتَن کرنا یعنے برتی کو ادوئیت وست کے اکار رکھنا یہ تن مانسا نام گیان کی سوم بھومکا ہے +

سوال ۵ - ستواپت کیا ہے +

جواب - سَرَون - منّن - ندھیاسن کئے ہوئے ارتھ کو ساکھیات انبھو ہو کر سنسے اور وپر[2] جی رہت نِروکلپ استتھی ہونی یعنے چت کا سُدھ ستوگُن روپ ہونا یہ گیان کی چُترتھ بھومکا ستواپت ہے +

(وہم — بیخیال — قیام — صفت خالص)

سوال ۶ - اسنسکت کیا ہے +

جواب - نِروکلپ سمادھ کے ابھیاس سے دیہ میں ہر طرح سے مَیں میری کا نشان بھی نہ رہنا اور دیہہ وکھے پریت یا اشکت بُدھ زایل ہو جانی یہ اسنسکت نام گیان کی پنجم بھومکا ہے +

(محبت — گرفتاری)

[1] عین القیاس ۱۲
[2] ایک شئے میں دوسری شئے کا علم ۱۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوال۔ پدارتھ ابھاونی کیا ہے ؞

جواب۔ سرو پدارتھوں کے ادھشٹان برہم روپ کے گیان کر کے سب کا ابھاؤ یعنے اپرتیت ہونی یعنے یہ کہ سوائے برہم کے اور تمام اشیا کو جو احاطۂ بدھ میں آسکتے ہیں اتینت ابھاو والا پرتیت کرنا یہ پدارتھ ابھاونی نام گیان کی چھٹی بھومکا ہے ؞

سوال۔ تُریا کیا ہے ؞

جواب۔ گیاتا (عالم) گیان (علم) گے (معلوم) جو چوتھی اور پانچویں بھومکا میں بھاؤ روپ اور چھٹی بھومکا میں ابھاؤ روپ پرتیت ہوتے تھے۔ اب ان دونوں سے رہت اپنا آپ بھاستے ہیں۔ اپنے بیگانہ سے فارغ۔ نہ میں نہ تو۔ نہ یہ نہ وہ۔ صرف ذات ہی ذات تُریا نام گیان کی ستم بھومکا ہے ؞

سوال۔ یہ بھومکا کس کے سادھن ہیں ؞

جواب۔ اول تین بھومکانت گیان کا سادھن ہیں۔ چوتھی بھومکانت گیان روپ ہے۔ جیون مکت اور ودیہ مکت کا سادھن ہے۔ باقی تین بھومکا جیون مکت کے ولکھن آنند یعنے سرورابدی کا سادھن ہیں ؞

سوال۔ ان بھومکا کے جاننے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؞

جواب۔ ان کے جاننے سے اپنی برتی کی اوستھا یعنے طبیعت کا حال اور دیگر گیان والوں کی اوستھا یعنے طبیعت معلوم ہو سکتی ہے اور جو فرق کہ درمیان گیان والوں کی اوستھا کے ہے اُس کا باعث صرف بھومکا کی کمی بیشی ہے سواس دریافت سے وہ گمان دل سے دور ہو کر طبیعت ترقی کی طرف راجع ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل ہشتم

سوال۔ سرَون۔ منّن۔ ندھیاسن۔ وساکھیات ان کا سروپ کیا ہے؟

جواب۔ جو تقریر کہ پیشتر بیان ہو چکی ہے اُسکو ساودھان ہو کر ست گور کی زبان مبارک سے سُننا سرون کہلاتا ہے۔

پھر گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر شنیدۂ سُخنان کو دلائل نقلی و عقلی سے راست ماننا اور شکم ہردے میں ڈال کر اُس سے اپنے مَن کو سیر کرنا۔ جو جو امورات سُنے ہیں اُن میں اگر اعتراض پیدا ہو تو اُس کو پھر تحقیق کرنا۔ غرض کہ بار بار اُن کا وچار کرنا منّن کہلاتا ہے۔

جن سخنان کو بذریعہ سرَون کے جانا ہے اور بذریعہ منّن کے مانا ہے۔ اُن کو اپنے برت کے ساتھ اس طرح ملانا کہ برت اور اُن وچنوں کا تات پرج روپ برہم ایک ہو جاویں۔

سب طرف سے اِندریوں کو روک کر من میں لین کرنا۔ اور من کو سنکلپوں سے روک کر بُدھ میں لین کرنا۔ اور بُدھ کو یقین دوئی سے پاک کر آتما میں محو کرنا۔ یعنے ایک ذات ہو جانا۔ بار بار اس کا ابھیاس کہلاتا ہے۔

جب ندھیاسن کے کر[illegible] ہو کر پرت برہم روپ ہ[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھے۔ اور پھر دیکھنے اور نہ دیکھنے سے پاک ہو کر قائم بذات خود ہووے۔ یہ ساکھیات کہلاتا ہے ✤

گُل نہم

سوال۔ جسم کا تعلق آتما سے کچھ نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نیک و بد کا عوضہ بعد مرنے کے ملتا ہے۔ سر پر اس جگہ سوخت ہو گیا اور آتما لازوال ہے پس نرک و سُرگ کون بھوگتا ہے ✤

جواب۔ جب تک جیو کو اگیان ہے اور سریر کے ساتھ اپنا تعلق مان کر اس کے نیک و بد افعال آپ میں دیکھتا ہے۔ تب تک اُسکو جنم مرن رہتا ہے اور اسی کو سُرگ نرگ کہتے ہیں۔ اور جب گیان ہؤا اُس وقت کسی فعل کا عوضہ اُس کو نہیں ملتا ✤

مثال۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے باغ میں دو محافظ مقرر کئے۔ ایک اُن میں سے نابینا تھا اور دوسرا بے دست و پا۔ ایک روز محافظ بے دست و پا نے اپنے رفیق نابینا سے کہا۔ کہ باغ میں عمدہ عمدہ میوے پختہ ہو گئے ہیں۔ باغ میوہ سے مالا مال ہو رہا ہے۔ میں لاچار ہوں۔ نابینا نے کہا کہ تو مجھ پر سوار ہو۔ اور جہاں چاہو۔ میں تجھے لیچلوں۔ میوہ توڑ دونو ملکر [illegible] ح کیا۔ میوہ توڑ کر دونو نے ملکر کھایا۔ دوسرے روز [illegible] نے درختوں سے میوہ اُترا ہؤا دیکھا۔ تو چیخا [illegible] ش کرنے لگے۔ مالک نے سمجھا [illegible] ے روزمرہ ملکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام کرتے رہے۔ اور مالک باغ بھی روز مرّہ اپنے باغ کا نقصان دیکہتا۔ مگر ایک
روز دیوار کے پیچھے چُھپکر اُس نے دیکھا۔ کہ بے دست و پاؤ نابینا کے دوش پر سوار
ہو کر ارتکاب جُرم کا کرتا ہے۔ پس اُس نے دونو کو مُلزم جانکر اُسی حالت مین ماخوذ
کیا۔ اگر وے دونو شامل نہوتے۔ تو کبھی یہہ قصور ظہور میں نہ آتا۔ پس اِن دونو
کے اجتماع کو باعث ارتکاب جُرم و حصولی سزا سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح جہان
ایک عظیم باغ ہے۔ اور ایشور باغبان ہے۔ اور محافظ جیو آتما و سر
میں سے جیو بیدست و پاء ہے۔ اور سریر نابینا ہے۔ جب جیو آ
ہو۔ اُسیوقت میوہ جات باغ عالم جو نیک و بد افع
مُرتکب افعال ہو کر اُن میں اپنا تعلّق ما
نتیجہ زادن و مُردن یا نرک و سر
باعث عذاب عظیم ہے
مثال
بعد مُردن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کو رستگاری نصیب نہیں ہوتی۔ اور جب اسکو یہ گیان ہؤا۔ کہ میں سریر سے
فارغ وجُدا ہوں۔ نہ میرا ورن نہ آشرم ہے۔ نہ میں کسی کا بیٹا نہ باپ ہوں۔ نہ میرا
کوئی نام ہے میں اِن سب سے فارغ اور سب کا شاہد ورد شن کُنندہ ہوں۔ اُس
وقت کوئی فعل نیک خواہ بد اس پر اثر نہیں کر سکتا۔ اور یہ جیتے جی مُکت ہوجاتا
[illegible] کو جیون مُکت کہتے ہیں۔ اور اگر بنظر حقیقت دیکھا جاوے تو سوائے
[illegible]عت برہم کے نہ کچھ ہؤا ہے۔ اور نہ کچھ ہوگا۔ جب تمام جہان کو
[illegible]ترک مُرگ کہاں سے ست ہونگے۔ یہ تمام باطل خیالات
[illegible] دانائی میں تمام خُدائی ہے۔ اور اگر بنظر وچار
[illegible] اوصاف یعنے اوصاف حمیدہ کا ہے
[illegible] قناعت صبر دیراگ یا ترک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پس راحت ورنج ہی نرک وسرگ ہُوا جس کی بنیاد بیدانشی از اصل خود و
تعلق جسمانی ہے جس کو ان دو عارضوں سے صحت حاصل ہوئی ہے اُس کو نہ راحت
ہے اور نہ رنج ہے نہ نرک ہے نہ سرگ ہے۔ وہ ان تمام سے فارغ عین ہستی
علم سرورِ نت مُکت ہے دوئی نام دوزخ کا ہے جس سے ہمیشہ میں۔ تُو۔ یہ وہ
میرا۔ تیرا۔ اِس کا۔ اُس کا۔ اپنا۔ بیگانہ۔ دُشمن۔ دوست۔ نیک و بد سینہ میں
جائیگیر ہو کر خیالات واہی سے پریشان رکھتی ہیں۔ اور یکتائی نام بہشت کا ہے
کہ جسکے باعث تمام مجازی معاملات دل سے خارج ہو کر ہمیشہ مستقیم المزاجی
وسرورابدی ہمدم دل کے رہتی ہے۔ اِس دُنیا سے باہر کوئی نرگ وسرگ
نہیں ہے۔ سب کچھ یہاں ہی ہے۔ نیک و بد فعل
اس کا اجر دُکھ یا سُکھ بھی اِسی جگہ ہے۔ اِس سے
عذاب یم ہوان بید کے ہیں۔ دوسرا اِس کا کو

مثنوی

رہا ہے۔ اور خود ہی امید نتیجہ کی رکھ کر
بعد مرد ہے۔ اُٹھاتا ہے۔ جیسے گورو نانک صاحب
آکھن ناؤں کرکر کرنا لکھ لیجاؤں + آپے بیج آ
ظلمی آوے جاؤں۔ جائے غور ہے کہ اگیان کیا
لطیف وپاک جس کو جیو کہتے ہیں وہ ذات ہے جو
بعید ہے اور جس کی دریافت بجز نادر یافتگی اجو
تک کسی کو نہیں ہُوا۔ برہما۔ وشن۔ رودر جو اس
ہیں۔ اس [illegible] بچوں وچرا کے دریافت میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور بڑے بڑے رشی اور منی جو اپنے اپنے وقت میں علامۂ عصر ہوئے ہیں اور جنہوں نے دریافت حقیقت اصلیت ذات فارغ از صفات میں تو سن فکر دوڑائے ہیں اور چابک دلائل سے اُنہیں میدان دانش میں نیز رو کیا ہے سوائے خاموشی کے کچھ نہیں کہہ سکے اور یہ ذات وہ ہے جو تمام عیوب سے مبرا اور تمام اوہام سے معرا نہ کسی کا خوف نہ نیاز نہ خیال دوزخ و بہشت اور نہ ساجد نہ مسجود۔ نہ ہیں نہ تو نہ وہ صرف صرف محض عین مطلق ہے۔ لیکن بباعث عدم دریافت حال اصلیت خود بسبب کثرت شوق جو مثل سوال پانی کے اوپر چھا گیا ہے۔ یہ حال ہوا ہے کہ یہ تمام مصائب یعنے زادن و مردن و پُن و پاپ و نرک و سُرگ عابد و معبود و فرض پتران دیوتا [illegible] یعنے خواہش و شہوت و خشم و طمع وغیرہ نے اس پر نازل [illegible] راہ رفتن نہ جائے ماندن کا معاملہ ہے پس ایسے دشمن [illegible] جلدی ضایع کیا جاوے اُسیقدر باعث آرام ہے [illegible] سے رستگاری حاصل کرنا ہے۔

گل دہم

[illegible] کے نہیں ہو سکتا اور جسم سوائے امداد آتما کے کچھ نہیں [illegible] ہے اور سر مثل سنگ کے مُردہ ہے پس کم کون کرتا ہے۔ [illegible] کے نکلنے سے کاروبار دنیاوی شروع ہوتے ہیں [illegible] لیکن سورج سب سے علیحدہ بلندی فلک پر قایم سب کو [illegible] آتما کے آسرے ہوتے ہیں لیکن آتما تمام

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitzed by eGangotri

کرم اور جسم سے علیحدہ ہے۔ اور جسم فانی اور دروغ ہے اسیطرح تمام کرم بھی باطل ہیں خواب کی حالت میں صدہا طرح کے کرم کئے جاتے ہیں۔ بیداری میں کسی کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ اور نہ اُنکا نتیجہ نکلتا ہے صرف خیال ہی خیال ہے اسی طرح جو کچھ کرم ہو رہے ہیں۔ اگیان روپی خواب میں ہو رہے ہیں۔ جب بیداری گیان حاصل ہوتی ہے اُس وقت تمام کرم اور کرم کرنے والا جسم باطل اور ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ اگر بغور دیکھا جاوے تو جسم کچھ چیز نہیں ہے پانچ تت یعنے اُکاس۔ پون۔ اگن جل۔ پرتھوی کے اجزاء سے اس کی ترکیب ہے۔ اور وہی پانچ تت تمام کرم کر رہے ہیں۔ اور پانچ تت آتما سے ظاہر ہوئے ہیں اور اُس کے آسرے ہیں اور اُس میں فنا ہو جاتے ہیں پس ہم کرم اور کرم کے کرنے والے کو کیا قرار دیں۔ جیسے آہن سنگ مقناطیس کی کشش سے حرکت کرتا ہے اُسیطرح جسم آتما کی چیتنا پا کر چیتن ہے ورنہ جسم جڑ یعنی بیحرکت گنگ موک مثل رتھ کے یکجا ساکن ہے جب جیو کا سریر سے پرواز ہوتا ہے اُس وقت سریر کی کیا حالت ہوتی ہے اگر جسم کچھ ہوتا تو اُس وقت بھی اس میں کوئی حرکت نمودار ہوتی ہے جسم مثل آشیانہ کے ہے اور جیو آتما مثل مرغ سحر کے اُس میں سکونت رکھتا ہے۔ لیکن نادانی کے سبب سے اُس مرغ نے آپ کو آشیانہ مان لیا ہے۔ اور اپنا ذاتی سروپ بھول گیا ہے۔ اس سبب سے رنج و راحت زادن و مردن دیکھ رہا ہے۔ جسم مثل ارابہ یعنے رتھ کے ہے۔ اندریاں مانتر اسپ کے ہیں۔ خواہش لذات سن ہیں جن سے گھوڑے رتھ سے جڑے ہوئے ہیں۔ من اس رتھ کے چلانے والا ہے اور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں سوا ہے۔ جس صورت سے سوار کو سواری سے کسی قسم کا ناطہ یا تعلق نہیں ہے
اُسی طرح آتما کا جسم سے تعلق نہیں جسم بہت چیزوں سے بنا ہے۔ اسلئے اس میں مختلف
افعال ظاہر ہیں اگر خوب طرح سے دیکھیں تو جسم کرم روپ ہے۔ کرم اور جسم ایک چیز کے نام ہیں۔ کیونکہ
جب تک جسم سے کرم ہو سکتے ہیں لوگ اُسے زندہ کہتے ہیں اور جب اُس سے کرم ہونے بند ہو جاتے
ہیں پھر لوگ اُسے مردہ و ناکارہ قرار دے کر آگ میں جلا دیتے ہیں پس ثابت ہوا کہ کرم جسم کا سروپ
ہے اگر کرم جسم سے ہوتا ہے تو کیا تعجب ہے۔ یہ جسم کا سروپ ہے۔ کرم ہوتا ہے ہمارا سروپ
جسم نہیں اس واسطے نہ ہم کرم ہیں اور نہ کرم کرنے والے ہیں۔ سریر اور کرم سے فارغ
ست چت آنند گیان ماترسب کے ساکھی ہیں تین طرح کے کرم اس جسم سے جو نیز تین
طرح کا ہے تین حالات میں ہو رہے ہیں۔ جاگرت میں استھول کرم استھول سریر سے
اور سپن میں سوکھم کرم سوکھم سریر سے سکھوپت میں صرف اگیان روپ کرم کارن
سریر سے اس صورت سے ہر حالت میں جسم کرم کر رہا ہے لیکن ان کا شاہد ایکسا اور ہے۔
جو اُس کے کرموں اور حالت سے باہر ہے سو آتما ہے اس آتما میں نہ کوئی حالت
ہے اور نہ کوئی سریر ہے نہ کوئی کرم ہے تین سریر اور تین حالات اور تین کرم سے جُدا صرف
گیان سروپ سب کا ساکھی اپنے آپ میں قایم ہے۔ نہ کبھی مرتا ہے نہ پیدا ہوتا ہے جسکو
ایسا گیان آتما کا ہوا ہے اور اُس نے آتما کو اپنا آپ جانا ہے وہ پُرکھ تریا یعنے
چوتھی پد میں قایم ہوتا ہے۔ جہاں پر مہیشور سروپ ہو جاتا ہے۔ دیکھئے تمام جہان کا تخم
اگیان ہے اگیان سے کُل ظہور ہوا ہے اور اگیان میں یقین ہو رہا ہے اگیان
کے دور ہونے سے تمام گم ہو جاتا ہے پس جب حال ہے تو جسم اور جسم کے کرم
بھی گیان سے ظاہر میں گیان کی کونسی چیز ہے قرار دیجاوے سکھوپت

CC-0. Vasishtha Research Institute. Digitized by eGangotri

اوستھا میں تمام کرم گم ہو جاتے ہیں تو حالت مرگ کی بابت کیا کہا جاوے پس ثابت ہوا نہ جسم ہے اور نہ کوئی کرم ہے یہ تمام بھرم یعنی وہم ہے ایک آتما اپنے آپ میں قائم ہے۔ آتما کو آلایش گناہ وصواب وخوف زادن ومُردن وخواہش نیک وبد اس باعث سے ہو رہی ہے کہ آپ کو جسم سے ملا ہوا مانتا ہے۔ اور کرم کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ اسلئے گرفتار ہے جب یہ گیان ہوا۔ کہ میں نرگن (بے عیب) گیان سروپ۔ اکرے۔ ساکھی ہوں۔ سریر کا تعلق میرے ساتھ کچھ نہیں اُس وقت (عین بحرکت شاہد) مکت ہو جاتا ہے۔ پس سریر کو بالکل نابود اور اُس کے کرموں کو نمود بے بود جان کر آپ کو سچدانند۔ اکرے۔ آتما جانے جب یہ فہمید دلنشین ہو جاتی ہے اُس وقت مَن خود بخود قائم ہو جاتا ہے۔ خواہش بند ہو جاتی ہے سنتوکھ اور دیگر نعمتہائے حاصل ہو جاتی ہیں کیونکہ جب تک جسم کو اور جگت کو ست مانا ہوا ہے تب تک مَن خواہش کے ساتھ مل کر اِدھر اُدھر جاتا ہے جب سب کچھ نیست معلوم ہوا اور آتما صرف ست جانا اور اُس کو اپنا آپ سمجھا۔ پھر کس کی خواہش کون کرے۔ گیانوان کو نہ کچھ جسم بھاستا ہے نہ کوئی جسم کا کرم معلوم ہوتا ہے صرف چدا کاس تمام الفاظ سے مبرا ہوتا ہے۔ یہ صرف مشق کی فضیلت ہے جو اس درجہ تک پہنچاتی ہے اور عدم مشق سے انسان چاہ تاریکی میں پڑا رہتا ہے اندریاں اپنے اپنے کرم میں لگی ہوئی ہیں۔ ایک کے دھرم کو دوسری نہیں کرتی جیو ایسا نادان ہے کہ اپنا دھرم فراموش کر کے دوسرے کے دھرموں میں برتنے لگا ہے اور اپنا دھرم جو ساکھی گیان سروپ ہے۔ اُس کو نہیں جانتا اپنے دھرم میں قائم ہونا ہی منا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل یازدہم

سوال۔ بے وطنی میں تسلی کس طرح ہو؟

جواب۔ حالات جسمانی بباعث اختلاف عناصر دائما تبدیل پذیر ہیں یعنے گاہ راحت گاہ رنج گاہ صحت گاہ علالت علے ہذا القیاس لیکن ذات جو عناصر سے مبرا اور صورت و نشان سے معرا ہمیشہ یکساں و بیک قرار ہے اُس ذات کو اپنا آپ دیکھ کر ہمیشہ انسان بحالت یکساں مسرور رہتا ہے اور چونکہ بمصداق محیط کل شئی وہ ذات مثل مرغ تمام قالب عنصری میں جو آشیانہ سا ہیں جلوہ فرما ہے اسلئے انسان کی ہستی بھی بغیر رنگ تغیر و تبدیل ہے اور اسکی خوشی سرور سرمدی ہے جسم کا آنا و جانا صرف نظر بالائی میں معلوم ہوتا ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو موج کا آنا و جانا ظاہر ہونا و معدوم ہونا پانی سے سر موجدا نہیں اگر موج ہزار ہا کوس کے فاصلہ گئی تو پانی سے کسیطرح جدا نہیں ہوئی بلکہ اُس کا پہلا مقام اور درمیانی رفتار اور آخر منزل تینوں پانی ہیں۔ تو اُس کا آنا کہاں سے اور پہنچنا کہاں تک اور کوچ کس راستہ سے قرار دیجاوے اسیطرح ہیضہ عنصری میں تمام اجسام مثل امواج ہیں اُن کے آنے و جانے میں صرف تبدیل خیال ہے۔ اور اصلیت میں کچھ نہیں بدلا۔ وہی قالب عنصری وہی نفس ناطقہ وہی حواس عشرہ ویسے ہی اعمال و افعال وہی زمین وہی آسمان۔ وہی خورشید وہی ماہ وہی حالت بیداری و خواب و خواب گراں پس کس لحاظ سے وطن یا بے وطنی۔ یا ایک جگہ سے انتقال دوسری جگہ قیام قرار دیا جاوے۔ اگر تعلق جسمانی و رشتہ اُلفت قطع ہو جاوے تو ہر جگہ رہنا خانہ و ہر شخص یار یگانہ ہے۔ جدائی کا رنج اُس موقعہ پر اُس شئے سے ہوتا ہے جہاں مقصود فانی ہو لیکن جب کہ دست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دائما موجود و ہستیٔ کُل بود ہے تو علیحدگی کا قلق محض بے سود ہے عارف کا وجود وجود
حقیقی ہے جو ہمیشہ اور ہر حال میں پائدار بریک قرار ہے ضرور سفر میں بباعث اختلاف واقعات تجربہ کامل حاصل ہوتا ہے
لیکن حصولی تجربہ کیلئے ضبط حواس و نفس امارہ و پرہیز از لذات نفسانی و اجتناب صحبت جہلا لازمہ ضروری ہے نفس
کی عادت مثل بچھیرے اسپ کے ہے جو ہمیشہ تگ و پو میں رہتا ہے جب اُس کے
دہان میں عنان دانش ڈالی جاتی ہے اور اُس کی پیٹھ پر زین بُردباری رکھ کر اسکو
تنگ ضبط سے کسا جاتا ہے تو سوار کے زیر ہو کر حسب مرضی سوار براہ راست چلا جاتا
ہے اور اگر اِس سامان سے توسن نفس کو آراستہ نہ کیا جاوے تو اسپ دُرخواہش
کے پیچھے پیچھے حواس کی گلیوں میں خیالات کی چھلانگیں مارتا پھرتا ہے پس بہتر ہے کہ جسقدر
ممکن ہو اس دشمن خونخوار پر دست تعدی دراز کر کے اُس کو ایسا پائمال کرے کہ پھر
اُس سے خوف کسی حال میں عائد نہ ہو۔ اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو بے وطنی میں
انسان کو صدہا طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند اُن میں سے اس جگہ
قلمبند کئے جاتے ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان کو وطن چھوڑنے میں قطع اُلفت پدری و پسری
و دیگر احباب کی تلقین ہوتی ہے۔ دوم خوب و زشت سرد و گرم۔ دُرشت و نرم اوضاع
زمانہ کے برداشت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ سوم وہ حالت ابتدائی کہ جس کے رو سے
ہم سب لوگ اس مہمانسرائے جہان میں مثل مسافران شب باش ہیں یاد آتی ہے چہارم
ملاقات مردم مختلف الطبع سے میل بطرف آزادگی و گوشہ نشینی پیدا ہوتا ہے۔ پنجم
مصائب سفر سے جو بمصداق السفر السقر دشوار ہیں جہان کی طرف سے نفرت و
آزادگی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ششم۔ تکالیف حصولی معیشت سے جو
یک و نیم پاؤ آرد سے مکتفی ہوتی ہے اور برخلاف جس کے رشتہ طمع سے گرفتار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو کر صدہا طرحکی تشاویش و تکالیف ایزادی مال و منال کیلئے برداشت کرتا ہے جو چشم بینا کو عبرت حاصل ہوتی ہے علےٰ ہذا القیاس اور بھی فوائد ہیں۔ جو ہوشمند اپنے بحر فکر میں غوطہ زن ہو کر مثل غواص دریافت کر سکتا ہے ؛

گل دوازدہم

یہ جو جہان میں مشہور ہے کہ جو کچھ پرمیشر کو منظور ہے وہی ہوتا ہے۔ یہ بات بہت دُرست ہے راضی برضاء الٰہی رہنا کام فقراء کا ہے۔ دُنیا دار و عیالدار کے پاس یہ حوصلہ کہاں ہے یہ تو اپنے تدارک پر نازاں ہوتا ہے اور اگر کام پورا ہو جاوے تو شاداں ہوتا ہے۔ اور اگر خراب ہو جاوے تو ملول ہوتا ہے اگرچہ پرمیشور کی مرضی کے سوا کوئی کام جہان میں نہیں ہوتا تو بھی انسان کو اُس نے تمیز بخشی ہے کہ اپنی نفع یا نقصان یا تکلیف یا تفریح کو سمجھے حکمت ایزدی سے جو کام ہوتا ہے وہ پورا پورا ہوتا ہے کوئی اُس پر انگشت نہیں رکھ سکتا۔ اور انسان کا کام صدہا طرحکے نقص کے ساتھ ملا ہوا ہے صدہا لوگ کہتے ہیں کہ یہ کام اُس نے دُرست نہیں کیا تو اُس میں پرمیشر کی مرضی کہنا روا نہیں اور خصوصاً تمام امورات باطل و تقلیدی ہیں اگیان سے معلوم ہو رہے ہیں اور اگیانی کو خوش کر رہے ہیں پرماتما تمام تقلید سے پاک اور اگیان سے برتر عین ذات ہستی میں ہست ہے اُسکو ان امورات تقلیدی اور واہیات سے اگر منسوب کیا جاوے تو شناخت الٰہی میں بہت ہی فرق آتا ہے جگت کا ہونا رہنا اور ناس ہو جانا اُس ذات مطلق میں کچھ نسبت نہیں رکھتا جیسے سمندر کو امواج و حباب کے پیدا ہونے اور فرو ہونے کی کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیا پرواہے وہ اپنی الوہیت میں مست ہے اسیطرح ہزارہا طرح کی مخلوق جو اسجگہ مختلف کارروائی کرتی ہوئی معلوم ہورہی ہیں۔ اُس ذات بے پایاں اور ناپیدا کنار بحر کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ کئی کروڑ برہما بشن مہادیو ایک ایک لحظہ میں پیدا ہوتے ہیں اور گم ہوتے ہیں۔ بیشمار برھمانڈ مثل گرد وغبار اُٹھتے ہیں اور محو ہوتے ہیں۔ وہاں کچھ بھی کم وبیش نہیں ہوتا ایسے عالیجناب میں ایسے خسیس کاموں کی نسبت دینی معرفت سے بعید ہے اُس ذات کی صفت کو رکھیشر اور نمیشر اوتار و دیوتا نہ سمجھ کردم بخود ہوگئے ہیں اور جو کلمہ علم لوگوں میں پھیلا ہوا ہے کہ کرن کراون ہاردی ہے اُس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہے سو وہی ہے اُس کی ہستی میں غیر کی سمائی نہیں۔ اس فہمید سے تمام دُکھ دور ہوجاتے ہیں لیکن لوگ جو کام کرتے ہیں اُس میں اُس کو آلودہ کرکے کہتے ہیں یہ غلط فہمی ہے۔ یہ جہاں تماشائے خواب ہے **بیت**

چندیں ہزار جامہ بدل کردہ ہر حباب دریائے بیکران حقیقت ہماں کہ ہست

عارف کے لئے تماشا ہے اور اگیانی کے لئے جالی کا پھاسا ہے۔

گل سیزدہم

سوال۔ انسان کی پیدائش از خود ہے یا یہ مخلوق ہے اگر مخلوق ہے تو خالق کون ہے۔

جواب۔ انسان دو چیز سے مرکب ہے ایک روح دوسرا جسم۔ روح کو بسبب ہستی وعلم ہونے کے مخلوق قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ آخر کار مرتی ہے اگر روح کو مخلوق یا پیدا شدہ جانیں تو اُس کی موت بھی ماننی پڑیگی اِس سے کلام الٰہی میں فرق آئیگا۔ پس ثابت ہوا کہ انسان کی جزو اعلےٰ یعنے روح مخلوقیت سے مبرّا عین ذات حق ہے اور دوسرا حصّہ جسم عناصر سے مرکّب ہے۔ عناصر قدرت ایزدی سے موجود ہوئی ہیں اور وہ قُدرت قادر میں ہے پس تمام پیدایش قادر کی قدرت سے جُدا نہیں اور قدرت قادر سے جدا نہیں بلکہ عین قادر ہی ہے اور اگر ہم یہ مانیں کہ خدا نے انسان کو بنایا۔ تو اِس سے دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ خدا نے کس مصالحہ سے بنایا۔ اور دوسرا اُسکو بنا کر کس جگہ رکھا۔ ان کے جواب میں اوّل اگر مصالح خُدا سے جُدا تجایم کریں تو خدا کی وحدت میں فرق آتا ہے۔ اور اگر خدا کی قُدرت ہی کو مصالح قائم کریں تو قُدرت قادر سے جُدا کسی حالت میں نہیں رہ سکتی اور دوسرا انسان بھی کسی غیر جگہ نہیں۔ بلکہ وہ ذات خود زادن و مردن سے مبرّا۔ نام و صورت سے معرّا لیکن و مکان سے فارغ۔ خالق و مخلوق سے خارج۔ اپنے تماشا کے عشق سے سرشار ہو کر وحدت کو چھوڑ کثرت کو اختیار کر انواع انواع کے اجسام کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ شوق تماشا بغیر ایک سے پورا نہیں ہو سکتا تھا بلکہ صدہا طرح کے رنگ و روپ سے بنکر آپ کو آپ دیکھنے والا اور دکھانے والا ہوا جیسے ایک مٹی سے کئی صورتیں مثلاً۔ سبو چہ۔ صراحی کاسہ وغیرہ ناموں سے نامزد ہوتے ہیں کیونکہ مٹی سے کوئی کام کسی چیز کے بند رکھنے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا لیجانے یا ایک دوسرے کو لینے دینے کا نہیں ہو سکتا تھا۔ اُس مدعا کے پورا کرنے کے لئے اُسکو مختلف صورتوں میں بنا کر مختلف اسماء سے موسوم کر کے کارروائی کثرت ہوتی ہے اسیطرح وہ ذات جو بے رنگ و بے صورت و بے نام تھی اپنے شوق سے تمام رنگوں کل صورتوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور کل ناموں میں آکر اپنے کثرت کے شوق کو پورا کرنے لگی یعنی وہی ذات لطیف خیال کثیف سے باد۔ آتش۔ آب۔ خاک ہو صدہا صوتوں میں تبدیل پاکر آپ سے آپ پیدا آپ میں آپ فنا ہونے لگی جب ایسی حالت ہے تو کس کو پیدا کنندہ اور کس کو پیدا شدہ قرار دیا جاوے اس خیال دوئی کو دل سے دور کرکے یہی دیکھنا ہے کہ ایک ہی ذات احد خود بخود قایم و موجود ہے اور انسان کوئی دوسری چیز نہیں بلکہ وہی ذات ہے۔ **بیت**

سین انساں گر بیفتد از میاں اوّل و آخر نماند غیر آں

حضرت انساں کہ وصلش در جہاں چوں خلقت است

معنے اور بفہم اینجا کہ از حق صورت است

در لباسِ آدمی کار خدائی میکند آدمی را طرفہ اینجا دستگاہِ قدرت است

گلِ چہاردہم

سوال۔ انسان اپنی اصلیّت سے کیوں گمراہ ہو گیا ہے ؟

جواب۔ یا عث نشہ کثرت و غفلت اس پر ایک مثال دیجاتی ہے۔ ایک بادشاہ نے ایک روز محل میں معمول سے زیادہ شراب پی نشہ سے سرمست ہو کر محل سے باہر نکل آیا۔ دروازہ پر جو سپاہی کھڑا ہوا تھا اُس سے کہا کہ تو مجھے اپنے کپڑے اُتار دے اب میں پہرہ دیتا ہوں سپاہی نے کہا حضرت آپ میرے بادشاہ و آقا ہیں یہ کیا کرتے ہیں بادشاہ نے کہا چپ رہو ایسا نہ ہو کہ بادشاہ اندر سے دونوں کی آواز سُنے اور سزا دے غرضکہ جبراً وہ پوشاک لے اور خود پہنکر دروازہ پر گشت کرنے لگا یہ بات تمام ملازمان میں پھیلی کہ بادشاہ آپ غیر معمول لباس میں دروازہ پر پہرہ دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہا ہے وزیر آیا۔ اُس نے کہا کہ حضرت یہ آپ نے کیا کیا ہے۔ اُسوقت پھر بادشاہ کہنے لگا کہ چُپ رہو ایسا نہ ہو کہ بادشاہ ہم دونوں کی آواز سنکر خشمناک ہووے وزیر حیران ہُوا اس کا باعث دریافت کیا تو معلوم ہُوا کہ بادشاہ نشہ شراب سے مست ہے یہی سوچا کہ جب اسکا نشہ اُتریگا یہ خود ہی اپنی کردی سے شرمندہ ہوگا۔ اسی طرح دوپہر تک بادشاہ اُسی حالت میں رہا۔ دوپہر کو اُسکو نشہ کے اُترنے سے ہوش آئی کہ مَیں کون ہوں اور کیا کر رہا ہوں یہ سوچتے ہی اُس نے اپنا لباس سپاہیانہ اُتارا اور محل میں جاکر لباس شاہانہ پہن دربار میں آکر تخت نشین ہُوا نتیجہ اس طرح ہے کہ وہ ذات یعنے روح نشہ عشق خودبینی سے سرمست ہو محل وحدت سے باہر نکل دروازہ کثرت پر لباس انسانی پہن گشت تعیّن کرنے لگی کسی صورت سے یہ نشہ نہیں اُترتا۔ لیکن صرف اپنی معرفت سے جب اپنی پہلی حالت یاد آتی ہے۔ اُس وقت اس حالت سے شرمندہ ہوکر اُس حالت کو اختیار کرتا ہے۔ **دیگر مثال** ایک بازیگر سوانگ بناتا بناتا کسی ایسے سوانگ میں مشغول ہوا کہ اُسکو اپنا نٹ پنا بھول گیا۔ اور آپ کو وہی سوانگ مان لیا جس سے تمام تکالیف و برداشتگی برداشت کرنے لگا۔ تماشابینوں میں سے کسی دانا نے مہربانی کرکے اُس سے کہا کہ اے بازیگر تو اپنی اصلیت کو بھولکر ایسا خراب ہوتا ہے۔ لیکن اِس سخن سے اُس کے دل میں کچھ تاثیر نہوئی کیونکہ اُس نے آپکو سوانگ مانا ہُوا تھا۔ پھر اُس دانا نے اُسکا ایک ایک کپڑا اُتارکر اُسے عریاں کیا۔ اور پھر اُسے آئینہ دکھایا اور پوچھا کہ تو کون ہے۔ اُسوقت اُسکو یاد آیا۔ بلکہ یقین ہُوا کہ میں سوانگی یعنے بازیگر ہوں۔ جب سوانگی جانا اُسوقت کل تکالیف سے خلاصی پائی اسیطرح روح مثل بازیگر کے لباس جسم کثیف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ولطیف وغفلت واسم وصفت وذات ودولت واقبال وغیرہ سے جو مثل سوانگ کے ہیں
اپنی اصلیت کو بھول کر آپ کو انسان ماننے لگا ہے اور تمام تکالیف برداشت
کر رہا ہے۔ جب زمرہ عارفاں میں سے جو مثل تماشا بینوں کے ہیں کسی کو اُسکی طرف
توجہ ہوتی ہے تب وہ اُس کو جتلاتا ہے اور لباس جسم کثیف ولطیف واسم وصفت
وذات سے اُسکو معرّا کر کے مسائل متقدمین وسخنان محققین مثل آئینہ کے دکھاتا ہے
اور پوچھتا ہے کہ اب تو کون ہے۔ اُس وقت یہ اپنی اصلیت کو یاد کر کے کہتا ہے کہ
میں عین ہستی علم سرور ہوں۔ نہیں جسم یا جسم والا نہیں ہوں **مثال دیگر** ایک
شیر کا بچہ کسی گڈریئے کے ہاتھ لگ گیا۔ اُس نے بکریوں اور بھیڑوں میں شامل کر دیا
وہ بچہ اُن کا دودھ پیتا رہا۔ اور اُنہیں کے ساتھ صحبت کرتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ اپنی اصلیت شیر کو بھول کر آپ کو بکری یا بھیڑ ماننے لگا۔ اُسی طرح بولے
اور اُسی طرح گھاس چرے۔ ایک دن کسی دوسرے شیر نے اُسے اُجڑ میں دیکھا
اور حیران ہوا کہ شیر ہو کر بکریوں میں چر رہا ہے۔ جب اُسکے نزدیک گیا تو وہ مثل بکریوں کے
اُس سے خایف ہو کر بھاگ گیا۔ اُس نے اُسے جبراً پکڑا اور جتلایا کہ اے بے عقل
تو آپ کو بھول کر اس قدر اندھا ہو گیا ہے کہ اپنے ہم جنس سے خایف ہوتا ہے
اور غیر جنس سے جو ہماری خوراک ہیں ملکر رہتا ہے۔ آ تو میری مانند شیر جنگل کا بادشاہ
سب پر قادر بکریوں کے مارنے والا ہے۔ اس سخن سے اُسے یقین نہ آیا۔ اس پر شیر نے
اُسکو لب آب پر لیجا کر اُسے اپنا اور اُس کا عکس دکھایا اور کہا کہ دیکھ تو اور میں یکساں
صورت والے ہیں اس سے اُس کو یقین ہوا کہ میں بھی شیر ہوں پھر وہ گرجا۔ اُسے دیکھکر
دوسرا گرجا تب اُس شیر نے اس بچہ کو کہا کہ اب جا کر بکریوں میں گرج اور پھر اپنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شان دیکھ اُس نے اسطرح کیا تمام بکریاں اُس کی آواز سُن کر خوف سے بھاگ گئیں
وہ اکیلا جنگل کا بادشاہ ہو کر رہنے لگا۔ اسیطرح یہ روح شیر بچہ حواس ظاہری و باطنی سی
جو مثل بکریوں اور بھیڑوں کے ہیں بلکہ آپ کو بھول گیا ہے اور ان کے ساتھ مِلکر
لذات نفسانی کا گھاس چرتا ہے اور جسم و اسم و صفت میں مثل بکریوں کے میں میں
کرتا ہے جب کوئی دوسرا شیر یعنی عارف اسکو اس حالت میں دیکھ کر اسے ہدایت کرتا
ہے کہ تو عین ذات ہے تو یہ اُس سے خایف ہو کر نفرت کرتا ہے جب کُتب مُقدس جو
مثل آب کے ہیں دکھاتا ہے اور سمجھاتا ہے تو اُس کو اپنی اصلیت سوجھتی ہے اور پھر
نعرہ خودشناسی سے تمام حواس سے الگ جسم جنگل میں بادشاہ ہوتا ہے ان تمثیلات
سے ظاہر ہے کہ روح کو صحبت جسمانی سے ذات حق کی طرف سے گمراہی ہوئی کیونکہ لطافت
میں جب کثافت شامل ہوتی ہے اُس وقت لطافت فراموش ہو جاتی ہے اور
دوسری وجہ اس فراموشی کی یہ ہے جو چیز بالکل ہی قریب ہو اُس کا علم نہیں ہوتا۔ جیسے آنکھ
میں سرمہ ہے اُسکو آنکھ دیکھ نہیں سکتی یا آنکھ میں جو مردمک ہیں اُن کو آنکھ دیکھ نہیں
سکتی یا بینائی کو بینائی دیکھ نہیں سکتی۔ اُسی طرح روح جو بالکل ہی حق کے قریب
ہے۔ بلکہ اُسی کے آسرے ہے اُس کو بھول گیا ہے جب اُس کو جستجو کرتا ہے تو آپکو وہی ذات
سمجھنے سے واصل ہوتا ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ دیکھ نہیں سکتا تو ثابت ہوا کہ
قربت ہی باعث فراموشی ہے اور تیسرا روح کو لباس جسمانی سے آلایش غفلت
ہوئی ہے جس وجہ سے یہ آپ کو محدود و موسوم و موجود سمجھتا ہے اور یہی گمراہی اور غفلت
کی وجہ ہے کہ جب ذات بیچون و چرا میں خواہش چون و چرا ہوئی تو واحد سے
کثیر اور بیحد سے محدود اور عالم سے غافل ہوا یعنی وہ خواہش ہی باعث

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گمراہی ہے جب خواہش زیادتی دور ہوا اور وحدت باقی رہے یہ اصلیت ہے ٭

گل پانزدھم

سوال۔ عام لوگ جسے مرنا کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور بعد مرنے کے روح کہاں جاتی ہے ٭

جواب۔ قطع تعلق نفس ناطقہ از جسم خاکی و مخالفت عناصر و ساکن شدن حواس و اعضاے و اجزاے بدن موت کہلاتی ہے جسم کی پانچ حالتیں ہوتی ہیں۔ اوّل بصورت نطفہ حمل میں آکر مجسم ہونا۔ دوم لڑکپن۔ سوم جوانی۔ چہارم پیری۔ پنجم موت۔ یہ حالات جسم کی منازل ہیں۔ جس طرح دیگر منازل کو اس نے طے کیا ہے اسی طرح اُسکو بھی طے کر کے اپنا سفر پورا کرتا ہے زندگی نام حرکت اعضائے و صُلح عناصر ہے و موت نام سکون اعضائے و مخالفت عناصر ہے اس حالت کے وارد ہونے سے جسم میں کسی چیز کا نقصان نہیں ہوتا جیسے کسی دانا نے کہا ہے بیت

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل نیر یون کی پون ہوئی
اب کس سے پوچھیں کون مُوا اور کس کو کہئے کون موئی

صرف زندگی کی مخالفت و مناسبت سے لوگوں میں یہ حالت موت کے نام سے مشہور ہے ورنہ یہ حالت تمام حالات سے افضل و برتر ہے کیونکہ اس حالت کے وارد ہونے پر تمام آفات سے فراغت اور سب افعال کا انجام ہوتا ہے۔ ع

نشنیدہ کہ ہر کہ بمیرد تمام شد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیت سب جینے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیئے پاک ہوئے

اور روح کی نسبت مختلف مسائل وخیالات لوگوں میں مشہور ہیں کئی کہتے ہیں کہ ارواح ایک جگہ جمع ہوتے ہیں قیامت کے دن اپنے اپنے اجسام کو پہچان کر اُن میں داخل ہونگے اور اپنا حساب دینگے کئی کہتے ہیں کہ روح حسب کردار خود مختلف قالبوں میں آتا جاتا رہتا ہے تاوقتیکہ معرفت حق وخودشناسی اُس کو حاصل نہو نجات نہیں پاتا۔ کئی کہتے ہیں کہ روح کوئی چیز نہیں جسم میں جو حرارت غریزی ہے اُس کو روح کہتے ہیں۔ پس اُن کے یقین میں آنا وجانا نہیں ہے۔ علےٰ ہذا القیاس۔ مگر بنظر حقیقت روح پیدا ہونے اور فنا ہونے سے بری ہے اور ذات حق سے متفرق نہیں بلکہ ذات حق ہے محیط کُل ہے جہاں جسم سے ہمصحبت اور حواس میں فاعل ہوتی ہے وہاں روح سے موسوم ہوتی ہے۔ جس طرح کہ جہاں پانی جوش زن ہوتا ہے وہاں موج وحباب سے موسوم ہے لیکن سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔ اُسیطرح حق محیط کُل بلکہ آپ ہی آپ ہے اُس میں صدہا طرح کے اجسام مثل موج وحباب ہوتے ہیں اور مٹتے ہیں۔ اس میں کس کو آتا وجاتا قرار دیا جاوے۔ جیسے سبوچہ کے پھوٹنے سے اُسکا خلو کہیں آتا جاتا نہیں۔ بلکہ کل خلو کے ساتھ شامل ہوجاتا ہے اُسیطرح جسم سبوچہ کے پھوٹنے سے روح حق سے شامل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ آگے بھی شامل تھا صرف نظر جسمانی سے جُدا یقین ہوتا ہے۔ جیسے سبوچہ پُر از آب کو دریا میں رکھیں تو اندر اور باہر سوائے پانی کے اور کچھ ہی نہیں۔ لیکن صورت سبوچہ کے باعث وہ پانی آب دریا سے جُدا معلوم ہوتا ہے۔ اگر سبوچہ ٹوٹ پڑے تو پانی ایک ہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُسی طرح علّت جسم سے روح حق سے جُدا معلوم ہوتا ہے جب یہ علّت دُور ہوئی تو دونو ایک ذات ہی ہیں اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس صورت سے نیک افعال وبد افعال میں تمیز نرہی۔ بلکہ سب یکساں ہوئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیان مذکورہ بالا محقّق لوگوں کے یقین کے موافق ہے ورنہ جیسا جیسا جس کو یقین ہو رہا ہے ویسا ویسا اُسکو نتیجہ ملتا ہے کیونکہ اس جہان کی بنیاد خیال پر قایم کی گئی ہے سو تمام معاملات خیال ہی قائم ہیں اور محقق اس خیال سے فارغ ہے اس لئے تمام تعیّنات وواہمات سے بھی بری ہے۔ جیسے دو شخص ایک جگہ باہم بیٹھے ہیں۔ ایک اُن میں سے بیدار ہے دوسرا سویا ہُوا خوفناک خواب دیکھ رہا ہے۔ اب ہمنشیں بیدار کو اُس کے خوف سے کچھ آگاہی نہیں وہ خود ہی اپنے خیال سے آپ دُکھ پا رہا ہے اور بیدار آرام سے بیٹھا ہے اسیطرح عارف وجاہل دو شخص اس جہان میں موجود ہیں۔ عارف بیدار ہے اور جاہل خوابیدہ ہے بیداری کی توجہ سے عارف کو ایک خاص ذات ہی معلوم ہوتی ہے اور جاہل کو خواب غفلت کی توجہ سے ایک ذات میں صدہا طرح کے خیالات وخوف وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ بیدار کے قول پر یقین کرنا دانائی ہے۔ اسلئے جو کچھ عارف حق بین۔ حق گو وحق جو نے سمجھا ہے وہی درست ہے یعنے کہ نہ کچھ پیدا ہوتا ہے نہ فنا ہوتا ہے۔ نہ کوئی کہیں سے آیا ہے نہ کہیں جائیگا! ایک ذات احاطہ فکر وقیاس سے باہر اپنے آپ میں قائم ہے۔ ہزارہا لوگ اپنے اپنے خیالات کے توسن راہ استدلال پر میدان ذات میں دوڑا گئے دوڑاتے ہیں۔ اور دوڑائینگے لیکن بجز نادریافتگی کے کچھ دریافت نہیں کیا اور نہ کریں گے۔ بیت

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں پنڈت کروڑ دانا ہزار سیانے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہم سب لوگ ایک احاطہ میں جسکو خدا کہتے ہیں بند ہیں اسی میں سے ہوئے ہیں اور اُسی میں رہتے ہیں اور اُسی میں سما جاتے ہیں پس ہماری ابتداء ووسط وانتہاء ایک ہی خدا ہے بلکہ یہ کلمہ خدا کا بھی اس موقع پر مقلد ہے جب یہ صورت ہے تو کیا کہا جاوے مقام دم رزن نہیں بیت

لب بہ بند از گفتگو چوں وقت گفت گوئے نیست
جائے حیرانیست درو ے باش حیراں دم مزن

دیگر

چشم در صنع الٰہی باز کُن لب را بہ بند بہتر از خواندن بود دیدن خطِ اُستادرا

چونکہ بیمار کو اپنی بیماری کے مٹانے سے غرض ہے اس سے اُس کا کچھ فائدہ نہیں ہے کہ بیماری پیدا ہونیکا باعث اور ادویہ کے پیدا ہونے کا مکان اور نشان دریافت کرے بلکہ مناسب ہے کہ حکیم کے حسب مرضی علاج کرے اور پرہیز رکھے تاکہ جلد تر شفا حاصل ہو اسیطرح ہم کو غفلت کا دور کرنا ہی فرض ہے اور اس سے علاوہ دیگر خیالات کہ یہ جہان کسطرح پیدا ہوا اور روح مرنے کے بعد کہاں جاوے گا فضول ہیں کیونکہ جہان جس طرح پیدا ہوا سو ہوا ہم کو اس کا دور کرنا فرض ہے اور روح بعد مرنیکے ہمارے خیال کے موافق جائینگے یعنی اگر ہم ہمیشہ حق میں محو رہتے ہیں تو حق ہونگے پس واجب ہے کہ سب کام کو چھوڑ کر اس صورت سے جو اوپر بیان کی گئی ہیں خداشناسی وخودشناسی بکلیت کرے اور جہان کو بالکل معدوم تصور کرے اور ہمیشہ خوش رہے بقول حافظ

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود نکشاید بحکمت ایں معمارا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گلِ شانزدہم

ویرانے مکان سے رنجہ خاطر نہ ہونا چاہیئے بلکہ پریشانیٔ دل کا احتیاط کرنا واجب ہے صحبت ظاہری میں ہمیشہ خوف مہجوری درپیش ہے مگر صحبت باطنی دائما حاصل اور خود بخود موجود ہے چشم بینا کے لئے ہر برگ و ہر خار راہبر ہے۔ اور ہر وقوعہ اُسکے واسطے سبق عبرت ہے اور ہر لفظ اُس کے لئے دفتر معرفت ہے جو اشیاء موجود ہیں تمام ہست علم سرور ہیں کسی میں سرمو کمی و بیشی نہیں اگر پوچھو کس طرح اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر شے جو ظاہر اور وجود دار ہے۔ پانچ امور سے ثابت و قایم ہے وے یہ ہیں۔ اسم و صفت۔ و ہست و علم و سرور۔ سوائے ان صفات خمسہ کے کوئی چیز ثبوت نہیں ہو سکتی۔ سو ان کی تشریح یہ ہے اسم بمعنے نام اور صفت بمعنے شکل ہست بمعنے ہے علم بمعنے یقین اور سرور بمعنے خوشی۔ جیسے میز۔ یہ نام مربع یہ صفت۔ ہے ہست تینوں کا یقین علم۔ و بعد علم کے جو خوشی ہوتی ہے۔ وہ سرور ہوا اب دیکھئے کہ تمام اشیاء یعنے پدارتھ ان پانچ امور کر کے ثابت ہوتی ہیں مگر اسم و صفت ہر ایک شے کی جُدا جُدا ہے اور ہست و علم و سرور تمام کا یکساں ہے۔ جیسے میز کا اسم و صفت کرسی کے اسم و صفت سے متفرق ہے مگر باقی تین امور ہست و علم و سرور یکساں ہیں اسطرح تمام اشیاء میں اسم و صفت متفرق و مختلف ہیں اگر ان کو اُٹھا دیا جاوے تو باقی ہست و علم و سرور جو یکساں و شامل ہے برابر رہیگا۔ اور جو چیز متفرق و عدم پذیر ہے و جھوٹی ہے اس واسطے اسم و صفت باطل ہیں اُسکو باطل تصور کر کے اپنے دل سے بھلا دینا چاہیئے اور باقی جو راست و یکساں امور ہیں اُن کو مقدم کرنا چاہیئے

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو ثبوت ہوا کہ تمام اشیاء ہست و علم و سرور ہیں کوئی غیر نہیں غیریت اسم و صفت کیوجہ سے ہے۔ اس باعث سے جو چیز اسم و صفت کر کے جائگیر ہے اُسکو ہمت مردانہ و معرفت یگانہ سے باہر نکالکر اور ہستی و علم و سرور میں محو ہو کر ہمیشہ خواہش سے فارغ رہنا چاہیئے۔ جہان کو کچھ اور تصوّر کرنا یہی گمراہی ہے۔ جب تحقیق کر کے دیکھا کہ جہاں اسم و صفت ہے اور اسم و صفت باطل ہے اور باطل شئے دائما معدوم ہے اُسپر دل لگانا دانائی سے بعید ہے۔ پھر اُس کو کوئی حالت شئے اور وقت تکلیف دینے والا نہیں ہوتا۔ ہمیشہ اپنی یکساں حالت میں خوش رہتا ہے۔ صبر و تحمل و خوش خلقی و یکساں نظری و استغناء وغیرہ جو ملکی اوصاف ہیں اُن کو ہمیشہ اپنے عمل میں رکھنے سے معرفت حق کی مشق خوب پختہ ہو جاتی ہے۔ اور آزادی بھی نہایت عمدہ چیز ہے۔ سردردی تعلق سے وسیلہ رُستگاری کا یہی ہے ابتداء و انتہاء آرام و بیخبری ہے صرف درمیان میں بباعث غفلت مُفت کے دُکھ اور سردردی ہے سوائے حسرت و رنج کے دُنیاوی امور میں داخل ہونے سے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا پس اس خیال کو چھوڑ کر دل کو جمع کر کے اپنے آپ میں قائم رہے جو آدسروپ ہے۔ آزاد کون ہے جو کثیف و لطیف کبر و منی سے فارغ ہے اور جس میں کسی طرح کی اُلفت و محبّت نہیں ہے شانتی رشانتی۔ نہ کچھ ہوا ہے نہ کچھ ہووے گا اس نسچہ کو پختہ کر کے کیول شدھ چیتن آتما کو جہاں کہاں دیکھو۔

گلِ ہفتم

دنیا جو مثل بحر عمیق بنظر بیدانشی یقین ہو رہی ہے اگر بچشم تحقیق دیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جاوے تو صرف خیال ہے۔ خیال کے طلوع سے جہان نمودار ہے اور خیال کے غروب سے جہان کی نابودی ظاہر ہے۔ پس کمر ہمت باندھ کر اس خیال سے پاک و منزہ رہنا چاہئے خیال سے پاک رہنے کے لیے یہ وچار سوچے کہ یہ خیال یعنی مَن کہاں سے اُٹھتا ہے اور کس کے آسرے اپنے فعل کی تکمیل کرتا ہے اور پھر کس میں محو ہو جاتا ہے اور کون ان تین حالات کا شاہد ہے۔ جب استغراق اور دانش کامل سے ثبوت ہوا کہ مجھ سے اس خیال کی پیدائش ہے اور میرے ذریعہ سے یہ متحرک ہے اور مجھ ہی میں نابود ہو جاتا ہے۔ میں ان تین حالتوں کا شاہد ہوں اُس وقت پھر اس خیال کی پیروی کرنی گویا دیدہ و دانستہ چاہ عظیم میں آپ کو ڈالنا ہے۔ خیال بمنزلہ موج ہے اور آتما مثل بحر عمیق ہے بحر کو امواج کے پیدا ہونے یا مٹ جانے سے کسی قسم کی کمی یا بیشی نہیں۔ صرف باد کی آمیزش سے بحر صورت امواج میں ہو رہا ہے ورنہ بحر میں بلحاظ اپنی اصلیت کے کسی قسم کا فرق نہیں آتا اسی طرح تحرک قلب سے شاہد آتما میں کسیطرح کا فرق نہیں آتا صرف بیدانشی کے باعث سے ہزار ہا طرح کے واہمات آپ میں دیکھتا ہے جب یقین واثق ہوا کہ میں مَن چیت۔ بُدھ اہنکار جاگرت سپن سکھوپت اور تمام حواس کا دانندہ و شاہد ہوں اور ان کے افعال نیک بد سے مجھ میں کچھ آلایش نہیں میں واحد۔ لاشریک۔ بے زوال فارغ از این و آں قائم بذات خود ہوں۔ پھر اُسکو کسی حالت میں لغزش نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ اپنے سروپ کو بخوبی دریافت کر کے دائما اُسی میں مستغرق رہو سوائے دانش حقیقت اصل کے اور کوئی وسیلہ اس فضول سرودی سے رستگاری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا نہیں ایسے وقت بے بہا کو دریافتگی حقیقت میں صرف کرنے سے تمام اسرار نہانی منکشف ہو سکتے ہیں۔ مگر فضیلت تب ہوتی ہے جب تمام حقائق مندرجہ کُتب ایزدی کو اپنے سروپ (ذات) میں سمجھے۔ نہ کہ کسی غیر شے کو معبود تصوّر کر کے اُسکے اوصاف سمجھے ✤

گُلِ ہژدہم

جمعیّت خاطری عجب نعمت ہے تحصیل اُس کی دو امور پر منحصر ہے اوّل صحبت کاملان دوم عقل سلیم و طبع حلیم صحبت کامل سخن کامل ہے اور اُس پر حق الیقین کرنا اور عمل میں لانا عقل سلیم و طبع حلیم ہے۔ خواہش لذّات نفسانی و تمنّائے اشیاء فانی بباعث نادانی و علم سُبحانی ہے جسطرح صدف میں قطرہ کا وہم بلکہ یقین۔ صدف کی بے علمی سے ہو رہا ہے اسیطرح بباعث عدم شناخت ذات ہست و علم سرور کے شعلہ اسم و صفت مجمر سینہ میں تاباں ہو رہا ہے جس کے باعث سے صدہا طرح کے واہمات و تفکّرات روح کو کشاکشی میں رکھتے ہیں بغور دیکھنے و سمجھنے سے ثابت ہوا ہے کہ تمام جھگڑا خیال کا ہے اور یہ خیال اسم و صفت پر منقسم ہو کر ذات بیچون و چگون کو بیشمار صُور و اسماء میں دیکھ رہا ہے اگر خیال اسم و صفت کو ایک لحظہ دل سے فراموش کر کے دیکھا جاوے تو ایک احدیّت نرد کا رچیتن ماتر ہی باقی رہتا ہے جو اصل ہے اور آغاز و انجام تمام اسماء و صفات کا ہے پس جائے غور ہے کہ جب خیال ابھی پیدا نہیں ہوا اُس وقت کیا ہے یا جب خیال معدوم ہو جاتا ہے باقی کیا ہے۔ اُسی ذات کو اپنا آپ جان کر قایم رہیں جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خیال کا آفتاب مشرق سینہ میں طالع ہوتا ہے تب شعاع اسم وصفت ہر چہار اطراف
میں نمایاں ہوتا ہے اور جب آفتاب خیال مغرب بیخیالی میں غروب ہوتا ہے
اُس وقت دھوپ اسم وصفت بھی جاتی رہتی ہے۔ اسلئے آپ کو انتہکرن کا شاہد
جانکر اُن سے برکنار رہنا باعث آرام ہے من ایسی نازک طاقت ہے کہ اس کا
اعتبار ہرگز نہیں ایک لحظہ میں عرش ہفتمی پر عروج کر جاتا ہے دوسرے لحظہ میں
تحت الثرائے میں نزول پاکر پریشان ہو جاتا ہے پس اس مَن کی رفتار کا خیال
بہرحال واجب ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے سروپ سے لحظہ بھر بھی غافل نہ ہووے
جب سروپ سے غافل ہؤا اُسی لحظہ میں مَن روپ بھوتنا اپنے کرداروں کو ظاہر کرتا ہے
مَن مثل کوئلہ کے ہے کوئلہ کسی صورت سے سفید نہیں ہو سکتا۔ نہ صابون سے اور نہ
دیگر مصالحہ سے۔ صرف آگ میں ڈالنے سے اپنی سیاہی کو چھوڑ کر روشن جامہ کو اختیار
کرتا ہے اسیطرح مَن کسی اور حالت یا حیلہ سے اپنی عادت کو نہیں چھوڑ سکتا
صرف آتم گیان سے اسکی چنچلتا یعنی پریشانی دور ہو جاتی ہے پس واجب آیا کہ اُٹھتے بیٹھتے
کھاتے پیتے سوتے۔ کام کرتے دیتے لیتے۔ سدا چیتن نِروکار آتم سروپ میں قائم رہیں جو
معدن آرام واستقلال ہے سوائے اِس کے نہ کچھ ہؤا ہے اور نہ کچھ ہوتا ہے
جب خیال اُٹھے اُس کو اُسی وقت روکو۔ اتنی فرصت نہ دو کہ پھیل کر اپنا اثر پیدا
کرے بنظر غور حواس اور نفس کو شامل نہونے دو کیونکہ جب یہ دونو شامل ہو جاتے
ہیں اُس وقت جیو آتما پر غالب آکر اپنی مرضی کے موافق کام کرا لیتے ہیں
جگت صرف اسم ہے اور تمام الفاظ نیک خواہ بد صرف خیال ہیں سب کو دل سے
فراموش کر کے نِروکلپ رہنا ہی رُستگاری ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گلِ نوزدہم

فرد

دریاب کہ کیست دو عالم ما ئیم بذاتِ خویش مائیم

دیگر

ما شاخ درختیم پُراز میوۂ توحید ہر رہگذرے سنگ زند عار نداریم

مایا و برہم برائے نام دو ہیں ورنہ ایک شے ہی کثرت کے باعث سے مایا نام اور وحدت کے باعث برہم نام سے موسوم ہے جیسے کہ آفتاب و دھوپ ایک ہی چیز ہیں لیکن بباعث زمین و دیوار و اشجار کے دھوپ سورج سے جُدا معلوم ہوتی ہے حالانکہ جُدا نہیں اسیطرح جو کچھ دیکھ رہے ہو سب برہم ہی برہم ہے سوائے برہم کے جو نظر آوے سب کو مثل فرزند عقیمہ سمجھو۔ فرد

حق جانِ جہان است جہاں جملہ بدن اقسام ملائکہ حواسِ این تن

اجرام و عناصر و موالید اعضا توحید ہمیں است دگر حیلہ و فن

آئینہ توحید پُراز زنگ کثرت ہو گیا ہے جس کے باعث اصل نظر جاتی رہی ہے جب صیقل فہمید وحدانیت سے پھر صاف کیا جاوے تو اصل حقیقت منکشف ہو آئینہ دل پر بباعث کثافت حرص و تمنا و الفت وغیرہ کے راستی معکوس نہیں ہوتی اور سوائے پردۂ تعیّن کے اور کوئی پردہ نہیں تھا سو پردہ تعیّن صرف اسم و صفت ہی ہے اگر اس پردہ کو دل سے اُٹھا کر دیکھئے تو نہ کوئی جہان ہے اور نہ کثرت کا نشان ہے جب خیال ہر کیطرف ہوتا ہے تو صدہا طرح کے اسم و صفت کیساتھ شامل ہو کر پریشان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتا ہے اور جب حجرۂ دل میں مقیم ہو کر ذات مطلق کے عمق میں غرق ہوتا ہے تو اپنی ہستی کو بھی گم کر کے واصل ذات ہوتا ہے۔ جمعیت و طمانیت مثل گوہر اس کے ہاتھ لگتے ہیں۔ پس واجب ہے کہ جس قدر ہو سکے برتی یعنے خیال کو باہر یعنے کثرت سے روک کر اندر کیطرف یعنے ذات مطلق میں جو حالت بیخیالی کی ہے اور جہاں سوائے ہست و علم سرور کے کوئی نشان نہیں ہوتا قایم کرے خیال کو مذبذب کرنے میں آرام نہیں بلکہ جمع کرنے میں آرام یا آسائش ہے اُسیوقت ضبط ہوگا۔ جب آپ کو محیط عین ہستی و علم و سرور دیکھو گے جسم کے تعلق سے بالکل بری اور مایا کے رشتہ سے فارغ۔ نام روپ سے معرّا سمجھو گے۔ کیونکہ علت عظیم اس ظاہری گرفتاری کی صرف تعلق جسمانی و اعتقاد اسم وصفت ہے۔ چداکاس میں چت کے پھرنے سے جگت اوتپت ہوا جب یہ پھرنا گم ہو جاوے تو جگت کہاں ہے۔ تمام وہم فہم سے دور ہو جاتا ہے۔ جہان کو مثل آب سراب جان کر اُس کی لذات کی طرف خیال کو مائل نہ کرنا یہی حیات نجات حاصل کرنا ہے۔ خواب کی کس حالت پر شاداں اور کس حالت پر غمگین ہوویں جب اُس کی تمام حالتیں نمود بے بود ہیں کوئی حالت نہ راست ہے اور نہ دروغ۔ بلکہ ہیچ ہے پس ہم کو نہ شاداں ہونا ہے نہ غمگین یکیاں ذات عین علم میں محو رہنا ہے جیو اور برہم میں صرف خواہش ہی کا فرق ہے۔ خواہش کی صحبت سے برہم پد سے گر کر جیو کے درجہ کو پہنچا ہے۔ پھر جب خواہش سے بری ہووے تو سدھ برہم ہے۔ گیان کا سمجھنا اور قایم کرنا ہمارے لئے فرض عظیم ہے۔ جسم جو ذریعہ حصول معرفت کردگار ہے۔ اُس کا کوئی بھروسہ نہیں جس قدر جلدی ہو سکے اسکو یقین کر لینا چاہیئے۔

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلدستہ

سوال وساوس قلبی کے دور ہونے پر سرور سرمدی کس طرح حاصل ہوتا ہے

جواب اوّل سمجھنا چاہیئے کہ سرور سرمدی کس کو کہتے ہیں سرور سرمدی سدا آنند کو کہتے ہیں جو سروپ آتما کا ہے سو آتما دائما اپنی حالت ہستی و علم و سرور یعنے ست چت آنند میں قائم ہے۔ کوئی چیز یا زمان یا مکان آتما کو اپنی اصلی حالت سے تبدیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر بباعث عشق ازلی یعنے مایا کے خواہش کثرت سے حالت ہستی و علم و سرور میں فرق ہونے لگا ہے۔ سو مایا کچھ چیز نہیں ہے آتما کے پوشیدہ کرنے کو مایا میں طاقت نہیں۔ بلکہ مایا آتما کے آسرے ہے اور آتما کو دکھے یعنے کشش کرتی ہے جسطرح پانی سے سوال پیدا ہو کر پانی کو پوشیدہ کر لیتا ہے یا جسطرح تاریکی گھر کی دیواروں سے پیدا ہو کر گھر کو تاریک کر دیتی ہے اُسیطرح مایا نے آتما سے ظہور پا کر آتما کو ڈھانپ لیا ہے سو مایا۔ اودیا۔ اور اگیان ایک ہی چیز کے نام ہیں۔ اور اگیان یعنے غفلت قلب میں مقیم ہوتی ہے قلب نام انتشکرن کا ہے جو من چت۔ بدھ۔ اہنکار سے موسوم و موصوف ہے تاوقتیکہ انتشکرن پُر از غفلت ہے جو محض وساوس و خیالات ہے تب تک صاف عکس کے اختیار کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اودیا میں جو چیتن کا پرتبنب یعنے عکس ہے اُس کو جیو کہتے ہیں سو جیو بھاؤ تب گم ہوگا جب اودیا اور اگیان دور ہوں گے اگیان گیان سے معدوم ہوگا اُسیطرح جب دانش حقیقی اور فہمید اصلیت سے غلاظت اگیان یعنے غفلت دور ہوئی اُس وقت آتما جو ست چت آنند ہے ظاہر ہوگا۔ ظاہر کیا بلکہ اپنا آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یقین ہوگا۔ جب ست چت آنند آپ کو جانتا ہے سرور سرمدی حاصل کرتا ہے۔ سوا سکو روکنے والا سوائے اگیان کے اور کوئی نہیں۔ کیونکہ آتما سدا پراپت یعنے دائما حاصل ہے اور جگت سدا نبرت یعنے دائما فانی ہے۔ صرف اگیان کے باعث سے آتما اپراپت یعنے بیحاصل ہے۔ اور جگت ست یعنے باقی معلوم ہو رہا ہے جب اگیان زائل ہوا تب تمام واہمات اور وساوس نہیں رہتے جب وساوس نرا ہے پھر سرور سرمدی ہے **تمثیل**۔ جیسے رسن میں وہم مار کا ہونے سے جو خوف عائد ہوتا ہے وہ خوف رسن کی شناخت سے معدوم ہو جاتا ہے حالانکہ اوّل اور آخر مار رسن میں بالکل موجود نہیں۔ صرف درمیان میں بباعث جہلی رسن کے جو منجملہ وساوس قلبی کے ہے مار یقین ہو رہا ہے یعنے ایک چیز میں دوسری چیز کا علم ہو رہا ہے جو تینوں زمانوں میں اُس میں نہیں تھی اور کسقدر تکلیف دہ ہو رہا ہے۔ جب رسن کا علم ہوا اُس وقت مار اور مار کا خوف گم ہو جاتا ہے اور خوشی حاصل ہوتی ہے اسی طرح آتما کے اگیان سے جگت یقین ہو رہا ہے اور اس میں صدہا طرحکے تفکرات اور وساوس یعنی حیات وممات وگناہ وصواب اوّل و آخر کمی وبیشی یقین ہو رہے ہیں۔ جب آتما کا گیان ہو اُسوقت جہان جو اوّل بھی نہ تھا گم ہو جاتا ہے۔ سو جگت کیا ہے صرف پردۂ تعیّن ہے جب پردۂ تعیّن یعنے وسوسہ قلبی دور ہوا تب سرور سرمدی حاصل ہوا سو تب ہوا کہ وساوس قلبی کے دور ہوتے ہی آبحیات سرور سرمدی حاصل ہوتا ہے +

گل بست و یکم

خیال کے طلوع سے اوّل اور خیال کے غروب کے بعد جو ذات شاہد باقی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے اُسکو اپنا آپ پہچانو اور جہاں خیال جاتا ہے اس سے اوّل جو وہاں موجود ہے سو حق یعنے آتما ہے ٭

خیال کی پیروی سے شادی و غم و گرفتاری و رُستگاری ہوتی ہے اور شاہ رہنے میں سب تعیّنات سے آزادی حاصل ہے جسقدر کارروائی حواس ظاہری و باطنی سے ترکیب جسم میں ہو رہی ہے اُس میں اپنا تعلق ماننا باعث گرفتاری و غفلت ہے دانش حقیقی سے آپ کو اس تعیّن سے منسوب نہ کرنا صرف ذات بیچون و چرا کو حرکت و فعل و خیال سے فارغ جانکر قائم بخود رہنا ذریعہ لیکن خاطری و رستگاری ہے موجودگی جسم میں کوئی وسیلہ بجز نابود سمجھنے دیدنی و بدن و کاروبار کے ذریعہ رُستگاری و آزادگی کا نہیں جس قدر امراض و عیوب جسم میں بھرے ہیں وے تادم واپسین اس کے ہمراہ ہیں حواس اور قلب اپنے اپنے فعل میں شاغل رہتے ہیں کوئی جسم ایسا نہ ہُوا ہے اور نہ ہوگا جو اپنے لوازمات سے کسیقدر کمی رکھتا ہو صرف اتنا فرق ہے کہ کسی میں ستوگُن یعنے دانش غالب ہوتی ہے اور کسی میں رجوگُن یعنے فطرت زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں تموگُن یعنے غفلت باعث ضلالت ہوتی ہے جن میں ستوگُن کی زیادتی ہے وے بلا ہائے زمانہ سے مامون ہو کر سفر جسمانی طے کرتے ہیں۔ یعنے بذریعہ دانش حقیقی تغیّر جسمانی و حوادث آسمانی میں نظر یکسانی رکھ کر دام گاہ جسم میں عیوب و افعال جسمانی سے آزاد رہتے ہیں اور جو لوگ رجوگُن و تموگُن کے زیر ہو کر فعل کرتے ہیں اُن کو ہمیشہ رنج و تعب آمدن و شُدن رہتا ہے اور جیتے جی بھی تبدیلات زمانہ کے حوادث و تشاویش سے بیکبار نہیں رہتے پس واجب ہے کہ بہر حال اپنی عادات کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوصاف حمیدہ بنا کر حسب قواعد ستوگن تعلق منشی موہوم کو تورہ کر گزران کرے جب کچھ عرصہ اس شغل میں بسر ہوگا اُسوقت تمام قیود سے خلاص ہو کر عین مطلق ہوگا۔ گنوں سے رہت گنا تیت ہوگا۔ جب ایسا نازک معاملہ ہے کہ کسی کو ایک لحظہ بھی جسم کے تعلق سی گریز نہیں ہو سکتا تو شائقین سنگاری کو اس زندگی عارضی میں احتیاط واجب ہے کیونکہ کوئی لحظہ حالت بیداری وخواب وخواب گراں میں ایسا نہیں کہ جس میں جیو کو تعلق بدن سے فراغت ہو اور بدوں قطع تعلق بدن جیو کو درجہ اعلےٰ یعنے پرم برہم حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے تمام اطراف سے خیال کو یکجا کر کے وچار کرے کہ جیو آتما کا سریر کیساتھ تعلق کسی حالت میں نہیں ہے۔ جاگرت سُپن سکھوپت بار بار آتی جاتی ہیں اور میں ان تینوں کا شاہد ہوں پس میرا اور سریر کا کسی صورت سے تعلق نہیں ہو سکتا جب اس صورت سے اس نے آپکو سریر کے دھرموں سے جُدا مانا تو اُس وقت اُسکے اعمال اور نتیجہ اعمال سے بھی دامن کش ہوگا جب اس درجہ پر پہنچا تو شادی وغم نیک و بد خوب و زشت میں مساویت ہوگی جب ہر حال میں یکساں ہوگا تو جاگرت سُپن وسکھوپت سے برتر ہو کر تُریا یعنے عالم ذات میں مقیم ہوگا۔ گویا خود بخود خدا ہو کر خود بخود قایم رہیگا +

گُل بست ودوم

دل ایسی نازک طاقت ہے کہ جس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے اس کی صورت میں مبدل ہو جاتا ہے دُنیا میں تمام کاروبار بامداد دل کے ہو رہے ہیں اگر دل مائل نہو تو کوئی کام نہیں ہو سکتا جس قدر اشیاء موسومہ و موصوفہ احاطہ فکر و قیاس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں آسکتی ہیں وہ کیا ہیں برتی یعنے خیال راہ آنکھوں سے نکلکر تمام صورتوں اور جسموں کی شکلوں میں آ اُنکے نام سے یقین ہوتا ہے وجود کُل اشیاء مرکب از عناصر خمسہ ہیں اور علم اشیاء برتی یعنے خیال سے ہوتا ہے سو اسیطرح ہے کہ اتھکرن کی برتی معہ چیتن کے آنکھوں سے نکلکر پدارتھ یعنے شے سے شامل ہوتی ہے وہاں چیتن روشن کُنندہ ہے اور برتی دور کُنندہ بعلمی اُس چیز کی ہے یعنی برتی معہ چیتن کے اُس شے سے جو معہ چیتن کے شامل ہو کر ایک روپ ہو جاتی ہے۔ چیتن واحد ہے سو اُسکی ایکتا ظاہر ہے اور برتی عناصر کا لطیف حصّہ ہے اور وجود عناصر کا کثیف حصّہ ہے سو لطیف حصّہ کثیف سے شامل ہو کر اُسکی کثافت کو معلوم کرتا ہے اس صورت سے ایک چیز کا علم ہوتا ہے یا رویت ہوتی ہے پس کیا ہوا چیتن کی چیتن کیساتھ ایکتا ہوئی یا خیال صورت وجود میں ہو کر موسوم و موصوف ہوا تو ہر دو صورتوں میں یہ ثابت ہوا کہ وجود اس خیال کا کوئی نہیں صرف بعلمی سے وجود یقین ہو رہے ہیں جس صورت سے یہ برتی باہر کیطرف جا کر تمام ظہورہ کو پیدا کرتی ہے اور صدہا طرح کے وجود و اشکال دکھاتی ہے اگر اس کو اندر کیطرف مائل کیا جاوے تو پرماتما سے ایک روپ ہو کر پرماننديں مگن ہو جاوے پس مناسب ہے کہ ظاہر اسباب سے اس لطیف طاقت کو ہٹا کر معنے کیطرف متوجہ کیا کریں اور پھر یہ حال ہے کہ راہ گوش سے صورت آواز میں جو کچھ اتھکرن یعنے قلب میں معکوس ہوتا ہے یا راہ چشم سے صورت بصر میں جو کچھ منظور ہوتا ہے یا راہ زبان سے صورت ذایقہ میں جو کچھ معلوم ہوتا ہے یا راہ بینی سے صورت بو میں جو کچھ مشموم ہوتا ہے یا راہ لمس سے صورت مس میں جو کچھ محسوس ہوتا ہے وہ تمام برتی کے ذریعہ سے مفہوم ہوتا ہے۔ گویا برتی اُس کی صورت کو اختیار کر کے اُسیطرح ہو جاتی ہے اور ہمیشہ برتی کو ان حواس خمسہ سے اور ان حواس خمسہ کو برتی سے تعلّق ہے کیونکہ بدون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یکدگر اپنی اپنی کارروائی نہیں کرسکتے اسلئے مقام احتیاط ہے کہ جس چیز کیلئے پانچ راہ
اخراج کے ہوں اور تمام لذائذ مختلفہ سے معمور ہوں اُسکی حفاظت نہایت مشکل ہے سو
اگر اسکو انکی صحبت سے دور کرکے آراستہ کرنا منظور ہو تو حتے الامکان برتی کو اشیاء
ظاہری کیطرف متوجہ نہ کرے ہمیشہ معنی میں مستغرق رکھے اور اسقدر پختہ مشق وحدت
کی کرے کہ جب برتی راہ چشماں سے نکلکر باہر کیطرف مایل ہو تو وہاں بھی بجز ذات بری از
صفات کے اور کچھ نہ دیکھے اور راہ گوش سے جو آواز سنائی دے سب کو نغمۂ توحید یقین کرکے
قایم رہے زبان سے جو ذایقہ معلوم ہو کر اُس سے لذت حاصل ہو اُس لذت کو اپنی لذت تصور
کرے کیونکہ معدن لذت و سرور آتما ہے اور کسی شے میں ذایقہ نہیں راہ بینی سے جو بوخواہ
خوش خواہ بد آوے دونوں کو عین علم مانکر یکساں رہے اور حس لامسہ سے جو اختلاف سردی
و گرمی و درشتی و نرمی محسوس ہو اُسمیں اپنے آپ کو شاہد یقین کرکے لغزش پذیر نہووے
سو یہ مشق تین امور سے پختہ ہوتی ہے وے یہ ہیں تت گیان یعنے علم اصلیت خود
منوناس یعنے نفس کو مارنا۔ واسنا کھے یعنے خواہش کو دور کرنا تت گیان نام ہے۔ اپنی
ذات کو بخوبی پہچاننے کا بذریعہ ودیک جس کو تمیز حق و باطل کہتے ہیں۔ آتما کو جسم کثیف
و لطیف و الطف و جاگرت (ناسوت) و سپن (ملکوت) و سکھوپت (جبروت) سے
جدا جاننا اور پھر اُس آتما کو سُدھ (پاک) نروکار (بے عیب) ست چت (باقی) آنند (علم) بودھ روپ (سرور) چدگھن (عقل کل) (مجسم خوشی)
سمجھنا اور یقین کرنا کہ سو آتما میں ہوں اور میں سو آتما ہوں۔ اس علم کو تت
گیان کہتے ہیں۔ منوناس اُسکو کہتے ہیں۔ کہ من کو حواس خمسہ باطنی کی لذات سے
باز رکھنا کیا معنے کہ حواس کو و محسوسات کو اور من کو ہیچ جانکر ان کا شاہد
رہنا۔ واسنا کھے واسنا کے ناس کرنے کو کہتے ہیں۔ سو واسنا تین قسم کی ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک لوک واسنا دوسری شاستر واسنا تیسری دیہ واسنا۔ لوک واسنا یہ ہے کہ تمام لوگ میری تعریف کریں کوئی شخص بدی سے میرا نام یاد نہ کرے سو یہ خیال محض خبط ہے ایسا کام اس طلسم آباد جہان میں ناممکن ہے پس اس خواہش سے بھی دل کو پاک رکھے اور شاستر واسنا یہ ہے کہ دائما شاستروں کو پڑھنے اور لوگوں پر اپنے دلایل و محاورہ شاستر سے فتح حاصل کرنے اور اپنی شہرت کے لیے مشنخان شاستروں کو خوش آوازی سے نغمہ سرائی کرنے میں مشغول رہنا سو یہ تینوں امور محال اور تغیر پذیر ہیں کیونکہ انسان کی عمر اس قدر غیر تکفی ہے کہ اگر کل عمر تعلیم کتب میں صرف کیجاوے تاہم بھی علوم و کتب درجہ اختتام پر نہیں پہنچینگے پس کیا حاصل کہ اس خام خیال میں اپنی نقدی حیات ضایع کرنی اور پھر بھی خواہش کی تکمیل نہوئی پس یہ بھی داخل نادانی ہے اور اگر اس خیال سے کہ غیر محفلیں با مداد دلائل و سخنان شاستر میں ظفریاب ہونگا۔ سو بھی قاعدہ کلیہ نہیں کبھی یہ فتحیاب ہوتا ہے کبھی کوئی دوسرا اسکو مغلوب و شرمندہ کرکے خود فتحیاب ہوتا ہے یا کبھی ایسا موقع ہوتا ہے کہ اسکو موقع پر سخن فراموش ہو جاتا ہے یا پورا پورا ادا نہیں ہو سکتا اس وقت نہایت ہی رنج نمودار ہوتا ہے پس یہ خیال بھی قابل ترک ہوا تیسرا سخنان یا ابیات کو خوش آواز سے پڑھکر شہرت حاصل کرنی سو یہ بھی دائما نہیں رہ سکتا کیونکہ انسان کی طبع عنصری ہمیشہ زیر حادثہ تبدیل رہتی ہے جب کبھی آواز بگڑ گئی اس وقت یہ خیال بھی جاتا رہتا ہے پس تینوں قسم کی شاستر واسنا کو واہیات اور فصول جان کر دل سے نکالنا چاہئے تیسری دیہ واسنا یہ ہے کہ دائما جسم کو بذریعہ عمدہ غذا ادویہ مجرب مقوی و فربہ کرنا اور خواہشمند لذات نفسانی کا رہنا۔ عمدہ پوشاک و بوہائے عطر وغیرہ سے جسم کو آراستہ کرنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور دیگر سامان لذات سے جسم کو مالا مال کرنا یا آنکہ جسم کے پاک کرنے کے لئے برت یعنے
روزہ رکھنا نیز تھ جاترا یعنے مقام متبرک کیطرف سفر کرنا سو یہ خیال بالکل ناقص ہے
کیونکہ جسم فانی ہے اسکے فربہ ہونے یا طاقتور رہنے کی ہمیشہ امید رکھنی غلط فہمی ہے
ضرور کسی نہ کسی وقت پر عارضہ میں گرفتار ہو کر لاغر و ناتواں ہوگا۔ غذا و پوشاک
کچھ نہ چاہیگا اور نہ کوئی لذات نفسانی پوری ہو سکینگی اُسوقت تمام خوشی رنج
میں مبدل ہو جاویگی۔ پس واجب ہے کہ اس خواہش کو بھی ناقص جان کر دل سے نکالے اور
دوسرا جسم ایسا پلید ہے کہ اسکا پاک کرنا احاطہ امکان سے باہر ہے اسکی ترکیب
استخوان و گوشت و چرم و خون و رگ و پی و نجاست و پیشاب سے ہے۔ ایسے جسم کی پاکیزگی کرنی
محض نادانی ہے سو اس خواہش سے بھی پاک رہنا آیا ہے اس صورت سے تینوں قسم کی واسنا سے
دل کو صاف کہکر اور من کو لذات نفسانی سے روک کر دائمات گیان میں شاغل
رہنے سے برتی برہماکار ہو جاتی ہے جب برہماکار ہوئی اُسوقت برہم روپ ہوتی ہے۔
خواب میں بھی دوئی یا نشان دوئی جو جہان ہے نظر نہ آئیگا۔ پس واجب ہے کہ اس خیال کو
آتما کیطرف مائل کر کے برہمانند میں مگن رہے جو ہمیشہ ہے اور یکساں ہے سوائے اسکے
اور لذات فانی اور تغیر پذیر میں وقت کو صحبت جملا میں نہ گذارنا چاہیئے عادت
نہایت لطیف شے ہے۔ جب یہ دل میں بیٹھ جاتی ہے اُس وقت اسکا نکلنا
نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور آرام اس حیات مستعار میں صرف حسن عادات سے
ہے بلکہ اگر بغور دیکھئے تو بندہ صرف عادات سے ہے اور اگر ان عادات کو
چھوڑ دے تو وہی خدا ہے۔ پس اپنے اعمال کا محاسبہ بہر حال واجب ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل بست و سوم

ایک لحظہ ذات فارغ از اسماء و صفات و جمیع اسماء صفات سے غافل ہونا دام بلاہائے زمانہ کجرفتار میں گرفتار ہونا ہے اور دائما دائم السرور میں مستغرق ہونا آشوبہائے روزگار ناہنجار سے مامون ہونا ہے **فرد**

پس از صد سال ایں نکتہ محقق شد بخاقانی — کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

دیگر

جدا شو از دو عالم تا توانی با خدا بودن — کہ دارد درد سر بسیار با خلق آشنا بودن

خوشی نام یکجہتی خیال کا ہے اور غم و اندوہ صفت انتشار خیال کی ہے پس جہانتک ہو سکے اسی درفتار من کو جسکا قدم بصورت خیال عرش سے فرش تک پڑتا ہے زمام دانش سے روکے سو دانش یہ ہے کہ ہمیشہ من کا شاہد رہے یعنے جب ایک مکان سے برتی یعنے خیال دوسرے مکان کو جاتا ہے تو جہاں وہ جاتا ہے اُسکے جانیسے پہلے اور اسکے شامل اور اُسکی واپسی کے بعد جو ذات قائم و باقی ہے اُسکو اپنا آپ سمجھے ہمیشہ من کے کرداروں کا شاہد اور بینا رہے تاکہ دشمن خونخوار جو من ہے خود بخود دوست وفادار ہو جاوے کیونکہ من چت بدھ اہنکار جو انتہکرن کے نام سے موسوم ہیں اصلیت سے جڑ یعنے بیعلم و مردہ ہیں آتما کی چیتنتا سے چیتن اور اپنے افعال میں فاعل ہوتے ہیں اگر آتما اپنے سوبھاؤ میں قائم ہو جاوے۔ تو من وغیرہ مثل سنگ کے ساکن ہیں پس تم اپنے سوبھاؤ میں قائم رہو سو تمہاری عادت ہی تمہارا سروپ ہے خود بخود روشن عین علم و تمام کا شاہد اور تمام خیالات کے اول اور آخر ست چت آنند اکھنڈ

ؔ قسمت پذیر نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نراکار۔ برہم۔ انگت۔ پورن۔ اچیت۔ یہ کل تمہارے ذاتی اوصاف ہیں اسلئے تمہارا سروپ ہیں
ان کا بار بار من کیساتھ تیقین کرو جب انکے معنے دلنشین ہو کر یقین واثق ہوگا اسوقت
من برہم روپ ہے۔ جس طرح ٹکڑہ آہن خواہ مربع خواہ
مستطیل خواہ مدور جب آتش سوزاں میں ڈالا جاوے تو اُس کیساتھ شامل ہوتے
سے آتش ہو جاتا ہے ہر سہ اوصاف آتش مثلاً تپش۔ سوزندگی شعاع اُسمیں نمودار ہو
آتے ہیں لیکن اُسکی صورت خواہ مربع خواہ مستطیل خواہ مدور بدستور رہتی ہیں ایسے ہی برتی
مثل ٹکڑہ آہن کے ہے اور پھرنا اسکی صورت ہے جب آتش برہم گیان میں ڈالی جاتی ہے کیا معنے
جب برہم گیان کی مشق کرتی ہے اُسوقت اُسکی صحبت کے فیض سے یہ بھی برہم روپ ہو جاتی
ہے مطلب کہ ہر سہ صفت برہم جو ست چت آنند ہیں اُسمیں نمایاں ہو آتی ہیں نمایاں کیا
بلکہ برتی ست چت آنند روپ ہو جاتی ہے لیکن اس کی صورت جو پھرنا ہے وہ
بدستور قائم رہتی ہے۔ مگر وہ پھرنا بھی اُس وقت برہم روپ ہو جاتا ہے۔ جب برتی
برہم آکار ہو جاتی ہے پس بار بار اپنے سروپ کا فکر و یقین و یادگاری کرکے اس برتی کو برہما
کار کرنا ہے اسی کا نام سمادھ ہے اور اسی کو برہمان اور پرم پد کہتے ہیں جاگرت سپن سکھوپت
یہ تینوں اوستھا برتی کی ہیں۔ جب برتی آنکھوں میں ہوتی ہے وہ جاگرت ہے جب
کنٹھ میں ہوتی ہے وہ سپن ہے جب ہردے میں ہوتی ہے وہ سکھوپت ہے پس جاگرت و
سپن و سکھوپت برائے نام ہیں برتی کی رفتار سے جو منازل قایم ہوئی ہیں اُن کا نام
جاگرت سپن۔ سکھوپت کہا گیا ہے۔ جب برتی برہم گیان کے شغل سے برہم روپ
ہوتی ہے تب اُسکی رفتار اور نزول کی منازل بھی برہم روپ ہوتی ہیں جہان
اور کچھ چیز نہیں صرف برتی کا ہنگامہ ہے اسی کا باہر آنا صورت جہان اور اندر جانا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہ بصورت کہ بیرون ما بیط کہ میان ما محیط ہے بنا شد تا قیام

عدم جہان ہے پس مناسب ہے کہ دائما برتی کو اندر کیطرف مائل کرے اندر سے مُراد آتما ہے اور باہر سے مراد سریر ہے دوسرا اس علاج سے بھی من قیام پکڑتا ہے یعنے جہاں جہاں من کی برتی جاوے وہاں وہاں برہم کو نسچے کرے جب ہر چہار طرف برہم نظر آیا تو اُس کا جانا کہاں رہیگا جب اس صورت سے بیداری میں شغل پختہ ہوا تب خواب میں بھی اس کا اثر نمودار ہوگا۔ شایق کو چاہئے کہ ثابت قدم رہکر بار بار اپنے سروپ کی وچار ست شاستروں کے سرون اور من کے یکجہت کرنے میں مشغول رہے سستی کو ہرگز راہ ندیوے۔ پرکھارتھ کو پیش نظر رکھے +

گلِ بست و چہارم

قطع اُلفت جسمانی حصول لطف یزدانی ہے سوائے اسکے ترک کے کسی کو درجہ مقبولی حاصل نہیں ہوتا فرد

ہر کہ ترکِ تن نکرد از زندگانی بر نخورد — راحتے گر ہست کفشِ تنگ را در کندن است
زہر دُنیا گرچہ کم میگردد از تریاق عقل — بہترین افسون ما را ز دست خود افگندن است

ضرور جبتک جسم موجود ہے تب تک اسکی آب و نان سی پرورش کرنی ہوتی ہے بقول دانا ؎

تا رسد وقتیکہ باید بر زمیں انداختن — جامۂ تن را بآب و ناں رفوئے میکنم

لیکن عارف و جاہل میں اتنا فرق ہے کہ عارف کو بجز حق کے اپنے وجود تک بھی کچھ یقین نہیں ہوتا اُسکی نظر و یقین و قول و فعل حق ہی حق ہے اور جاہل کو یقین ہے کہ میں صرف تن ہوں سوائے فانی اسباب جہان کے اُسکی نظر و یقین و قول و فعل میں اور کچھ ہی نہیں پس مناسب ہے کہ اُلفت جسمانی چھوڑ کر عاشق جان ہووے جب جان کا طالب ہوا تو جسم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی قید سے رہائی پاکر خود جان ہوگا۔ یہی تعجب ہے کہ جو ذات بصورت جان حجرۂ دل میں مقیم ہے اُسکی جستجو میں بیرونی حالات کی تبدیلی یا ایک مکان سے دوسرے مکان کے انتقال سے اپنی طلب ظاہر کرتے ہیں۔ سوائے دریافت حقیقتِ جان مشاہدہ جانان نہیں ہوسکتا۔ حسب فرمودۂ عارف **ابیات**

گہ درونِ خرقہ گاہے در کفن میجوئمش — او درون جان و من در پیرہن میجوئمش
او درونِ خلوتِ اندیشہ گرم صحبت است — من چراغِ دل بکف در انجمن میجوئمش

ذرّہ جبتک اپنے اصل چشمہ آفتاب میں محو نہ ہو تب تک ذرّگی سے عروج نہیں پاسکتا قطرہ جب تک اپنے اصل کو نہ سمجھے اور اپنی ہستی حقیقی یقین نہ کرے تب تک یقین قطرگی سے نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ پس جزوّیت کی یقین گرفتاری و مجوری ہے اور کلیت میں محو ہونا اور عین کل آپ کو دیکھنا رستگاری اور وصال ہے۔ **بیت**

ذرّہ چوں محوِ آفتاب شود — ہمچو قطرہ کہ محوِ آب شود

یہ عشق ہے کہ قطرہ کو دریا اور ذرّہ کو آفتاب دانہ کو خرمن اور عاشق کو معشوق کردیتا ہے۔ دو کا ایک ہونا بدوں عشق کے ناممکن ہے **فرد**

رُتبۂ شمشیر را از یک دو کردن بیش نیست
عشق را نازم کہ تیغِ او دو را یک میکند

پس عشق کو اپنے دل میں مقیم کرکے راہ حق میں قدم اُٹھاوے تاکہ ایک لحظہ میں فرش ناسوت سے عرش لاہوت پر پرواز کرکے منزل گزیں ہووے سوائے ذات احد بیچون و بیچگون بحث کے نہ کچھ ہوا ہے اور نہ کچھ ہوگا۔ اگرچہ کثرت کا ہنگامہ بیشمار اور دور دراز ہے تاہم وحدت بمثل علم سرکش ہے۔ بلکہ کثرت وحدت ہے۔ ہر شے مفرد ہے صرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انبوہ کے باعث سے کثرت کا نام قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ عین وحدت ہے۔ خرمن دانہ ہے سوائے دانہ کے خرمن کچھ نہیں۔

فرد

نگردد مضئے وحدت بدل از کثرت صورت ہماں یک نقطہ بود چنداں کہ دور برنہ بیفزائی

پس ایک احد اپنے آپ میں قائم ہے۔

گل بست وپنجم

دنیا میں تمام کام وقت کی قید میں ہو رہے ہیں یعنے جو شئے موسومہ وموصوفہ احاطہ فکر وقیاس میں آسکتے ہیں وہ وقت سے پیدا ہوئے ہیں اور وقت پر فنا ہونگے ابتداء اور انتہا تمام کا عدم ہے اور جو ذات احاطہ فکر سے بعید ہے اور جس پر کوئی اسم وصفت قائم نہیں ہوسکتے۔ وہ قید زمانہ سے فارغ ہے۔ کیونکہ ابتداو انتہا سے فارغ ہے بلکہ زمانہ خود ہی اُسی سے ابتدا رکھتا ہے اور وہ ذات کُل محیط ہے۔ تمام اجسام میں بصورت جان مقیم ہے۔ بلکہ کُل اشیاء۔ تمام اسماء۔ ہمہ صفات۔ وہی ذات ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اُس ذات میں جو صفت اسم وصفت ہے وہ زیر تبدیل ہے اور ذات دائما یکساں ہے جیسے ایک ہی مٹی کہیں سبوچہ اور کہیں مٹی دو صورتوں سے موسوم ہو کر موسوم ہے ان میں سے مٹی دائما یکساں ہے اور سبوچہ زیر تبدیل ہے اور اگر بنظر غور دیکھیں تو سبوچہ سوائے مٹی کے اور کچھ چیز نہیں۔ گولائی اور پانی وغیرہ اُٹھانے کے قابل ہونے سے اسکو سبوچہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور رفعگی صورت کو فناء سبوچہ مانا گیا ہے ورنہ نہ سبوچہ پیدا ہوا ہے اور نہ مرے گا مٹی ہی اپنے آپ میں قائم ہے اُسیطرح پر ماتما بمنزلہ مٹی ہے۔ اور تمام اشیاء جہاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انکی ہستی

مثل سبوچہ وغیرہ کے ہیں۔ انکی بجز ہستی پرماتما کے اور کچھ نہیں۔ صرف اختلاف صورت اور اضاف اوصاف سے ایک شئے میں بہت اشیاء کا وہم ہو گیا ہے ورنہ ایک ذات قائم بخود ہے۔ نہ کوئی پیدا ہؤا ہے اور نہ کوئی مرتا ہے اب سامنے آپ جو کچھ دیکھ رہے ہیں۔ پڑھ رہے ہیں یا لکھ رہے ہیں یا خیال کر رہے ہیں سب پرماتما ہے سوائے پرماتما کے نہ کچھ ہؤا ہے اور نہ کچھ ہوگا اس نظر کا نام مکت ہے اسی یقین کا واثق ہونا وصل پرماتما ہے چاہیئے کہ اسی یقین کو ہر وقت زیر نظر رکھے جہان کے دیکھنے سے آرام حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے اس طرف سے نظر بند کر کے پرماتما کو دیکھے تاکہ آرام حاصل ہو۔ جہان اور خدا میں دھوپ اور آفتاب کی نسبت ہے دونو کو ایک جاننا مکت ہے ؛

گل بست و ششم

یکتائی میں سوائے یکتائی کے اور کچھ نہیں تمام الفاظ اور انکے معنے دوتائی میں مظہر دوئی ہیں لیکن بمصداق اس قول کے کہ کل شے کو اپنی اصلیت کیطرف رجوع ہے تمام ہنگامہ دوئی بھی عین یکتائی ہے یکتائی و دوئی صرف خیال میں ہے اگر خیال سے برتر ہو کر دیکھیں تو ذات مفہوم ہے پس ثابت ہؤا کہ تمام اسماء و صور والفاظ و معنے باوجود اختلاف نوعیت کے عین ذات بری از صفات صرف صرف مفہوم ہے سلسلہ خیال اس درجہ تک پہنچا ہے کہ تمام کلمات نیک و بد اسی سلسلہ میں مسلسل ہیں یعنے تمام علوم و فنون اسی خیال کی شاخیں ہیں کلمہ خدا۔ اسکے معنے اور اسکی شناخت خیال کا جزو عظیم ہے یعنے یہی خیال قدرت و مایا و شکت ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی خیال کو اگر بغور دیکھا جاوے تو اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک خیال دوسرا بیخیال۔ خیال میں تمام ہنگامہ نام و روپ شامل ہے اور بیخیال میں صرف ذات مفہوم ہے یعنے ایک ہی خیال صورت خیال میں جہان کے نام سے اور صورت بیخیالی میں خدا کے نام سے نامزد ہے اور وہ بیخیالی اور خیال ایک ہی خیال ہے اور لفظ خیال بھی اسموقع پر قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ جسقدر الفاظ ہیں وہ اپنی ضد کی مخالفت سے معنے پذیر ہیں اور جس درجہ پر بیٹھکر اسوقت تقریر ہو رہی ہے وہاں نہ ضد ہے اور نہ شرک ہے۔ اس خیال کو عین ذات سمجھکر قائم ہونا اسنسبت ہے جسقدر زیادہ جستجو و تجسس کیا جاوے اُسیقدر زیادہ تو اہمات کی ترقی اور مقصود دلی سے مہجوری ظاہر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ صرف ذات احد و یگانہ کو سمجھکر قائم بخود رہنا چاہیئے من ایسی زور آور طاقت ہے کہ تمام رنج و راحت اسی کی حرکت پر حصر رکھتا ہے۔ یہ من پانچ اقسام پر منقسم ہے کھیپت۔ وکھیپت۔ مُوڈھ۔ نرودھ۔ اکاگر جن کے معنے یہ ہیں۔ اوّل کھیپت اُسکو کہتے ہیں کہ من لذّات حواس کیطرف متوجہ ہو کر اُنہیں کا فکر کرے۔ یعنے شبد۔ سپرس۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ ان پانچ وشوں کے آکار ہووے۔ دوم وکھیپت اُسکو کہتے ہیں کہ من کبھی باہر وشوں کیطرف جاوے اور کبھی اندر آتما کیطرف متوجہ ہو۔ سوم مُوڈھ وہ حالت ہے کہ جب من کسی سخن متعلقہ معرفت کے سمجھنے کو ناقابل ہو اور اُس میں لیتا یعنے غنودگی بھی شامل ہے یعنے وہ حالت کہ جب من بیخبر ہو کے نیند میں محو ہو جاتا ہے۔ چہارم نرودھ اُسکو کہتے ہیں کہ من کے یکجا کرنے کا تدارک پیش ہو۔ ہر وقت تمام لطراف سے روک کر آتم سروپ میں اپنا آنند مانے۔ پنجم اکاگر وہ حالت ہے کہ سب طرف سے ہٹکر یکجا ہووے اور کوئی تدارک باقی نہ رہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ پرماند حالت اس من کی ہے۔ اب بچوران پانچ اقسام کے ترک و اختیار کا طریقہ گوش ہوش سے سنئے تاکہ پرماند کی پراپتی اور سرب دُکھ کی نورتی سروپ جو موکھ ہے سو اس سریر کی موجودگی میں ہر وقت حاصل ہو دو قسم یعنے کھیپت و موڑھ جگیاسی کو قابل ترک ہیں اور تیسرا قسم وکھیپت جگیاسی کی حالت ہوتی ہے۔ چوتھا نروودھ جگیاسی کو ہر حالت میں کرنا واجب ہے۔ پانچواں اکاگر نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ جس سے سالک کی محنت اور مسافت راہ حقیقی میں طے ہو جاتی ہے پس مناسب ہے کہ ان کو ذہن نشین کر کے اپنی طبیعت کا خود ہی امتحان کرتا رہے ؛

گل بست و ہفتم

گیان چار پرکار کا ہے۔ ایک شرون گیان۔ دوسرا منن گیان تیسرا ندھیاسن گیان۔ چوتھا ساکھیات گیان۔ اب ان کی تشریح کرنے میں ایک تمثیل دیکر نتیجہ دکھلایا جاتا ہے۔ مثال آگ چار قسم کی ہوتی ہے۔ ایک آتش ہیزم۔ دوم آتش برق سوم آتش غریزی۔ چہارم آتش قیامت کبرے جن کے ہندی الفاظ یہ ہیں۔ لکڑی کی اگن۔ بجلی کی اگن۔ بڑوانل اگن یا جھٹرا اگن۔ مہاپرلے کی اگن۔ آتش ہیزم یا لکڑی کی اگن۔ اُس وقت تک شعلہ آور ہوتی ہے۔ جب تک اُس میں لکڑیاں ڈالی جاویں جب لکڑی نہ ڈالی جاوے تو آگ گم ہو جاتی ہے۔ اُسی طرح سرون گیان ہے کہ جب تک سنت سنگت میں مقابل مہاتما پرش کے بیٹھکر سُخنان آبحیات مثل ہیزم کے اس کے مجمر سینہ میں راہ گوش سے پڑتی رہیں تب تک آتش معرفت صورت یقین میں شعلہ آور رہتی ہے۔ جب درمیان میں جُدائی ہوئی تو اُسوقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یاد فراموشی سے معدوم ہو جاتی ہے۔ یہ سَروَن گیان ہے۔ اس سے صرف لذت شنوائی حاصل ہوتی ہے یا قدرے آگاہی۔ دوم آتش برق وہ ہے جو بادلوں میں کبھی چھپتی ہے اور کبھی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اُس کا وجود ہر وقت موجود ہے اُسیطرح جو شخص سُخنان شُنیدہ کو گوشہ میں بیٹھکر نہ دل سے فکر کرتا ہے اور حصولی عین الیقین کے لئے بار بار یاد کرتا ہے اُس کو منن گیان حاصل ہوتا ہے جو ہمیشہ دل میں قایم رہتا ہے اور گاہے گاہے جوشزن ہو کر شعلہ آور ہوتا ہے اور گاہے کسی دُنیاوی امورات کے استغراق سے فراموش ہو جاتا ہے مگر پھر اُسی لحظہ میں اپنی چمک اور دمک نکالتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جسقدر واہمات در باب صداقت کلام الٰہی و یکتائی جیو و برہم ہیں رفع ہو جاتے ہیں۔ تیسرا آتش غریزی اس میں دو قسم کی آتش شامل ہے۔ ایک آتش غریزی جو انسان کے معدہ میں غذاء ماکولہ و مشروبہ کو ہضم کرتی ہے۔ اور دوسری آتش غریزی جو شکم سمندر میں طغیانی آب کو سوختہ کر کے سمندر کو اپنی حد میں رکھتی ہے پس ان دونوں کا کام باہر کے دخول کو اپنے میں محو کرنے کا ہے اُسیطرح ندھیاسن گیان ہے کہ ادوئیت گیان برتی میں اس قدر غالب ہو جاوے کہ تمام خیالات لذات جو اس کو مثل غذا یا آب دریا آتش معرفت میں محو کر کے آپ میں قائم رہے یعنے یہ کہ ہر وقت برتی ادوئیت وست یعنے ذات احد میں شامل ہو کر اُسی کی آگار رہے۔ اس غرض سے کہ وہ یقین جو بذریعہ شرَون (سماعت) ہم کو حاصل ہوئی ہے اور بذریعہ منن (یقین) جس کو ہم نے خزانہ یادگیری میں ڈالا ہے وہ اب بذریعہ ندھیاسن (عین الیقین) ہو کر ہماری اپنی ہی نظر ہو جاوے۔ اور اس سے یہ فائدہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حاصل ہوتا ہے کہ گاہ بیگاہ جو شُبہ اپنے آتما کو برہم روپ یقین کرنے اور آپ کو تمام بندھنوں سے رہت یقین کرنے میں دیکھتا تھا دور ہوجاتا ہے۔ چہارم آتش قیامت کبرے یعنے مہاپرلے کی اگن وہ ہے جو تمام جہان اور مافیہا کو جلاکر آپ ہی باقی رہتی ہے۔ اسیطرح ساکھیات گیان ہے کہ اشتھول سُوکھم کارن سریر جاگرت سُپن۔ سُکھوپت اوستھا۔ وسوتیجس۔ پراگ چیو۔ ویراٹ۔ سوتر آتما۔ ایشور۔ علے ہذا القیاس تمام اوہام و تفاوات کو دور کرکے صرف گیان سروپ رہتا ہے کیسا گیان جس میں گیاتا (عالم) گے (معلوم) کی سمائی نہیں نہ یہ ہیں نہ تو نہ وہ نہ یہ ایک ادوئیت نرو کار چدگھن اپنا آپ ہے ایسی حالت کو سالک انبھو کرکے کرت کرت (دایم السرور) ہوتا ہے اب مناسب ہے کہ ان چار اقسام کے گیان کو بخوبی ذہن نشین کرکے اپنی طبیعت کا امتحان کرے۔ جس درجہ میں اپنی برتی کو دیکھے اُس سے زیادہ درجہ کیلئے کوشش کرے۔ کیونکہ بحر معرفت اس قدر عمیق اور ناپیدا کنار ہے کہ صدہا لوگ اسمیں مثل غوّاص غوطہ زن ہوکر نہ کو دریافت کرنے لگے ہیں۔ بوالعجب کہ وہاں اپنی ہستی سے ہاتھ دھوکر زبان سے بیزبان چشم سے بے جسم گم در گم ہوکر محو ہوگئے ہیں ٭

مثنوی مصنف

یار ہر جا حاضر و موجود است | در تلاشش جستجو بے سُود است
پردۂ اسم و صفاتی را بدر | ہر کجا یکرنگئے معنے نگر
خود خدائیم خود خدائم خود خُدا | بلکہ اصلاً از خدا بودن جُدا
چوں دریں راہ آمدم دیدم چہ ام | من نمیدانم کہ خود ہم من کہ ام
در بگویم من خدائیم من خُدا | بندہ بہر بندگی سازم کرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایں دو اسماء محض موجب امتیاز | ذات بیچون و چرا فارغ ز راز
ظاہر و باطن ہماں یک جلوہ داں | پاک از یکی دوئی و زاین و آں
نور حق این است بیں اے ہوشمند | چشم حیرت وا کن و لب را بہ بند

گل بست و ہشتم

وہ ذات جو محیط کل ہے بلکہ عین کل دریچہ وحدت سے سر نکال گوناگون زیورات اسماء سے موسوم و انواع ملابس صفات سے موصوف و ملبوس بازار کثرت میں آکر کہیں گل کہیں خار کہیں نور کہیں نار کہیں گلخن کہیں گلزار کہیں صحرا کہیں بازار کہیں عاشق کہیں دیدار کہیں سودا کہیں خریدار کہیں لیل کہیں نہار کہیں منظور کہیں نظار کہیں دیوانہ کہیں ہوشیار کہیں دشمن کہیں یار کہیں جامہ کہیں دستار کہیں مائل کہیں بیزار کہیں مفلس کہیں زردار کہیں بیشرم کہیں شرمسار کہیں کافر کہیں دیندار کہیں تاجدار کہیں باجگذار کہیں بندہ کہیں کردگار کہیں بے نام کہیں نامدار۔ کہیں زمین کہیں اشجار۔ کہیں کوہ کہیں دیوار کہیں ہموار کہیں ناہموار کہیں خشک کہیں ثمردار کہیں خوشخلق کہیں بدکردار کہیں پنہاں کہیں نمودار کہیں قطرہ کہیں بحر ذخّار۔ کہیں ذرّہ کہیں خورشید انوار کہیں برگ کہیں بار کہیں صحیح کہیں بیمار کہیں رشتہ کہیں تار کہیں سوسن کہیں گلنار۔ کہیں لالہ کہیں ہزار کہیں مخفی کہیں اظہار کہیں سمع کہیں گفتار ہو رہی ہے +

غزل

نمایاں ہر سمت میں یار کا جلوہ صفاتی ہے | صفاتی کو اٹھا دیکھو یہی اسرار ذاتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وصالِ یار گر چاہو تو پوچھو واصلوں سے جا
کہ حکمت یار کے ملنے کی اُنکو خوب آتی ہے

دوئی کو دور کر دیکھو کہ ہر جا یار ہے پیدا
صفاتی میں عیاں ذاتی ہے ذاتی میں صفاتی ہے

تماشا گاہِ عالم میں ہر اک انسان یکتا ہے
طلسم آباد کثرت میں یہی وحدت کہاتی ہے

نہ مانو آپ کو بندہ کہ بندہ محض گندہ ہے
خُدا کو ذات اپنی کے سوا نہیں اور بھاتی ہے

نقابِ ہستیٔ موہوم کو دل سے اُٹھا دیکھو
کہ سر سے پا تک اک ذاتِ خدا ہی جگمگاتی ہے

کہاں آنا کہاں جانا تعیّن کو بھلاویں جب
اس آمد رفت میں قیدِ تعیّن ہم کو لاتی ہے

خدائی میں جُدائی کا نشاں ملتا نہیں ہرگز
جُدائی صرف غیریت میں ہو کر پائی جاتی ہے

جہاں تنزیہ و تشبیہ کا ٹھکانا کچھ نہیں ملتا
خودی اُسمیں غبارِ گرد تن کو لے اُڑاتی ہے

جہاں اطلاق میں تو کا نہیں اُس ذاتِ مطلق کو
مقید کر کے صدہا رنگ میں غفلت دکھاتی ہے

خُدا کے واسطے تم بھول کر دیکھو نہ دُنیا کو
ہزاروں آفتیں سر پر یہ فتنہ ساز لاتی ہے

تکبر ظاہر و باطن کو جب دل سے اُٹھا دیکھا
نہ خطرہ موت کا دل میں نہ اب خواہش حیاتی ہے

دیا ساقی نے جسدم جامِ وحدت کا تلطف سے
اُسی دم سے یہ کثرت عین وحدت نظر آتی ہے

تعیّن کا نقاب ایسا اُٹھا اب دل کی آنکھوں سے
کہ چار اطراف میں اک ذاتِ مولےٰ جی کو بھاتی ہے

فرد

محمدؐ کو ہوا معراج شب میں عرش و کرسی پر
زمیں پر بیٹھے وہ معراج ہم کو روز حاصل ہے

غزل دیگر

میں ہوں وہ سطرِ پیدا کنار و مطلق و بیحد
کہ جسکے سمجھنے میں عقل کُل بھی طفلِ ناداں ہے

کوئی مجھکو خدا مانے کوئی بھگوان مانے ہے
میری ہر صفت بنتی ہے میرا ہر نام شایاں ہے

کوئی بتخانہ میں پوجے حرم میں کوئی گرجا میں
مجھے بتخانہ و مسجد کلیسا تینوں یکساں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوئی صورت مجھے مانے کوئی مطلق پہچانے ہے
کوئی خالق پکارے ہے کوئی کہتا یہ انساں ہے
میری ہستی میں یکتائی دوئی ہرگز نہیں بنتی
سوا میرے نہ تھا ہوگا نہ ہے یہ رمز عرفاں ہے

گلِ بست و نہم

سوال۔ خدا کیا چیز ہے اور روح اور جان اور آتما کیا ہے اگر آتما کو بعد فنا ہو جانے جسم کے سورج اور کُنالی (ظرف) میں عکس کی مثال دیجاوے تو اوّل تو وہ آتا جاتا سورج کی طرح معلوم نہیں ہوتا۔ دوم سورج تو سامنے کھڑا ہے اور نظر آتا ہے آتما کا مبدا ایسا نہیں چمکتا اور نہ نظر آتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب وہ ذات جو اوّل و آخر سے پاک خالق و مخلوق سے فارغ۔ عین ہستی علم سرور۔ کُل تعینات سے بعید و عین کُل ہے اُسکو علمائے قدیم نے بخاطر ارشاد خدا کے نام سے موسوم کیا ہے اور وہ ذات جو جسم میں مقیم ہو کر جسم کے تمام حواس ظاہری و باطنی کو طاقت پہنچا کر اپنے اپنے افعال کے قابل کرتی ہے اُس کو روح یا جان یا آتما کہتے ہیں جب جسم فنا ہوتا ہے اُس وقت آتما کہیں نہیں جاتا جس طرح کہ سبوچہ کے ٹوٹنے سے سبوچہ کا خلو کہیں نہیں جاتا اسی طرح جسم کے فانی ہونے سے آتما جو مثل خلو اُس میں پُر ہے کہیں نہیں جاتا کیونکہ ذات حق بغیر تفرقہ محیط کُل شے ہے یعنے اُس ذات میں قید اندرون و بیرون۔ زیر و بالا۔ راست و چپ آمد و رفت قائم نہیں کر سکتے صرف علت جسم ہے اُسمیں یہ تعینات یقین ہوتی ہیں سو جسم اُس ذات میں اس طرح ہے جس طرح دیوار پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تصویر اور اگر یہ کہو آتما نظر نہیں آتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے آنکھیں
اپنی مردمک کو نہیں دیکھ سکتیں اسی طرح جب آپ ہی آپ ہے تو کون دیکھے
اور کس کو دیکھے اور کیا دیکھے۔ دیکھنا غیریت میں ہوتا ہے۔ جو چیز ہم دیکھتے
ہیں اُس کو دوسرا سمجھ کر دیکھتے ہیں کبھی ہم نے اپنے چہرہ کو بغیر امداد آئینہ
کے نہیں دیکھا جب ظاہر اسباب میں یہ حال ہے تو معاملات باطنی کو جسمیں
آنکھ اور صورت کا دخل نہیں کس طرح دیکھے جاویں سورج کا عکس ظرفِ گلِ
پُر از آب میں نمایاں ہوتا ہے اور پانی کے دور ہونے سے گم ہو جاتا ہے سو
صرف علت کا باعث ہے سورج میں نہ عکس تھا اور نہ ہے اور نہوگا پانی
نے بباعث اپنی شفافی کے اُسکے عکس کو ظاہر کیا ورنہ وہ عکس نہ پیدا ہوا ہے
اور نہ مرتا ہے اور نہ کہیں سے آیا ہے۔ اور نہ کہیں جائیگا اور یہ مثال
صرف اس غرض سے سمجھائی جاتی ہے کہ اختلاف اجسام سے جو یکتائی
آتما میں شبہ پیدا ہوتا ہے وہ رفع ہو ورنہ آتما کے سمجھانے میں یا اُسکی نسبت
میں کوئی مثال قائم نہیں ہو سکتی اور اگر سورج کی مانند آتما کو دیکھنا چاہو
تو غیر ممکن ہے کیونکہ سورج غیر چیز ہے اور بامداد غیر چیز یعنے آنکھ کے دیکھا
جا سکتا ہے اور آتما اپنا آپ ہے اُس کے دیکھنے میں آنکھ ناقابل ہے
صرف اُس کو اپنا آپ جاننا اور اُس پر یقین واثق کرنا اُس کا دیکھنا ہے اور آتما کا
مبدا آتما سے اسطرح جدا نہیں کہ جسطرح عکس کا مبدا سورج اُس سے کروڑہا کوس کے فاصلہ پر قایم ہے بلکہ
آتما خود ہی وہ ذات مطلق ہے کہ جس کو پرماتما خدا برہم یا اللہ کہتے ہیں
صرف جسم کے تعلق سے اُس کو آتما کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ورنہ یہ وہ ذات ہے کہ جس کا کنارہ آج تک کسیکو نہیں ملا۔ اس کا آنا وجانا تب قرار دیا جاوے جب یہ ذات کسی جگہ ہو اور کسی جگہ نہو چونکہ یہ محیط کُل ہے اس لئے نہ کہیں سے آتی ہے اور نہ کہیں جاتی ہے اور وہ آتما تم ہو آپ کو بھول کر اُس کو کہاں دیکھنا چاہتے ہو۔ اُس کے پرکاش سے سورج۔ چاند ستارہ۔ بجلی آتش روشن ہیں اُسی کے نُور سے آنکھیں منوّر ہیں۔ وہی ذات کُل جہان میں معمور۔ کہیں مستور کہیں مشہور کہیں نزدیک کہیں دُور۔ کہیں غلمان کہیں حور۔ کہیں نار کہیں نور۔ کُل میں محیط بلکہ عین کُل ہو رہی ہے۔ بینائی بینائی ہا شنوائی شنوائی ہا۔ گویائی گویائی ہا علم عملہا۔ خیال خیالات۔ یقین ایقان ہے اُس کا دیکھنا یہی ہے کہ تقریر مذکورہ بالا کو خوب ذہن نشین کر کے درجہ عین الیقین وحق الیقین پر پہنچانا۔ صرف غفلت کی وجہ سے ایسے آتما کو کہ جس کے مقابل آفتاب مثل تاریک شب کے ہے نہیں دیکھ سکتے۔ مثال۔ جس طرح کہ زید کو یہ بیماری ہوئی کہ آپ کو بکر ماننے لگا اور زید کے اوصاف حمیدہ سُنکر خواہشمند ہُوا کہ اُسکو دیکھوں کوچہ بکوچہ اور دربدر اُس کی تلاش میں پھرنے لگا۔ کسی شخص سے جو اُس کا واقف تھا پوچھا کہ زید کہاں رہتا ہے یہ سُخن وہ سُنکر کہنے لگا کہ تجھکو کیا ہے کہ تو آپ زید ہو کر زید کو ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ اُس نے کہا ایسا نہ کہو میں بکر ہوں زید نہایت خلیق اور اوصاف حسنہ سے آراستہ ہے اُس شخص نے سوچا کہ اس کو اپنی ہستی میں وہم پیدا ہُوا ہے اسلئے آپکو بھول کر اپنی تلاش میں مصروف ہے اسلئے اُسنے زید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا حلیہ پوچھا اور پھر آئینہ دکھایا اور کہا دیکھ جو حلیہ تو بیان کرتا ہے وہی تو ہے
اُس وقت اُس کو یقین ہوا کہ میں زندہ ہوں۔ اُسی طرح غفلت کے باعث سے وہ آتما
جو مثل آفتاب مشرق سینہ ہر روشن ہے اور جسکے ذرات روشن چشمان و گوش و بینی و
زبان سے نمایاں ہیں نظر نہیں پڑتا جسم کے فنا ہونے سے آتما میں کسی قسم کا تغیر و تبدل
نہیں ہوتا مُردہ جسم میں بھی ہستی علم و سرور ہو کر موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ اُس وقت جسم میں
کوئی حرکت نمودار نہیں ہوتی اُس کا جواب یہ ہے کہ یہ حرکت بذریعہ ہوا کے ہے جو آتما سے
طاقت پاکر صورت نفس میں آتی جاتی ہے تمام لوگ اُس ہوا کے نکلنے سے سمجھتے ہیں
کہ آتما جسم سے نکل گیا ہے یہ اُن کی غلط فہمی ہے آتما کوئی موجود دار چیز نہیں صرف
طاقت ہے کہ جس کا وجود محض ہستی علم سرور ہے اور ہر جگہ محیط ہے مثل بحر عمان خود بخود
قائم ہے۔ بیشمار مخلوقات ساکن و متحرک اُس بحر میں مثل امواج و حباب لحظہ بلحظہ موجود
و معدوم ہوتی ہے۔ زمین۔ پانی۔ ہوا۔ آتش۔ اکاس سورج۔ چاند۔ برق۔ ابر۔ کوہ۔
بحور۔ اشجار۔ فرشتہ۔ انسان۔ چارپایہ طیور جو چہ تمام بحر ذات کی امواج ہیں جب
ہمارا یہ حال ہے تو ہم کس کو دیکھیں اور کیا ہو کر دیکھیں صرف یہی کرنا ہے کہ اپنی ہستی
کے فخر کو جو باعث مہجوری ہے دور کر کے اُس ذات مطلق کو جو ہمارا اپنا آپ ہے پہچانیں
اور پہچان کر قائم بذات خود رہیں ہستی نام یقین غیریت کا ہے جب غیریت درمیان سے
اُٹھ گئی تو صرف ذات واحد ہے ؛

گل تیس

بوالعجب کاریکہ من در کار جاناں دیدہ ام در میان قطرہ دریائے عمان دیدہ ام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ذات بیچون وچرا فارغ از صفات واسما چون وچرا ہو لباس اسماء وصفات پہنکر برہم۔ ایشور پرکرت۔ گن۔ مایا۔ اگیان۔ مہتت۔ اکاس۔ پون۔ اگن۔ جل۔ پرتھوی کی صورت میں آ۔ چار اقسام کی مخلوق یعنے انڈج۔ جیڑج۔ سیتج۔ اوت بھج۔ میں ظاہر ہو کر چودہ لوک میں آباد جہان کے نام سے موسوم ہے۔ مختلف اجسام میں صورت جیو ہو انواع اقسام کی کارروائی کرنے لگی ہے۔ مختلف افعال کو مختلف نتائج سے منسوب کر کے تناسخ مان کر تولید و فوتیدگی کی قید میں آ۔ پھر آپ کو بھول کر جستجو میں شاغل ہوئی ہے +

کبت

آپ ہی کے دیکھنے کو آپ ہی ترگن بہیو ست رج تم ہوے جگ کو پسار یو ہے
کوؤ اونچ کوؤ نیچ کوؤ راؤ کوؤ رنک کہوں داس کہوں ٹھاکر آپ ہو پدہار یو ہے
پن پاپ بہاؤ کر کرم کا وبھاگ بھیو کرم اپاسن کہوں گیان کو وچار یو ہے
تین گن آپ بھیو تینوں تے وتریک ہیمراج آپ ماہیں آپ ملیو نہ نیار یو ہے
مارت دیوم تیج جل دہرانڈ بھیو نر ناری دیکر ہوئے کر کھیل کو رچا یو ہے
سور چند تارا گن دامن پرکاش کر میگھ ہوئے گرج گرج دھوم کو مچا یو ہے
بڑوانل اگن ہوئے جل کو سنکوج کینو جٹھرا اگن ہوئے ان کو پچا یو ہے
کرم وبھاگ کر بھانت بھانت روپ ہوئے جیو روپ دیہہ مانہہ ناچ کو نچا یو ہے

جستجو کرتے کرتے سوچا کہ پرتھوی معہ اپنے حصص و اجزا کے جل کا کارن یعنی نتیجہ ہونے سے جل روپ ہے۔ جل مع اپنے حصص و اجزا کے اگن کی پیدائش ہونے سے اگن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روپ ہے اگن مع اپنے حصص واجزا کے ہوا کی مخلوق ہونے سے ہوا کی صورت یعنی
پون روپ ہے پون مع اپنے حصص واجزا کے اکاس کا کارج ہونے سے اکاس روپ ہے
اکاس مہت یعنی مجموعہ عناصر کثیف کا کارج ہونے سے مہت روپ ہے۔ مہت اگیان
کا کارج ہونے سے اگیان روپ ہے۔ اگیان اور ناپاکی بیشی گنوں سے دو حصہ پرکرت کے ہیں
یعنی سُدھ ستوگن مایا ہے اور ملن ستوگن اگیان یا اودیا ہے پس مایا و اگیان ہر دو حصہ
پرکرت کا کارج ہونے سے پرکرت روپ ہیں۔ پرکرت صفت ایشور ہے یعنی جو چیتن پرکرت سے
شامل ہے وہ ایشور کے نام سے موسوم ہو کر جگت کا کرتا قرار دیا ہے پس پرکرت کا ایشور ہے
تادا تم سبندھ (بھید اور ابھید رہت سنبندھ) ہے اسلئے پرکرت ایشور روپ ہے، اور ایشور برہم
میں اس طرح مفروض ہے جیسے جل میں سمندر مفروض ہے پس ایشور برہم روپ ہے
پس ثابت ہوا کہ ایک برہم ہے اب موبرہم کا نام بھی مناسبت جزویت سے ہے جب
موجب مناسبت درمیان میں کوئی نہیں تو ذات بیچوں وچرا ہے اور وہ ذات بیچوں و
چرا میں ہوں۔ پس باوجود موجودگی ہمہ صفات وکل اسماء بوقلموں اشیاء و انواع
صور و بیشمار الفاظ و تعینات ایک ذات قائم بخود ہے اور نہ کچھ ہوا ہے نہ کچھ ہوتا ہے
نہ ہوگا جب اس درجہ پر فہمید کی رسائی ہوئی اُس وقت مسافت جستجو طے ہو کر منزل
جمعیت و سرور میں استقامت ہوتی ہے جہاں ناظر نظر منظور۔ عالم علم معلوم۔ عامل
عمل معمول۔ عاشق عشق معشوق۔ عاقل عقل معقول۔ جاہل۔ جہل مجہول۔ فاعل
فعل مفعول یکساں ہو کر ذات بے صفات باصفات ہوتی ہے نہ چشم کی بینائی نہ
گوش کی شنوائی نہ زبان کی گویائی نہ بینی کی بویائی نہ فکر و قیاس نہ گمان نہ یقین خود بخود
نہ عین نہ غین ہوتا ہے ہوتا کیا ہے صرف بے علمی سے جو یقین دوئی تھی دور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو کر آئینہ وحدت میں پھر اپنا مشاہدہ کر کے آپ میں آپ ہوتا ہے۔ اس حالت کا نام برہم پرماتما۔ اللہ۔ خدا ہے بلکہ ان سے برتر ہے معقولات و دلائل کی سمائی نہیں۔ اسم و صفت کی آشنائی نہیں صرف صرف محض محض مفہوم ہے اس حالت کے استحکام کیلئے سالک کو چاہئے کہ تنہا گوشہ میں بیٹھ کر سریر کے اہنکار یعنی فخر جسمانی کو اپنے نام میں لے یعنی فنا کرے مراد یہ ہے۔ کہ سریر سے گذر کر صرف نام آپ کو مانے پھر نام کو اہنکار میں فنا کرے یعنی نام کو مفروض تصور کر کے اس سے بھی گذرے اور جس کے آسرے نام ہے اُس اہنکار کو اپنا آپ مانے پھر اہنکار کو جیو میں لین یعنی محو کرے مطلب یہ ہے کہ اہنکار سر خود کوئی شے نہیں ہے۔ جیو کے آسرے ہو کر مختلف اعضاء و حواس و بیرونی اشیاء میں اپنا تعلق ظاہر کرتا ہے پس اہنکار کو باطل تصور کر کے اس سے گذر کر جیو آپ کو مانے اور پھر جیو کو ادھشٹان کوٹستھ چیتن میں محو کرے۔ اس دلیل سے کہ جیو سر خود کوئی چیز نہیں ہے۔ انتہکرن میں جو کوٹستھ چیتن کا پرت بنب یعنی عکس پڑتا ہے۔ اُس عکس کو معہ انتہکرن کے جیو کہتے ہیں پس جیو کچھ نہ ہوا۔ کوٹستھ ہوا۔ اس لئے جیو سے گذر کر کوٹستھ آپ کو یقین کرے کہ کوٹستھ برہم کے ساتھ اس طرح یکتائی رکھتا ہے۔ جیسے گھٹ اکاس مہا اکاس سے کیا معنے کہ مکھ سمان آدھی کرن کر کے کوٹستھ برہم روپ ہے۔ کیونکہ جس طرح برہم نروکار۔ پورن سب کا ادھشٹان ہے۔ اُسی طرح کوٹستھ نروکار پورن اور تمام بدن اندریاں انتہکرن کا ادھشٹان ہے۔ صرف علت بدن سے اُس کو کوٹستھ کہا گیا ہے ورنہ کوٹستھ و برہم میں سرمو بھی فرق نہیں کوٹستھ دو الفاظ کوٹ اور استھ سے مرکب ہے کوٹ کے معنے اہرن لوہار استھ بمعنے قائم یعنی لوہار کی اہرن کی مانند قائم بخود کیا معنے جس طرح اہرن کو صدہا ضرب ہتھوڑوں سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ کئی چیزیں مرتب اور شکست ہوتی ہیں لیکن اہرن اپنے آپ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قائم ہے اُسی طرح کوٹستھ روپ اہرن پر انتہکرن روپ ہتھوڑوں کی بے شمار چوٹیں لگتی ہیں۔ کئی سنکلپ اُٹھتے ہیں اور کئی مٹتے ہیں لیکن کوٹستھ اپنے آپ میں قائم نروکار ہے انتہکرن کے ہونے اور نہ ہونے سے اُس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہے۔ اور دیگر کوٹ بمعنے بُدھ اور استھ بمعنے ادھشٹان۔ بُدھ کا ادھشٹان مراد یہ ہے کہ بُدھ وغیرہ انتہکرن جس سے ہیں جس کے آسرے ہیں اور جس میں لین ہو جاتے ہیں۔ ایسا جو ادھشٹان چیتن سو کوٹستھ سدا ایک روپ تمام حالات میں یکساں ہے اس لئے کوٹستھ برہم روپ ہے سو کوٹستھ روپ برہم میں ہوں۔ اس طرح یقین کر کے قائم ہو جاوے اور پرماننددرپ تمام سنکلپوں سے رہت ہو کر استھت یعنی قائم بذات خود رہے۔ پھر جب برتی اتھتھان یعنی پریشانی کو پاوے اُس وقت اس سلسلہ سے ایکاگر یعنی جمع کرے اوّل تمام اندریوں کو معہ اپنے وشعل کے من میں لین کرے۔ کیونکہ من کی ترغیب سے حواس اپنے اپنے محسوسات کے ساتھ شامل ہو کر فاعل مختلف افعال ہوتے ہیں اس لئے من اندریوں کا حاکم ہے اور من کو بُدھ میں محو کرے کیونکہ جو کچھ بُدھ میں نشچے ہوتا ہے اُس کے مطابق من سنکلپ کرتا ہے اور جو چیز ہماری بُدھ کے احاطہ یقین میں نہیں ہے اُس کا خیال ہرگز نہیں کرتا پس من بُدھ کے آسرے ہے اور بُدھ کو اہنکار میں فنا کرے کیونکہ جب اوّل ہم کو اپنی ہستی کا فخر ہوتا ہے اُس وقت دوسری اشیاء کی ہستی کو تحقیق کر کے خزانہ یقین میں جمع کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ بُدھ کی بُنیاد اہنکار ہے۔ پھر اہنکار کو جیو میں لے یعنی محو کرے۔ کیونکہ اہنکار ایک صفت جیو کی ہے۔ پس اہنکار خود کچھ شے نہیں۔ اس لئے جیو ان تمام چیزوں کے متحرک کرنے والا ہے پھر جیو کو ایشور میں محو کرے کیونکہ جیو ایشور کی اس طرح نسبت ہے۔ جیسے موج کی بحر سے۔ جیو سر خود کچھ چیز نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایشور ہی بدن کے تعلق سے جیو کے نام سے موسوم ہوا ہے پس ایشور ست ہوا۔ اور پھر ایشور کو برہم میں لین یعنے محو کرے کیونکہ ایشور کی برہم کے ساتھ اس طرح نسبت ہے جیسے سمندر کی پانی سے۔ یعنے سمندر اور موج پانی میں مفروض اور تقلیدی ہیں۔ اسلئے پانی ہی ست اور باقی ہے اس طرح برہم میں ایشور اور جیو بوجہ کُلیّت وجزویت دو اوصاف مفروض اور مقلّد ہیں۔ ایک برہم ہی قائم بالذات ہے۔ پس سب کا اصل اور راست برہم ہے سو برہم مَیں ہوں۔ اس طرح آپ کو برہم یقین کرکے برہم رُوپ ہو رہے اور کوئی خیال نہ اُٹھے اس کا نام ساوِکلپ سمادھ ہے اسی طرح ابھیاس کرنے سے نِروکلپ سمادھ جو پھل رُوپ ہے حاصل ہوگی یعنے بغیر کسی تدارک و محنت کے حالت جمعیت خاطری و آرام ہر وقت رہتی ہے۔ کبھی شک و شُبہ نہیں ہوتا نہ کسی حالت کے آنے جانے سے کمی بیشی یقین ہوتی ہے ہمیشہ سرور ابدی اور پرم آنند اوستھا بنی رہتی ہے چاہئے کہ مذکورہ بالا طریقوں سے اپنی ذات میں قائم ہوکر اپنے سروپ آنند میں قیام کرے۔ اگرچہ سروپ میں کچھ کمی نہیں مگر تاہم جمعیت خاطری و پریشان خاطری میں جو فرق ہے۔ اُس کو زیر نظر رکھ کر دائما جمعیت خاطری میں رہنا مناسب ہے کمال۔ پرم پد۔ مُکت۔ نِربان پد۔ وصال اسی کا نام ہے +

گُل اِکتّیس

سوال۔ جیو اور برہم میں کیا بھید ہے +

جواب۔ چاہ اور اچاہ کا یعنی چاہ سے جیو ہے۔ حسب قول بھرتھری ؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیو برہم تے جیو چاہے اب چاہے کہاں کدھوں کرے نرجیو آسے تو آسے کون

اور اچاہ سے برہم ہے۔ حسب قول مہاتما پُرکھ ؎

چاہ چمیاری چوہڑی ات نیچن کی نیچ یہ تو پورن برہم تھا جے چاہ نہوتی بیچ

گذشتم از سرِ مطلب تمام شد مطلب نقابِ چہرۂ مقصود بود مطلب ہا

دیگر

تمنا را ندل چوں سنگ زمسجد دور میباری اگر دانی چہ مطلب ہاست در بے مُدعا بودن

اور اس چاہ کی بنیاد فخر جسمانی ہے۔ جب تک یہ آپ کو پاسے سرتک ماتھ خاص نام والا جانتا ہے تب تک اس کی نظر و تعلق و خوشی محدود رہتی ہے یعنی یہ خواہش کرتا ہے کہ فلاں شے میرے قبضہ میں آجاوے۔ فلاں علم پڑھ کر میں شہرۂ آفاق ہو جاؤں فلاں عہدہ حاصل کروں جس کام میں میری تعظیم و تکریم اور پرسش ہو۔ کوئی ایسا کام کروں یا مکان بنواؤں کہ جس سے میرا نام روشن ہو۔ یہ زمین میری ہو جاوے یہ ہاتھی گھوڑا۔ گائے بھینس میرے پاس ہوتی۔ اس صورت سے محدودیت میں گرفتار ہو کر خیالی اسباب کی حصولی میں خوشی اور غیر حصولی میں غمی مانتا ہے۔ یہ نہیں جانتا کہ میری خواہش کبھی ان ظاہری اشیاء کی حصولی سے سیر نہ ہوگی۔ بلکہ برخلاف اس کے روز افزوں ہوگی کیونکہ خواہش نہایت ہی لطیف اور باطن ہے۔ اور اسباب دُنیا مثلاً دولت۔ فرزند۔ زن۔ اسپ فیل۔ گاؤ میش۔ مادہ گاؤ اراضی عمارت نہایت ہی کثیف اور ظاہر ہیں۔ پس لطیف و باطن شے کی کثیف اور ظاہر اشیاء سے موافقت ہو کر سیری ہونی نہایت ہی محال ہے۔ اگر مرض کے موافق علاج ہو تو مرض جلدی رفع ہو جاتی ہے اور اگر برخلاف ہو تو روز بروز ترقی پاکر استعداد غلبہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرلیتی ہے کہ پھر زندگی محال ہو جاتی ہے اس طرح بوجہ نہ ہونے موافق علاج اور پرہیز کے مرض خواہش نے ترقی پاکر اس قدر غلبہ پایا ہے کہ جیو کو تنہائی خانہ جسم میں گرفتار کر کے نظر محدود سے ایسا نابینا کیا ہے کہ شب و روز بمراد زیادتی مال و متاع مختلف اقسام کے دھندوں میں مصروف ہو کر چکی پیستا رہتا ہے۔ جب تک اُس کا علاج اُس کے ہمجنس ادویہ سے نہ ہو اور پورا پورا پرہیز نہ رکھا جاوے۔ تب تک یہ تپ دق رفع نہیں ہوتا۔ سو اس کا علاج سنتوکھ یعنی قناعت ہے اور حصول اسباب ظاہری کے لئے تدارک نہ کرنا پرہیز ہے۔ جب اس صورت سے کوئی عرصہ معالجہ ہوتا رہا۔ تو اُس وقت یہ عارضہ رفع ہو کر صحت رُوحانی حاصل ہوگی اور پھر بخواہش ہو کر برہم روپ ہوگا پس واجب ہے کہ اس خواہش کو جو باعث گرفتاری و ندامت ہے۔ دولت قناعت و صبر سے سیر کر کے درجہ آزادی و استغنا حاصل کریں اور تعلق جسمانی کو جو بُنیاد خواہش اور باعث مجبوری پراتما ہے۔ ویراگ اور وچار سے دور کر کے اپنے سروپ کو پہچانے اور پھر سوچے کہ جیو اور برہم میں کیا فرق ہے امید ہے کہ اُس وقت کچھ فرق معلوم نہ ہوگا بلکہ دونو ایک روپ یقین ہونگے۔ سریر کے تعلق سے جیو اور بے تعلقی سے صورت کُل میں برہم ہے جس طرح ایک ہی پانی تنگی کناروں سے نہر اور فراخی کناروں سے بحر کہلاتا ہے ورنہ پانی میں دونو نام یعنی نہر و بحر مفروض ہیں صرف علت تنگی و وسعت کے باعث سے قائم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک چیتن میں جزویت جسم سے جیو اور کُلیت جہان سے برہم مفروض ہیں ورنہ وہ ذات فرق جزویت و کُلیت سے فارغ یکساں قائم بخود ہے اور یہ وہم یا کلپنا بھی اسی سریر کے تعلق سے جیو کو اپنے[۴] برابر نہ دیکھ کر تمام واہمات سے پاک خود در خود قائم ہے۔ اور تعلق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۴ ہم جنسوں کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ برہم میں یہ کلپنا بھی نہیں۔ کیونکہ برہم ایک ہے اپنے برابر

جُزویت ایسی ناقص چیز ہے کہ بے عیب میں عیب بے علّت میں علّت رُسنگار میں
میں گرفتاری باطل میں راست ناپائدار میں پائداری ناپاک میں پاکی ناموجُود میں
موجودگی دکھاتی ہے۔ خیالی اشیاء کی حصولی کے لئے خواہش کی اس قدر پُشت
پناہ ہوتی ہے۔ کہ تادم مرگ اُس کی سیری بعید از امکان ہو جاتی ہے۔ جیو کو ایسا
تنگ ظرف سُبک حیس۔ طامع اور گرسنہ بنا دیتی ہے کہ اپنی شان وشوکت کو بھولکر
اپنے ہمجنسوں سے اپنے مُدعا کی تکمیل بصد عجز وانکسار چاہتا ہے۔ تھوڑے سے
فائدے کے لئے دربدر بھٹکتا ہے سالہا شب وروز محنت کرکے علم دُنیاوی حاصل
کرتا ہے۔ قانونی امتحان کے پاس کرنے میں اپنی نقدی حیات ضائع کرتا ہے حکّام
کی حد سے زیادہ خایہ مالی کرتا ہے صدہا طرح کی خوشامد کرکے اُن کو خوش کیا چاہتا
ہے۔ اُن کی خوشنودی کے لئے اپنی بے آرامی منظور کرتا ہے۔ عزت اور توقیر کو
برسرِطاق رکھ کر جو کچھ پیش آوے بے تامل کرتا ہے۔ صرف اس خیال سے کہ کچھ فائدہ
از قسم ترقی عہدہ یا ایزادی تنخواہ حاصل ہو مگر افسوس کہ مایوس ہوکر دست پشیمانی ملتا
ہے اور ندامت سے سربزانو ہوکر اپنی پراربدہ کاشاکی یا دیگر اشخاص سے نارضامند ہوتا
ہے اِس کے سوائے کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا۔ باوجود اس ہتک کے پھر بھی اس
نجاست خانہ دُنیا سے مُنہ نہیں موڑتا۔ اس لئے اِس کو جیو کا درجہ ملا ہے۔ اگر اس
تعلق جسمانی کو چشمۂ تکلیف بے سود۔ معدن ندامت وپشیمانی وسیلہ مجبوری ودوری۔
باعث گرفتاری وخواری۔ علّت ناپاکی وجیو پنا سمجھکر اس سے اپنی ذات کو بذریعہ وچار
الگ یقین کرے۔ اُس وقت برہم روپ ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دیہہ ابھمان یعنی فخر
جسمانی سے جس کا تخم اگیان ہے۔ جیو کہلاتا ہے اور تمام عیوب سے فارغ محیط کُل برہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ اس لئے برہم روپ ہونے کے واسطے دیہہ ابھمان کو دور کرنا نہایت ہی انسب ہے +

گُل بتیس

سوال - مُکت (نجات) کیا ہے اور کس تین سے پراپت ہوتی ہے +

جواب - سرب دُکھ (کل رنج) کی نورتی اور پرمانند (حضوری) کی پراپتی مکت کہلاتی ہے اور گیان سے پراپت ہوتی ہے۔ کیونکہ سب دُکھوں کا مول اگیان ہے۔ اگیان سے تمام دُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ سو اگیان کا دشمن گیان ہے گیان کے ہونے سے اگیان دُور ہو جاتا ہے اگیان کے دور ہونے سے سب دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ پس گیان سے سرب دُکھوں کی نورتی روپ اوّل حصّہ مکت کا حاصل ہوا اور پرمانند روپ آتما ہے۔ سو آتما سب کا اپنا آپ ہے اگیان سے آتما کا پرم آنند رُوپ پرت بنست نہیں ہوتا۔ جب گیان ہوتا ہے اُس وقت آتما اپنا آپ پرمانند رُوپ یقین ہوتا ہے۔ پس گیان سے ہی پرم آنند کی پراپتی روپ دوسرا حصّہ مکت کا حاصل ہوا۔ اِس صورت سے دونو حصص مُکت کے صرف گیان سے حاصل ہوئے۔ اِس لئے گیان کو حاصل کرنا حصُول مُکت کے لئے ضروریات سے ہے سو گیان اس طرح حاصل ہوتا ہے۔ اوّل چاہئے کہ انتہکرن کی شُدھتا یعنی صفائی کے واسطے نِسکام کرم اور اُپاسنا کرے۔ نِسکام کرم یعنی اعمال بلا خواہش نتیجہ سے مُراد مفصلہ ذیل عادات کی ہے۔ دیا یعنی رحم و چشم پوشی۔ دھرم یعنے حسب شاستر پرشتر کو سمجھنا۔ سنتوکھ یعنے قناعت و صبر و شکر۔ برہم چرج یعنے منکوحہ عورت کے سوائے غیر عورت کی بابت نہ سُننا نہ یاد کرنا۔ نہ تعریف کرنا نہ سوچنا۔ نہ تنہا ہو کر بات کرنا نہ مُصمم ارادہ کرنا نہ تذارک کرنا اور نہ اُس سے جمع ہونا۔ ستیہ وچن یعنے راستگوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آستی یعنی تسلیم۔ شُدھ من یعنی نیک نیتی۔ آرجو یعنے گفتار و رفتار و کاربار بے عیب و حسب قواعد شاستر رکھنا۔ اشنان یعنے جسم کو غلاظت سے اور دل کو اخلاق ذمیمہ سے پاک رکھنا۔ دان یعنے خیرات کرنی اور اُپاسنا نام اونکار کے دھیان کا ہے جب اِن ہر دو اشغال سے دل کی صفائی ہوئی۔ تب وویک ویراگ سم دم کا سادھن (مشق) کرے۔ سروہا یعنے ارادتمندی اور سما دھانتا یعنے ہوشیاری و بیداری سے ست سنگ کرے۔ ست سنگ میں جو سُخنان درباب ناپائداری جہان و پائداری برہم و یکتائی جیو برہم سُنے اُن کو منّن کرے یعنی اُن پر اپنا یقین واثق لاوے۔ اور پھر اُن کا بار بار سمرن کر کے نِدھیاسن کرے۔ گوشہ مین بیٹھ کر تمام اطراف سے برتی کو روک کر سُخنان شُنیدہ کو وچار کرے۔ بعد وچار کرنے کے جو نتیجہ حاصل ہو۔ اُس میں اپنی برت کو محو کرے۔ غرضیکہ بذریعہ نِدھیاسن اُس کو دیکھے۔ جب نِدھیاسن درڑ یعنے پُختہ ہو۔ اُس وقت ساکھیات یعنے مشاہدہ ہوگا۔ مراد یہ ہے کہ یقین کامل ہوگا کہ میں ست چت آنند برہم ہوں اور جگت مُجھ میں مثل امواج و حُباب ہے۔ اس وقت گیان کا خاتمہ ہو کر مُکت حاصل ہوتی ہے۔ پس سالک کو چاہئے کہ حسب طریق مذکورہ بالا کاربند ہو۔ اِن تمام اشغال کا بُنیاد ست سنگ ہے۔ چاہئے کہ دائما ست سنگ کرے۔ جس سے خود بخود دیگر سادھن حاصل ہو کر گیان ہوگا۔ اور اس کا ثمرہ مُکت حاصل ہوگی +

گُل تینتیس

سوال۔ پراربدھ کے انسار (موافق) سب کُچھ حاصل ہوتا ہے۔ یا پُرکھارتھ کرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے سوائے پرارِبدھ کے زیادہ حاصِل ہوتا ہے ؟

جواب ۔ پرارِبدھ کے سوائے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔ لیکن وہ پرارِبدھ بغیر پُرکھارتھ کے حاصِل نہیں ہوتی پرارِبدھ منزل ہے پُرکھارتھ سفر ہے جس طرح سفر کرکے منزل پر رسائی ہوتی ہے اُسی طرح پُرکھارتھ کرنے سے پرارِبدھ حاصِل ہوتی ہے پرارِبدھ اور پُرکھارتھ میں کچھ فرق نہیں پرارِبدھ گذشتہ جنموں کے کرموں کا نام ہے اور پُرکھارتھ موجودہ جنم کے کرموں کا نام ہے۔ پس پرارِبدھ اور پُرکھارتھ میں صرف گذشتہ اور حال کی وجہ سے فرق ہوا ورنہ دونو کرم کے نام ہیں۔ پرارِبدھ اس واسطے زور آور کہی گئی ہے کہ موجودہ جسم کی ترکیب جن کرموں سے ہوئی ہے اور جن کا نتیجہ بھوگنے کے لئے یہ صُورت ظاہر ہوئی ہے اُنہیں کرموں کے پھل کو اُس نے بھوگنا ہے اُس سے کم وبیش نہیں۔ گویا یہ جسم صرف کرموں کے بھوگنے کا مکان ہے اور اُن کرموں کا اثر سریر پر ہے یعنی سریر کے کئے ہوئے ہیں اور سریر پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔ جیو کو صرف تعلق کے باعث سے راحت ورنج دینے والے ہوتے ہیں۔ اگر جیو اپنا پُرکھارتھ کرکے اپنا تعلق جسمانی توڑے تو توڑ سکتا ہے ؟

گُل چوتیس

سوال ۔ جب سارے کام متعلقہ جسم آتما کی طاقت سے ہوتے ہیں اور نیز اُس کی طاقت سے سانس جاری ہیں وہ آتما کبھی جُدا نہیں ہوتا اس کی طاقت بھی ہمیشہ قائم رہتی ہے تو یہ کیا سبب ہے کہ جسم فنا ہو جاتا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آتما کی طاقت معدوم ہو جاتی ہے یا آتما ہی نہیں رہتا ؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جواب۔ آتما کی طاقت کسی شے کی پیدائش اور فنا سے تعلق نہیں رکھتی۔ وہ ہمیشہ یکساں حالت میں قائم ہے۔ پیدائش کے وقت پیدائش کی مُمد اور فنا کے وقت فنا کی مُمد ہوتی ہے۔ کسی شے کے جو عناصر خمسہ سے موجود ہے وجود اور عدم سے آتما یا آتما کی طاقت میں اظہار یا معدومی نہیں آتی۔ جیسے حُباب جو پانی کی سطح پر پانی کی طاقت سے صورت مختلف میں بنام حُباب نمودار ہُوا ہے یا پانی کی طاقت سے پھوٹ کر صُورت حُباب سے معدومی اختیار کرکے پانی ہوگیا ہے اِن دونو حالتوں میں پانی یا پانی کی طاقت کے سوائے اور کوئی شے باعث وجود اور عدم نہیں ہے اگر ایک حُباب کے فنا ہونے سے ہم تصوّر کریں کہ پانی کی طاقت زائل ہوگئی ہے تو نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ہزارہا امواج وحُباب لحظہ بلحظہ پیدا ہوتے اور فنا ہوتے ہیں پانی میں نہ کمی ہے نہ بیشی۔ وہ یکسان اپنی حالت میں قائم ہے اُسی طرح بدن مثل حباب ذات آتما میں آتما کی طاقت سے نمودار ہوکر صورت مختلف میں بنام بدن ظاہر ہے یا آتما کی طاقت سے اپنی کارروائی سے ساکن ہوکر صورت معدومی میں فنا ہوجاتا ہے۔ ان دونو حالتو میں آتما یا آتما کی طاقت کے سوائے اور کوئی شے باعث وجود اور عدم اس بدن کے نہیں ہوتی۔ لیکن آتما میں ان مختلف حالات کے وُرود سے وجود اور عدم نہیں کہا جاسکتا۔ اگر کہیں تو عدم شناخت آتما ثابت ہوتی ہے جسم کی پانچ حالتیں ہوتی ہیں۔ اوّل۔ بصورت نُطفہ حمل میں آنا۔ دوم۔ لڑکپن۔ سوم۔ جوانی چہارم۔ پیری۔ پنجم۔ مرگ۔ سو پانچوں حالتیں آتما کی طاقت سے آتی جاتی ہیں۔ آتما کو کسی حالت سے اُلفت یا نفرت نہیں۔ جسم رہے یا نہ رہے۔ آتما یکساں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عین ہستی علم سرور ہے۔ آتما کو جسم کی پیدائش اور فنا سے کچھ بھی نسبت نہیں جسم پیدا ہُوا ہے۔ ضرور مریگا اور آتما نہ پیدا ہُوا ہے۔ نہ مریگا۔ جس طرح سُمندر میں حُباب اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اُسی طرح آتما رُوپ سُمندر میں سرریرُوپ حُباب اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اور ساری کارروائی اُس کے آسرے کرتے ہیں اور اُس کی طاقت سے مرکر فنا ہو جاتے ہیں ایسے آتما کی شناخت طُرفہ لذّت و ذوق رکھتی ہے کہ جو کسی حالت میں گرفتار نہیں اور سب حالات میں شامل ہے اور اگر بغور دیکھیں تو جسم بھی فنا نہیں ہوتا۔ جسم پانچ تت یعنے عناصر خمسہ سے مرکّب ہے اور وہی عناصر اس میں کارروائی کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کارروائی کو زندگی اور عدم کارروائی کو موت سمجھ کر ناداناں پیدکو وہم ہوا ہے کہ جسم مرجاتا ہے۔ مرتا نہیں بلکہ تبدیل صورت اختیار کرتا ہے۔ سو اُس تبدیل صورت میں اُس کی ترکیب سے کوئی شے کم یا زیادہ نہیں ہوتی صرف ظاہری حالت مبدّل معلوم ہوتی ہے جس کو ظاہر بین دیکھ کر کچھ اور کا اور خیال کرتا ہے۔ سو اُس کا اپنا وہم ہے۔ ورنہ وہ شے بدستور قائم ہے اگر اُس کو وزن کیا جاوے تو کچھ کمی نہیں ہوئی پس ہم کیوں کہتے ہیں کہ وُہ شے فنا ہوئی۔ درخت کو یا دیگر اشیاء ساکن کو ہم مُردہ یا فنا شدہ کیوں نہیں کہتے یا سمجھتے۔ اور بدن کو مُردہ سمجھ کر کیوں وہم پیدا کر لیتے ہیں کہ اس میں سے آتما کی طاقت زائل ہو گئی ہے یہ سراسر باطل خیال ہے۔ اگر جسم پیدائش سے فارغ ہوتا تو اُس پر فنا کا داغ بھی نہ لگتا۔ چونکہ یہ پیدا شدہ ہے۔ اس لئے فنا ہوتا ہے اور آتما اِس کے پیدا ہونے سے اوّل موجود تھا اور اُس کے فنا کے بعد باقی قائم رہتا ہے جیسے وجود جامہ سے اوّل ہوتا ہے اور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صدہا جامہ اُس کی موجودگی میں پھٹ جاتے ہیں۔ لیکن وہ باقی رہتا ہے اُسی طرح جسم کے پیدا ہونے اور ناش ہونے میں آتما کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ آتما بے صُورت صرف ہستی وعلم وسرور ہوکر کُل اشیاء میں محیط ہے۔ زندہ میں بھی اور مُردہ میں بھی۔ پس ثابت ہوا کہ آتما کی طاقت ہمیشہ قائم بخود ہے اور جسم پیدا ہوتا اور مرتا ہے اور اسی طرح رہیگا۔ اس سبب سے کچھ خلل ذات آتما میں نہیں آتا۔ اور اگر یہ کہو کہ بوقت مرگ جیو آتما جسم سے نکل جاتا ہے۔ سو اس میں مختلف دلائل ومسائل ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ آتما بمراد حصولی نتائج افعال نیک وبد تناسخ اختیار کرتا ہے۔ یعنے ایک قالب کو چھوڑ کر دوسرے قالب میں داخل ہوکر رنج و راحت حسب کردہ بھوگتا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ بعد مرنے کے رُوح ایک جگہ جمع رہتے ہیں۔ قیامت پر کُل ارواح اپنے اپنے اجسام کو شناخت کرکے اُس میں داخل ہونگی اور بحضور باریتعالےٰ اپنے افعال کے حساب دیکر نتیجہ دوزخ وبہشت حاصل کرینگے۔ بعضے کہتے ہیں کہ بعد مرنے کے کچھ نہیں سب کچھ جیتے جی ہے۔ اسی جگہ افعال کا ارتکاب اور اسی جگہ حصولی نتائج بعد اِس کے سراسر بُہتان ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ رُوح کوئی شے نہیں۔ جسم میں جو حرارت عزیزی ہے وہی روح ہے پس اُن کے یقین میں بھی کہیں آنا اور جانا نہیں ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ لطیف عطر عناصر کا روح کہلاتا ہے سو ہمیشہ وہ عناصر میں رہتا ہے۔ نہ کہیں سے آتا ہے اور نہ کہیں جاتا ہے اور بعضے رُوح کو بالکل نہیں مانتے۔ سو اب کس کی رائے کو درست اور کس کی رائے کو غلط قرار دیکر کلمہ آفرین۔ یا نفرین اُس کی نسبت کہیں اس لئے ان تمام اقوال کو صرف اختراع سمجھ کر عارفان حق گو حق جو حق دال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حق بین نے یہ مصمم کیا ہے کہ رُوح یعنے آتما وہ ذات ہے کہ جس کی دیافت بجز نادر یافتگی کے آج تک کسی کو نہیں ہوئی۔ اِس لئے اُس کو تمام عیوب مثلاً آمد و شد۔ گناہ و صواب سے مُبرّا سمجھ کر ذات حق میں محو کیا ہے اور ایک ذات یقین کیا ہے جس قدر تکلیف اور تعینات اس رُوح میں نمایاں ہوتے ہیں۔ سو بباعث صحبت بدن کے ہیں۔ ورنہ رُوح یا آتما ذات پاک عین علم ہے۔ عارف اور جاہل میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ عارف باوجود تعلق جسمانی آفات جسمانی مثلاً بیماری و صحت۔ حیات و ممات۔ گرسنگی و تشنگی۔ سرما و گرما کو بذریعہ دانش حقیقی اپنی ذات میں نہ دیکھ کر موجودگی اختلاف حالات میں یکساں رہتا ہے اور جاہل نہ جان کر یقین کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ صحیح ہوں۔ پیدا ہوا ہوں۔ مرتا ہوں۔ علےٰ ہذا القیاس اس واسطے ہمیشہ آفات جسمانی میں گرفتار رہ کر عذاب میں رہتا ہے۔ اور پھر اس قسم کا یقین بھی اُس کے دل میں بباعث عدم شناخت اصلیت خود مصمم ہے کہ میرا حساب لیا جاویگا سو اپنے یقین میں ویسا ہی دیکھتا ہے۔ کیونکہ سلسلہ جہان کی بُنیاد بھی صرف خیال اور یقین پر رکھی گئی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ کل مسائل میں سے راے عارفان برحق وذریعہ نجات ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ تمام اشتباہ جو در باب معدومی و انتقال آتما دلنشیں ہوں اُن کو بذریعہ فہمید تقریر مذکورہ بالا احاطہ یقین سے نکال کر یقین کرنا چاہیئے کہ آتما شُدھ یعنی پاک۔ بے عیب۔ وجود عدم سے مُبرّا۔ آمدن و شدن سے فارغ۔ بیصورت و بے نشان عین ہستی علم سرور قائم بخود ہے اور جسم فنا پذیر بلکہ دائما فانی ہے۔ اس کی کسی حالت سے آتما میں تغیر تبدّل راہ نہیں پا سکتے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل بیستیس

سوال - ہم پیدا شُدہ خدا کے ہیں اور اس غرض سے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہم اُس کو پہچانیں - چاہیئے تھا کہ وہ منشاء پورا ہوتا مگر برخلاف اُسکے جس نے اس ارادہ سے ہمیں پیدا کیا بذریعہ اور چیزوں کے جو اُسی سے ہیں ہمیں کیوں مانع ہوتا ہے؟

جواب - ضرور ہم لوگ پیدا شُدہ خدا کے ہیں اور ہمارا فرض عظیم یہی ہے کہ خدا کو پہچانیں - لیکن ہمارے اس کام سے خدا کو کچھ غرض نہیں کیونکہ اُسکی ہستی قائم بالذات ہے ہماری شناخت سے اُس میں بیشی اور عدم شناخت سے اُس میں کمی نہیں آتی - جس طرح ذرہ کی شناخت سے چشمہ آفتاب میں کسی طرح کی زیادتی نہیں ہوتی اور اُس کے نہ پہچاننے سے کچھ کمی نہیں آتی - البتہ ذرہ کو شناخت آفتاب ذرگی سے خلاص کرکے داخل خورشید بلکہ عین خورشید بناتی ہے یا جس طرح امواج و حُباب کی شناخت اور عدم شناخت میں سمندر یکساں فارغ از بیشی و کمی ہے - لیکن حُباب و موج سمندر کی شناخت سے درمیانی تکالیف و تعیّنات مثلاً آمدن و شُدن - ظاہر شدن و فرو شُدن سے خلاص ہو کر آپ کو عین سمندر یقین کرتے ہیں - اُسی طرح ہم تمام لوگوں کی شناخت سے اور عدم شناخت سے ذات باریتعالےٰ میں سرمو بیشی و کمی دخل نہیں پا سکتی اگر ہم سب لوگ یکدفعہ عارف ہو کر اُس کی معرفت میں مستغرق ہوں تو اُس ذات کو اُس کے درجہ سے کچھ زیادہ نہیں کر سکتے بلکہ جو کچھ ہے اُسی طرح شناخت کرینگے اور وہ بھی مشکل ہے کہ درجہ معرفت پورا حاصل ہو جس طرح پیغمبر نے فرمایا ہے نہیں پہچانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہم نے جو پہچاننے کا حق ہے اور اگر ہم تمام لوگ دریاے جہالت میں غرق ہوکر
اُس کی ہستی سے مُنکر ہو جاویں تو بھی اُس کی ذات میں سرِمو کمی راہ نہیں پاسکتی
اگر ہم اپنی معرفت یا عبادت کو اُس ذات بیچوں وچرا میں نسبت دیں تو کچھ بھی
نہیں۔ پس ہماری معرفت اور عبادت ہمارے اپنے لئے مفید مطلب ہے
کیونکہ بذریعہ معرفت ہستی موہومہ سے خلاص ہوکر ہستی حقیقی میں محو ہونگے اور حین
حیات میں تکالیف وتشاویش سے برتر ہوکر سرور ابدی حاصل کرینگے اور خداوند
تعالےٰ نے ہم کو منجملہ اشیاء دلفریب۔ مختلف عادات وحالات۔ انواع تبدیلات
بلاہاے ارضی وسماوی۔ عوارض۔ شہوت۔ غصّہ۔ طمع۔ اُلفت۔ تکبّر۔ حسد۔ نعماے
صبر۔ شکر۔ معرفت۔ قناعت۔ تسلیم۔ اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہمارا امتحان ہوکر
آزمائش ہو کہ اس بازار پُراز بوقلموں اسباب خیر وشر میں سے کس چیز کی طرف
راغب ہوکر طاقت روحانی اور عمر جسمانی کو صرف کرکے سارٹیفکٹ حاصل کرتے
ہیں۔ اگر ایک ہی قسم کی عادات اور اطوار کُل نوع انسان کے ہوتے تو تمیز عارف
وجاہل نہ رہتی۔ پھر وہ مُدعا جو ظہورہ کثرت سے تھا تکمیل نہ پاتا۔ اس لئے دو قسم
کے عادات واوصاف واطوار اس ہنگامۂ کثرت میں نمودار ہیں جس سے
شرافت اور رزالت نوع انسان کے منقوش ہوکر درجہ مقبولی ومردودی کا ثمرہ
ملتا ہے سو اِس حکمت سے ہم خدا کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہم کو اپنی شناخت سے
مانع ہوتا ہے بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی شناخت کے لئے ترغیب وتحریص کرتا
ہے اور ہماری صفائی وشوق کا امتحان کرتا ہے اور اگر اوصاف ملکی ہوتے اور
حیوانات کو بالکل دخل نہ ہوتا تو معرفت سُبحانی اور شناخت ربّانی کی قدر ومنزلت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی نہ ہوتی - اور اُس کی لذت کا بھی اس قدر شان نہ ہوتا - اب جو ہم لوگ کمر بستہ ہو کر حصولی معرفت کے لئے دل و جان سے کوشش کر رہے ہیں سو اُس کی وجہ یہ ہے کہ معرفت کو جہالت سے افضل سمجھتے ہیں اور لذات دُنیاوی سے جو دائمہ تبدیل پذیر ہیں لذت معرفت کو جو دائمہ بریک قرار ہے معظم خیال کرتے ہیں - اگر موجودگی ضدین اور موانعات نہ ہوتے تو اس قدر عظمت اور شرافت جو اہل عرفان و عبادت کی حین حیات اور بعد ممات ہو رہی ہے نہ ہوتی اور اس سے جو ترغیب فزونی اشتیاق مخلوق آئندہ کی ہو رہی ہے وہ بھی نہ ہوتی پس اِن موانعات کا ہونا حکمت ازلی ہے - کیونکہ سوائے مخالفت کے دوسری چیز کی طرف جو اُس کی ضد ہے محبت پیدا نہیں ہو سکتی جیسے تلخی کے سوائے شرینی کا قدر کوئی نہیں پہچان سکتا - اگر صرف شرینی ہو تو اُس کی تعریف کا باعث کوئی نہیں جب تلخی کو کھایا جاوے تو اُس وقت شرینی کا قدر معلوم ہوتا ہے اور اُس سے الفت ہوتی ہے اُسی طرح جہالت اور معرفت میں سمجھنا یہ صرف ہمارے فائدے کے لئے ذات باریتعالےٰ نے حکمت قائم کی ہے - ورنہ اُس کو مانع ہونے سے کیا غرض تھی اور ہمارے ارادۂ معرفت کا ممد ہونے میں کیا مدعا - وُہ ذات ناپیدا کنار قائم بخود عارف - معرفت - معروف - جاہل جہل مجہول سے مُبرا ہے پس ہم کو مناسب ہے کہ موانعات سے پرہیز کر کے حصولی معرفت کے لئے بدل و جان کوشش کر کے تقاضائے بشریت و قید جزویت سے رُستگاری حاصل کریں ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل چھتیس

سوال ۔ خودشناسی کس اوپاؤ سے ہو؟

جواب ۔ اوّل چاہئے کہ اُلفت فرزند وزن ومادر وپدر ودوست ودولت سے دل کو پاک کرکے لذّات محسوسات سے اپنی خواہش کو باز رکھے صحبتِ عیاش ۔ قمار باز ۔ زانی ۔ جاہل ۔ ژاژ گو سے پرہیز کرکے دُنیا کو نیست ونابود سمجھ کر اُس کے اسباب کی حصولی کے لئے عمر کو ضائع نہ کرے ۔ علم دُنیاوی بقدر ضرورت کہ جس کے وسیلہ معاش ہوسکے پڑھے اور علم حقیقت کو جس قدر تحصیل کرسکے کرے ۔ صحبت عارفان دل وجان سے کرے اور اُن کے سُخنان پر راست یقین کرے ۔ پوشاک وغذا سادہ رکھے ۔ کسی سے برعونت وتکبّر گفتگو نہ کرے ۔ سب سے بہ تواضع وخوش خُلقی وخاکساری وحلم برتی اپنے گھر کو مہمانسراے اور فرزندوں وغیرہ کو مسافران تصوّر کرے جسم سے الفت کو توڑ کر جان سے اُلفت پیدا کرے کسی کی شکایت اور تعریف نہ کرے ۔ اور نہ سُنے ۔ سب کو گوبند رُوپ جانے ۔ من کو خیالات واہی سے صاف رکھے ۔ عزّت ۔ بیعزتی ۔ سرما ۔ گرما ۔ گرسنگی تشنگی کو بحوصلہ برداشت کرے ۔ ستگور کو اپنا مونس اور دلخواہ سمجھے ۔ اس طرح اپنے باطن کو صاف اور اپنے اخلاق کو آراستہ کرکے مفصلہ ذیل بحث کو جو مابین شاگرد اور اُستاد کے مرتب کی گئی ہے بغور پڑھے اور یقین کرے ۔

عاقلان با جان ودل تارش کنند

تو چہ میدانی ہر دردل ہا خداست
پس تو را تعلیم دل کردن رواست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بحث درمیان شاگرد واُستاد درباب خودشناسی

شاگرد۔ مَیں کون ہوں؟

اُستاد۔ توسَت چِت آنند روپ برہم ہے ٭

شاگرد۔ برہم اکرتا اور دُکھ سُکھ سے فارغ ہے اور مَیں نیک و بد کرموں کے کرنے والا اور اُس کا نتیجہ سُکھ دُکھ بھوگنے والا ہوں اس لئے مَیں برہم نہیں ہو سکتا

اُستاد۔ جسم کے تعلق سے تو آپ کو مختلف افعال کا فاعل اور سُکھ دُکھ بھوگنے والا مانتا ہے ورنہ تو شُدھ چیتن ہے ٭

شاگرد۔ کیا مَیں جسم سے جُدا ہوں مَیں تو جانتا ہوں کہ مَیں جسم ہوں میرا نام ہے۔ فلانے کا بیٹا ہوں۔ میری ذات میرا ورن میرا آشرم ہے آپ کس طرح سمجھتے ہو کہ تو جسم نہیں ٭

اُستاد۔ اگیان سے تو آپ کو سریر مانتا ہے ورنہ تو سریر نہیں ٭

شاگرد۔ کس طرح مَیں سریر نہیں۔ مَیں ظاہر جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ مَیں سریر ہوں سریر کو چھوڑ کر اور کیا مانوں ٭

اُستاد۔ جسم تین قسم کا ہے ایک جسم کثیف (استھول سریر) دوسرا جسم لطیف (سوکھم سریر) سوم جسم غفلت (کارن سریر) ان تینوں میں سے تو کون سریر ہے

شاگرد۔ مَیں جسم کثیف ہوں یعنے استھول سریر ہوں ٭

اُستاد۔ جسم کثیف عناصر خمسہ کے پچیس اجزا سے مرکب ہے یعنی ایک ایک عنصر کے پانچ پانچ جزو ملکر پچیس اجزاء سے اسکی ترکیب ہوتی ہے حسب تفصیل ذیل:-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آکاس - کے پانچ جزو - کام - کرودھ - لوبھ - سوگ - بھئے +
شہوت غصہ طمع غم خوف

ہوا - کے پانچ جزو - چلنا - ولنا - دھٹنا - پسرنا - سنکوچنا +

آتش - کے پانچ جزو - بھوکھ - پیاس - آلس - نیند - کرانت +
جلوہ

جل - کے پانچ جزو - ویرج - خون - کف - پیشاب - پسینہ +

زمین - کے پانچ جزو - استخوان - گوشت - چرم - ناری - بال +

تم جو آپ کو سریر قرار دیتے ہو - سو سریر مذکورہ بالا اشیاء کا نام ہے - ان کے سوائے اور کوئی چیز نہیں - اس لئے میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم ان پچیس اشیاء میں سے کونسی شے ہو :-

شاگرد - میں ان پچیس ۲۵ چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں ہوں - کیونکہ میں ان سب کو جانتا ہوں - اس لئے میں ان سے جدا سوکھم سریر ہوں +

اُستاد - تم سوکھم سریر بھی نہیں +

شاگرد - کس طرح +

اُستاد - سوکھم سریر - مفصلہ ذیل سترہ ۱۷ اشیاء سے مرکب ہے - دو انتہکرن - من - بدھ - پانچ گیان اندری - سوتر - تچا - نیتر - جیبھا - ناسکا +
گوش پوست چشم زبان ناک یا بینی

پانچ کرم اندری - پان - پاد - واک - لنگ - گودا +
دست پاؤں گویائی آلہ تناسل مقعد

پانچ پران - پران - اپان - ویان - اودان - سمان +

ان سترہ چیزوں کے مجموعہ کا نام سوکھم سریر ہے اگر تم سوکھم سریر ہو تو مذکورہ بالا سترہ ۱۷ چیزوں میں سے کونسی چیز ہو کان ہو پوست ہو چشم ہو یا بینی ہو یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کرم اندریاں ہو یا پران ہو یا بدھ ہو - کیونکہ سوائے ان کے سوکھم سریر خود کچھ چیز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں ہے ٭

شاگرد۔ ان چیزوں کو تو میں جانتا ہوں میں کس طرح کہوں کہ مَیں کان ہوں یا چشم یا زبان وغیرہ ہوں۔ اِن سے الگ کارن سریر ہوں ٭

اُستاد۔ تو کارن سریر بھی نہیں ہے ٭

شاگرد۔ کس طرح ٭

اُستاد۔ کارن سریر اگیان کو کہتے ہیں اور وہ سکھوپت اوستھا میں ہوتا ہے سو جاگرت اوستھا میں اُٹھ کر تو کہتا ہے کہ میں ایسا سویا کہ مجھ کو کچھ خبر نہ رہی۔ پس ثابت ہوا کہ بیداری میں وہ سریر نہ رہا اور تو موجود ہے اس لئے تو کارن سریر نہیں ٭

شاگرد۔ اگر مَیں جسم نہیں ہوں تو نام۔ ذات۔ ورن۔ آشرم کس کے ہیں ٭

اُستاد۔ نہ تو نام ہے اور نہ تیرا نام ہے یہ نام صرف جسم کثیف کا ہے کیونکہ پیدائش سے اوّل یہ نام نہیں تھا اور بعد پیدائش کے یہ نام فرض کر کے رکھا گیا ہے اس غرض سے کہ مختلف اجسام میں سے کسی خاص جسم کی شناخت ہو پس ثابت ہوا کہ یہ نام استھول سریر یعنے جسم کثیف کا ہے اور جسم کثیف کے بھی کسی حصّہ یعنے بازو میں یہ نام نمودار نہیں ہے اُس کے مختلف اعضاء مختلف اسماء سے موسوم ہیں یہ نام کسی جگہ ڈھونڈا بھی نہیں ملتا پس ثابت ہوا کہ یہ نام نہ تیرا ہے نہ استھول سریر کا۔ صرف شناخت کے لئے فرض کیا گیا ہے اس واسطے باطل ہے اسی طرح ورن اور آشرم بھی مفروض اور باطل ہیں۔ پس تو نہ نام ہے نہ ذات ہے نہ ورن ہے اور نہ آشرم ہے اور نہ یہ تیرے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شاگرد۔ جب یہ حال ہے کہ نہ مَیں سریر ہوں اور نہ میں ذات ورن آسرم ہوں تو کچھ نہ ہوا کیونکہ جو کچھ نظر آرہا ہے سو سریر ہے جب میں ظاہر چیز سریر نہ ہوا تو کچھ نہ ہوا

اُستاد۔ اگر تو کچھ نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میں کچھ نہیں تو کچھ نہیں کے بھی جاننے اور روشن کرنے والا ہے اس لئے تو کچھ نہیں سے جُدا ہے ؛

شاگرد۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کون ہوں آپ مہربانی کرکے فرمائیے کہ میں کون ہوں اور میرا سروپ کیا ہے ؛

اُستاد۔ تمام چیزوں کے جاننے اور روشن کرنے والا تو آتما ہے اور تیرا سروپ ست چت آنند ہے ؛

شاگرد۔ ست۔ چت۔ آنند کے کیا معنے ہیں ؛

اُستاد۔ جو تین زمانہ میں قائم رہے سو ست ہے جو آپ کو اور دوسروں کو بھی جانے سو چیتن ہے جس سے تمام دُکھ رُوپ پدارتھوں میں آنند یقین ہوتا ہے سو آنند ہے

شاگرد۔ میں ست چت آنند کس طرح ہوں ؛

اُستاد۔ جسم کی پیدائش سے اول تو تھا جسم کی موجودگی میں تو ہے اور جسم کے فنا کے بعد تو باقی رہتا ہے اس لئے تو ست ہے آپکو جانتا ہے اور آپ سے جُدا انتہکرن اندریاں استھول سریر و دیگر بیرونی اشیاء کو بھی تو جانتا اور روشن کرتا ہے اور وے تجھکو نہیں جانتے اس لئے تو چیتن ہے۔ دُکھ روپ سریر میں تجھ کو آنند پرتیت ہوتا ہے اور اس سریر میں کوئی شے آنند دینے والی نہیں صرف تو ہی پرم پریم کا وشے یعنی نہایت ہی محبوب ہے، تمام اشیاء یعنی انتہکرن اندریاں استھول سریر زن فرزند۔ دولت وغیرہ کو تو اپنے آنند کے لئے عزیز رکھتا ہے۔ پس تیرا آنند ان سب سے زیادہ ہوا اور تو آپ کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہایت ضروری ہے اس لئے تو آنند روپ ہے اس صورت سے توست چت آنند روپ ہے

شاگرد۔ ثابت ہوا کہ میں ست چت آنند روپ آتما ہوں لیکن برہم روپ میں کس طرح ہوں

اُستاد۔ جس طرح توست چت آنند روپ ہے۔ اُسی طرح برہم ست چت آنند روپ ہے کیونکہ جگت کی پیدائش سے اوّل برہم تھا جگت کی موجودگی میں برہم ہے پرلے کے بعد بھی برہم باقی رہتا ہے اس لئے برہم ست ہے۔ اور تمام پنچ بھوتک پدارتھو نکو یعنی کُل موجودات کو پرکاشتا ہے اور آپ گیان سروپ ہے اس لئے چیتن ہے اور تمام اودِک یعنی مفروض و باطل اشیاء جسکے ذریعہ آنند دیتی ہیں اسلئے آنند روپ ہے پس برہم ست چت آنند روپ ہے۔ اُوپر ثابت ہو چکا ہے کہ توست چت آنند روپ ہے اور اب ثابت ہوا ہے کہ برہم ست چت آنند روپ ہے۔ پس تیرا سُبھاؤ اور برہم کا سبھاؤ ایک ہی ہوا چونکہ ایک سبھاؤ والی چیزیں ایک روپ ہوتی ہیں اسلئے ثابت ہوا کہ تو برہم روپ ہے، اور جس طرح برہم کُل جگت میں محیط ہے یعنی ویاپک ہے اُسیطرح آتما یعنی تم کُل بدن میں محیط ہو کیونکہ تم ایک ہی وقت میں آنکھوں سے دیکھتے کانوں سے سُنتے مُنہ سے بولتے یا دانتوں لیتے بینی سے بو لیتے۔ ہاتھوں سے کام کرتے۔ پاؤں سے چلتے۔ من میں سنکلپ کرتے بُدھ سے نسچا کرتے ہو اسلئے تم کُل میں شامل اور محیط ہو پس تم برہم ہو کیونکہ برہم نام پورن کا ہے چونکہ تم بدن میں جو تمہارا جہان ہے پورن ہو۔ اسواسطے تم برہم ہو اور برہم اور جیو دو الفاظ ایک ذات چیتن ہیں اس وجہ سے مفروض ہیں کہ جو ذات کُل جہان میں ویاپک ہو کر پرکاشتی ہے وہ برہم ہے اور جو ذات جُزو جہان یعنی وجود میں ویاپک ہو کر پرکاشتی ہے وہ جیو ہے ذات ایک ہے اُس میں تفریق و تقسیم نہیں ہے صرف علت کی وجہ سے اُس میں دو اوصاف قائم ہوئے ہیں۔ ورنہ ایک ذات قائم رہتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یعنی جو ذات کُل جہان میں، وہ پاک ہے وہی ذات وجود میں، وہ پاک ہے ذات میں دوئی نہیں اسلئے جیو برہم ہے اور برہم جیو ہے، بلکہ جیو اور برہم دونو مفروض ہیں ایک ہی ذات فاعل از اسماء و صفات قائم بخود ہے اور وہ ذات تم ہو۔

مثال - جس طرح ایک آکاس میں دو الفاظ ہوتے ہیں ایک گھٹ آکاس دوسرا مہا آکاس سو صرف گھٹ کی علت سے آکاس گھٹ کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ ورنہ آکاس میں اس نام کی سمائی نہیں اگر گھٹ کو توڑ جاوے تو پھر مہا آکاس اور گھٹ آکاس میں تمیز نہیں رہتی بلکہ دونو ایک روپ ہو جاتے ہیں اور آگے بھی ایک روپ تھے صرف علت کی وجہ سے درمیانی شبہ ہو گیا تھا۔ اسی طرح ذات مطلق میں برہم اور جیو دو الفاظ صرف علت سے ہیں۔ سو جب بذریعہ وچار یعنی دانش علت کُل یعنی جہان و علت جزو یعنی وجود کو صرف نمود بے بود بلکہ ہیچ سمجھا تو پھر برہم اور جیو میں تمیز نہیں رہتی آگے بھی فرق نہیں تھا صرف اگیان سے شبہ ہو گیا ہے کہ میں کچھ اور ہوں سو یہ بات غلط ہے۔ دوئی کو اس ذات میں ہرگز دخل نہیں پس تم یقین کرو کہ تمہاری ذات میں کسی قسم کی کمی نہیں۔ تم شدہ برہم ہو +

شاگرد - ہے بھگون آپ کی کرپا سے مجھ کو یقین واثق ہوا ہے۔ کہ میں ست چت آنند روپ ہوں۔ تمام علتوں سے فارغ۔ گناہ و صواب سے پاک۔ گرفتاری و رستگاری سے خلاص۔ زادن و مردن سے بخوف خود در خود قائم نہ کہیں سے آیا ہوں نہ کہیں جاؤنگا۔ سدا یکساں ایک حالت میں قائم ہوں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گل سیتیس

اپنل اکھنڈا نام اک اگم اپارا روپ
ویس کال پرچھید سے رہت انکا آل اودیس
سروبیاپے بھیو شیش مہیش گنیش
ایک انیک ہوئے کے نانا بھانت دکھائے
بھانت بھانت کرپرا کرے اوبھت کھیل رچائے
کہوں ایچ جیو بھیو کہوں اوت بھج آپ
بھوت پریت راکھس پسو نر ناسی ہوئے ناچ
کہوں نہ جانے سوئے کہوں کہوں بولے کہوں موئے
کہوں ہے جانے سوئے کہوں کہوں بولے کہوں موئے
ہیمراج آپے بھیو اپنا کھیل رچائے
اگیانی جانے نہیں جگیاسی کو آس
جوگی دیہہ ابھمان سے بھوگی گرہست بھمان
ہیمراج اس جگت میں سو کھیا پہچان
جے جانے ناں آپ کو نہ جانے ناں آپ
جو جانے سو مکت ہے نہ جانے سو نندہ

زرد کار اوکت سیم اپل ابھید انوپ
زرد پیش انگت سدا تیتیس نہ وہت دوس
سروبیاپے بھیو شیش مہیش گنیش
ایک انیک ہوئے کے نانا بھانت دکھائے
کٹھن ورت پرکاش مے چینتا ادکاس
بھانت بھانت کرپرا کرے اوبھت کھیل رچائے
اوں کرپا کا بیج بھیو کوں کھائے کوں بھاؤ
بھوت پریت راکھس پسو نر ناسی ہوئے ناچ
کہوں نہ جانے سوئے کہوں کہوں بولے کہوں موئے
کہوں ہے جانے سوئے کہوں کہوں بولے کہوں موئے
کہوں اوں کہوں ناہے کہوں گی کہوں بھی
ہیمراج آپے بھیو اپنا کھیل رچائے
آپا میں آپا بھیو پھر آپن مانہہ سمائے
گیانی جانے آتما نت درسی سروا میں
گیانی گیان کا بال ہے نت نرا بھمان
ہیمراج اس جگت میں سو کھیا پہچان
جے جانے ناں آپ کو نہ جانے ناں آپ
بھائی بھاتھا کرم کی بیوں پھلی وچ پھل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل اٹھتیس

بینائی میں عجب کیفیت ہے۔ کہاں زمین اور کہاں سورج چاند ستارہ وغیرہ کروڑہا کوس کا فاصلہ ان کے درمیان۔ آنکھوں کی امداد سے ایک لحظہ میں ایسی دور اشیاء کا ایک ہی وقت مشاہدہ ہوتا ہے یہ صرف بینائی کی توجہ اور کیفیت ہے جو جسم میں اور کوئی عضو نزدیک یا دور کی اشیاء کی کیفیت کو معلوم نہیں کر سکتا صرف چشمان بباعث اپنی بصارت اور طاقت بینائی کے نزدیک اور دور کی اشیاء کو معلوم کراتی ہیں اب جائے غور ہے کہ کل اعضا کی نسبت چشم نہایت ہی خفیف اور لطیف ہے اور پھر اُس چشم میں بھی حصہ بصارت جو مردمک ہیں بالکل ہی لطیف اور قلیل ہیں ان میں بینائی کی وجہ سے یہ طاقت ہے کہ بیشمار فاصلہ تک مختلف اشیاء خواہ کثیف خواہ لطیف کی ہیئت کو مشاہدہ کر سکتی ہیں پس کل جسم کثیف میں بینائی عمدہ اور معظم عضو ہے اسیطرح اگر بینائی باطنی جس کو گیان کہتے ہیں انتہکرن میں ہو تو ذات بیچون وچرا۔ نام ونشان سے مبرا۔ جو بامداد چشمان دیکھنی۔ کلی محال ہے بامداد گیان مشاہدہ ہو سکتی ہے مشاہدہ کیا اپنا آپ یقین ہوتی ہے پس گیان کل اشیاء سے افضل اور اعلےٰ ہے اس کی حصولی سے کل کی حصولی متصور ہے اس کی امداد سے اس ذات کا مشاہدہ ہو کر اپنا آپ یقین ہوتا ہے کل عوارض جسمانی وجہانی سے نجات حاصل ہو کر دائم السرور ملتا ہے۔ کل اشیاء سبق شناخت ذات وہاب ہیں۔ جہان ایک کتاب عظیم ہے تین گن دفتر ہیں پانچ تت پانچ ورق ہیں ایک ایک تت کے اجزا وحصص وپیدایش ایک ایک ورق پر سطریں ہیں ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک جُزو مثل لفظ ہے کتاب کے پڑھنے سے جو معنے مفہوم ہوتا ہے وہ برہم ہے۔ تین گُن پانچ تت اور اُن کی پیدائش برہم ہے پس ایک ہی برہم اپنی مہماں میں قائم ہے نہ کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی مرتا ہے۔ ایک۔ ادویت۔ اکھنڈ نرد کار سروروپ ہوا آپ کو آپ دیکھ کر طرح طرح کے خیالات اور اوہام پیدا کر رہا ہے سو کیا ہے کچھ ہی نہیں اپنی الوہیت میں قائم۔ نہ کہیں بیش نہ کم یکساں اپنی ہستی میں معمور ہے جس قدر تنازعہ ہے سو صرف الفاظ اور معنے میں ہے سماعت کے رو سے جو جو الفاظ گوش سے انتہکرن میں معکوس ہو کر صورت یقین میں مقیم ہوئے ہیں وہ جہان کے نام سے موسوم ہیں۔ اور باعث تکلیف ہو رہے ہیں۔ اُن کی فہمید میں جو تعین قائم کیا گیا ہے اُن کے یقین سے انسان آب سراب میں غوطہ کھا کر ڈوبتا ہے بغیر رسن یا بند رومات و اضافات تقلیدی ہے۔ آج تک سواے سماعی الفاظ کے کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔ خدا جو اس جہان میں سب کا خالق اور پالک مشہور ہو رہا ہے۔ وہ سواے سماعی کلمہ کے اور کچھ نہیں صرف اُس نام کو سُنکر خوش ہو رہے ہیں اور اُسی نام کی عبادت اور التجا کر رہے ہیں سواے اُس سماعی لفظ کے کسی نے خدا نہیں دیکھا۔ پس ثابت ہوا کہ کل ہنگامہ خواہ نیک خواہ بد صرف سماعی ہے درحقیقت کچھ نہیں اگر تمام الفاظ کو معہ اُن کے معنے کے دل سے بھلا دیں تو باقی وہ ذات رہتی ہے کہ جس کا نہ حد ہے نہ پایاں۔ کلام سے مبرا قیاس سے بالا۔ فکر سے برتر اور یقین سے فارغ خود در خود ہے جو کچھ ہے سو وہی ہے کسی قسم کے تعلق کی سمائی نہیں وہ ذات اصل ہے اور آپ کا آتما ہے ایسی ذات کو اپنا آپ جاننا معرفت ہے سواے اس کے تمام ریا اور تقلید ہے۔ خیالی تو وہ طوفان اُٹھا اُٹھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خراب ہوتے ہیں +

گُل اُنتالیس

ذات بیچون وچرا میں لفظ جہان کی وہ حقیقت ہے جیسے کہ شعاع آفتاب میں آب سراب کی۔ دیکھنے میں اگرچہ ذرات خورشید ذرات ریگ سے مجتمع ہو کر صورت آب میں جلوہ زن ہوتے ہیں۔ مگر نظر بالائے اور سرسری میں۔ جب بغور اُس کی طرف توجہ لگا کر دیکھا جاوے۔ تو سوائے دھوکے کے اور کچھ ثبوت نہیں ہوتا برائے نام آب ہے کوئی خاصیت پانی کی اُس سے حاصل نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ہزار سال طاقت صرف کرکے چاہے کہ مجھ کو سیری وسیرابی حاصل ہو۔ تو نہ ہوگی۔ بلکہ برخلاف اُس کے تشنگی اور تپش افزوں ہوتی جاویگی۔ اگر ہمہ وجوہ تجسس کرکے یہ چاہے کہ اُسکی کچھ اصلیت معلوم ہو تو بدوں اُس کے نابودی اور نمود بے بود ہونے کے اور کچھ ثبوت نہ ہوگا بیعلمی سے نیست ہست اور عدم وجود یقین ہو رہا ہے۔ جب علم ہوا کہ ذرات کا عکس موج زن ہو کر آب معلوم ہوتا ہے اُس وقت تمام تدارک اور آرزو حصولی آب رفع ہو جاتی ہے۔ اور آرام حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح ذرات خورشید حقیقی صورت اسماء وصفات میں جہان یقین ہو رہے ہیں کُل ہمدری کوششیں اور تدابیر اُس وقت تک جب تک کہ ہم کو اسماء وصفات میں راستی اور اثبات یقین ہو رہا ہے سراسر باعث تکان اور بے سود ہیں بے بُنیادشے سے سیری چاہنی گویا اپنی تشنگی کو تیز کرنا ہے۔ اپنے سایہ کے پیچھے دوڑنا نتیجہ شرمندگی اور پریشانی حاصل کرنا ہے کُل اسماء وصفات کا مصدر وہ ذات ہے جو عین اور غین سے پاک جُز وکُل سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فارغ صرف مفہوم ہے۔ پس اسماء وصفات کی صُورت میں خود آگر بوقلموں لباس سے ملبوس۔ تفرقہ معرفت وجہالت میں اپنا جلوہ دیکھ رہی ہے۔ جہالت سے اپنی تلاش میں سرگرداں اپنے سایہ کے پیچھے دواں مثل طوق گردن گم گردہ اپنی ذات کو بھولکر چہار اطراف حیراں۔ کہیں زاہد شب بیدار۔ کہیں عابد کردگار کہیں نمازگزار۔ کہیں روزہ دار۔ کہیں تارک لذات نفسانی۔ کہیں نافراز متعلقین جسمانی۔ کہیں نالاں وپریشاں۔ کہیں توبہ کُنان ولرزاں عین وصال میں مہجور۔ عین صحت میں معلول۔ عین بینائی میں کور اور عین اظہار میں مستور ہے معرفت سے کُل تعلقات کو چھوڑ۔ وہم دوئی کو توڑ۔ پردۂ اسم وصفت کو چاک کرکے خود در خود محو ہے۔ آپ جلوہ بیں اور آپ جلوہ گُن خُود ہی ناظر خود ہی نظر خود ہی منظور۔ خود ہی عاشق خود ہی عشق خود ہی معشوق ہے۔ کُل سے فارغ جُزو سے مُبرا ہے نہ یہ اور نہ وہ ہے عین کُل وجُزو نہ بندہ نہ خُدا تمام تکالیف جسمانی وتشاویش رُوحانی سے سُبکبار مہد بے انتظاری وقرار میں ساکن نہ خیالِ عبادت نہ فکر زہد نہ تمیز شب وروز نہ وہم نماز وروزہ نہ احتیاج ترک واختیار نہ نالاں نہ خنداں فکر وقیاس وگُمان ویقین سے برتر خود در خود ہے۔ ایک ہی ذات میں دو صفات کے باعث اس قدر اختلاف ہے در اصل نہ جہالت ہے اور نہ معرفت ہے ایک ہی ذات قائم بخود ہے۔ باوجود اختلاف الفاظ ایک معنے قائم بخود ہے موجودگی بوقلموں صور میں ایک ہی ذات مفہوم ہے۔ اظہار انواع الوان خیالات وتبدیلات میں یکسانی عیاں ہے۔ تو پس کیا ہے کچھ ہی نہیں۔ ایک ذات قائم بخود ہے نہ عارف نہ جاہل نہ لفظ نہ معنے۔ نہ خیال نہ یقین نہ جائے کلام ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خاموشی عین عین ہے۔ کس کو درست کس کو غلط قرار دیا جاوے۔ سب درست ہے۔ کُل الفاظ معہ معانی۔ کُل افعال معہ نتائج کُل خیالات۔ افکار۔ اوہام ایقان اقطار دُرست ہیں۔ ایک اودیت سُدھ وست آپ میں آپ قائم ہے۔ یہ علم تمام تکلیف سے نجات بخش معدن آرام و طمانیت ہے جس قدر محنت اس علم کی حصولی کے واسطے کی جائے اُسی قدر فرحت و آسایش کی توقع ہے دیگر عُلوم جو سیکھے اور پڑھے جاتے ہیں صرف اس علم کبیر کی خاطر ہیں جب اس کی تحصیل بدرجہ اتم ہو جاوے تو سب کا خاتمہ ہے۔ مگر چونکہ انسان نے کچھ عرصہ اس جسم میں گذران کرنی ہے سوائے شغل اس میں ایک لحظہ بھی بآرام بسر نہیں ہو سکتا اسلئے دور اندیش کسی شاستر کا مطالعہ بخاطر بہلاوٹ طبع رکھتے ہیں یا اگر ذوق لذت حقیقی زیادہ ہو تو بدھی کو سمادھ کے سُکھ میں لگاتے ہیں یا بذریعہ وچار ست وست کو ثابت کر کے اُس کے انکار ہونے میں مشغول رہتے ہیں۔ سو تینوں اشغال برابر درجہ رکھتے ہیں۔ اصلیت میں کسی کام کرنے کی ضرورت نہیں صرف تعلق جسمانی نے ہم کو کچھ نہ کچھ اصتیاج کارروائی کی ڈالی ہے۔ سو کُل کارروائی برہم روپ ہے۔ جگیاسی کو چاہئے کہ اپنی بُدھ کو بذریعہ مطالعہ شاستر و آتم وچار بڑھاتا رہے۔ جس قدر عُمر ترقی کرتی جاوے اُسی قدر گیان بھی ترقی پر آتا جاوے بیشک سمادھ میں بڑا آنند ہے۔ مگر ہر وقت سمادھ نہیں ہو سکتی۔ وقت بے وقت یہ حالت ہو سکتی ہے اور ہر وقت اس حالت کو اپنے اوپر وارد رکھنے سے کچھ مطلب بھی حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ بغور دیکھیں۔ تو ہمارا سروپ کیول سمادھ روپ ہے۔ سون دگیان کے سوائے اور کچھ نہیں۔ ایسی سمادھ اور سُون روپ میں پھر سمادھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا تدارک کرنا گویا اُس کی اصلیت سے آپ کو بے علم ثابت کرنا ہے۔ سمادھ نام اپنی ذات کو برحق اور جیوں کا ئیوں جاننے کا ہے۔ ہمارے سروپ میں تو سمادھ کلپت ہے۔ اگر کچھ ہے تو برتی کو ہے برتی کی اکاگرتا اور ست وست وکھے لیتا کا نام سمادھ ہے سو اصل میں برتی سروپ سے کچھ شے نہیں۔ اگیان کا کارج یعنی بیدانشی ہے جب تت گیان سے اگیان نرہا تو اُس کا کارج کیسے رہیگا۔ پس سدا آپ کو اپنی حالت میں انبہو کرنا یہ سب سے اُتم ہے ٭

گُل چالیس

کبھی گرمی اور کبھی سردی۔ ہوا اور آتش کا چکر ہے کُل مخلوق پانچ تت سے پیدا ہوئی ہے اور اُسی سے پرورش پا رہی ہے اور پھر اُنہیں میں سما جاتی ہے کُل حالات مثلاً سردی۔ گرمی۔ بارش۔ آندھی۔ ژالہ۔ برق۔ خشک سالی۔ طغیانی آب۔ بیماری۔ صحت۔ قحط سالی۔ کشایش۔ انہیں پانچ تتوں کے سبھاؤ یعنی عادات ہیں۔ پانچ تتوں کا ایک انڈ یعنی بیضہ ہے جس کو برہم انڈ کہتے ہیں اس بیضہ عنصری یعنی برہم انڈ میں بیشمار اقسام کی مخلوقات بھری ہے۔ سو کیا ہے جیسے گوکھر کے پھل میں بیشمار کیڑے ہوتے ہیں سو اُس گوکھر سے جدا نہیں ہیں تمام ہی گوکھر کا سروپ ہیں اُسی طرح تمام ہی اس انڈ کا سروپ ہیں کوئی شے اس برہم انڈ سے باہر یا جدا نہیں ہے بلکہ تمام اشیاء اور کُل مخلوق اُس میں اُسی کا سروپ ہیں اور یہ برہم انڈ برہم میں برہم سروپ ہے۔ ذرا بھی برہم سے باہر یا جدا نہیں۔ پس کُل ہی برہم ہے سوائے برہم کے نہ کچھ تھا نہ کچھ ہے اور نہ کچھ ہوگا۔ یہ تمام ظہورہ اُسی کا اُسی میں ہے نہ کوئی کہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے آیا ہے نہ کہیں جاتا ہے ایک ہی جگہ پیدا اور فنا ہوتے ہیں۔ بیحد طوالت اور عرض کے باعث سے مختلف نام سے قطعات مشہور ہو کر شہر موضع وغیرہ بن گئے اور پھر اُن میں مختلف محلہ کوچہ گھر قائم ہو گئے اور خود بھی ایک مختصر صورت بنام انسان اختیار کر کے ان میں بسا ہے اپنی نظر جزویت اور محدودیت کے باعث کُل برہم انڈ کو فراموش کر کے ایک گھر اور ایک کوچہ اور ایک شہر میں گرفتار ہو گیا ہے اور دراصل کل برہم انڈ ایک شہر یا ایک گھر ہے کچھ غیریت نہیں ہے نہ کوئی باہر ہے نہ کوئی اندر نہ وطن ہے نہ بیوطنی ہے سب چیز اُسی سے پیدا ہو کر اُسی میں اپنا زور دکھا دکھا کر پھر اُس میں سما جاتی ہے پس کل اشیاء برہم ہیں اکاس۔ پون۔ اگن جل۔ پرتھوی جو پانچ تت کہلاتی ہیں یہ پانچ سبھاؤ برہم کے ہیں۔ ویاپک سبھاؤ برہم کا آکاس کے نام سے نامزد ہر جگہ محیط ہو رہا ہے۔ چیتن سبھاؤ برہم کا پون کے نام سے نامزد کُل اجسام کو متحرک کر رہا ہے پرکاش سبھاؤ برہم کا اگن کے نام سے نامزد کُل جہان کو سورج چاند ستارہ ہو کر روشن کر رہا ہے آنند سبھاؤ برہم کا جل کے نام سے نامزد ہو سب میں شامل ہو کر اُسی کا روپ بن جاتا ہے دھیرج سبھاؤ برہم کا پرتھوی کے نام سے نامزد اپنی حالت میں قائم سب کا آرامگاہ ہو رہی ہے۔ پس کیا ہے ایک ہی برہم قائم بجود ہے نہ کبھی کم ہوتا ہے نہ زیادہ نہ اُس کی ابتدا ہے نہ انتہا نہ دور ہے نہ نزدیک۔ نہ ظاہر نہ مستور نہ جُزو نہ کُل عین عین ہے ظاہر و باطن نزدیک و دور اول و آخر جو چیتن بھرپور ہے سو برہم ہے۔ جہان اُس کا دوسرا نام ہے یہ برہم گیان ہے اس یقین کو مصمم کرنا کُل واہمات کے لئے مقراض ہے۔ نظر دوئی کی قاطع ہے جبتک یہ نظر پیدا نہ ہو تب تک آرام حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اسی نظر کا ابھیاس کر کے کُل کو برہم اور برہم کو کُل دیکھیں ٭

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گُل اکتالیس

تفرقہ الفاظ سے دور۔ ملابس معانی سے عُور۔ غیریت سے مستور۔ وحدت میں معمور۔ کلمات پرماتما۔ اللہ۔ گاڈ سے مشہور ایک ذات قائم بخود ہے۔ نورانی میں نور۔ تاریکی میں تار۔ وقت میں وقت۔ شے میں شے۔ مکان میں مکان۔ ساکن میں سکوت۔ گویائی میں صوت۔ زمین میں زمین۔ آب میں آب۔ آتش میں آتش ہوا میں ہوا۔ آکاس میں آکاس۔ جزو میں جزو۔ کُل میں کُل۔ نہ عین نہ غین خود ہی خود ہے۔ عالم میں معلوم۔ جاہل میں نہ معلوم ہے۔ عبادت سے عابد اور معبود۔ معرفت سے عارف اور معروف۔ جزویت سے بندہ۔ کُلیت سے خدا۔ گو ناگوں صور اور اشکال سے ظاہر ہے۔ بوقلموں الفاظ اور معانی سے پُر۔ مختلف افعال و مختلف نتائج کی جا۔ راحت و رنج شادی و غم۔ افلاس و دولتمندی کی نمائشگاہ جہان کہلاتا ہے۔ جس میں کل کارروائی ظہور ذات پُر از صفات ہوتی ہے جہان کا نام صفات ذات ہے۔ صفات کو ذات سے سرمو جدائی نہیں۔ ذات صفات ہے صفات ذات ہے۔ قدرت کو قادر سے کسی حالت میں جدا نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ قادر میں قدرت ہے اور قدرت عین قادر ہے پس ثابت ہے کہ ایک ذات دو ناموں سے مشہور ہے۔ نظر خاص میں اُس کو برہم یا اللہ کہتے ہیں نظر عام میں اُس کو جہان کہتے ہیں۔ اصل میں دو الفاظ ہیں۔ بلکہ کُل اشکال کُل اسماء کل صفات۔ کُل رسوم کُل علوم کُل ایقان۔ کل مذاہب۔ کُل اشیا۔ کل مخلوق کُل الفاظ۔ کل معانی۔ لفظ برہم کے معنے دیتے ہیں یعنے برہم نام کُل کا ہے کیسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خاص صفت کی جگہ نہیں۔ بلکہ کُل صفات صفت برہم ہے کُل اسماء اسم برہم ہے۔ برہم ایک وہ ذات ہے جو پُر از انواع خزاین و دفاین و اضاف مخلوقات و حالات نیرنگی زمانہ ہے گویا برہم ایک صندوق ہے اور کُل جہان اس میں مندرج ہے اور وہ صندوق اپنے مندرجہ سے جُدا نہیں۔ بلکہ صندوق اور مندرجہ بلکر ایک برہم کہلاتے ہیں جگت کو متھیا جاننا گویا اصلیت سے ناواقفیت ہے متھیا اُس کو کہتے ہیں جو نہووے (باطل) اور بھاسے۔ پس ایسی چیز کا ہونا بعید از عقل ہے کیونکہ جو چیز اصل میں نہیں ہے۔ اُس کا بھاسنا بھی نہیں ہے اور پھر کہنا کہ ہے نہیں اور بھاستی ہے یہ دانائی کے برخلاف ہے اس لئے متھیا ایک لفظ برائے نام ہے سوائے اس کے اور کوئی چیز اس صفت والی نہیں ہے۔ گویا متھیا متھیا ہے۔ اور کچھ متھیا نہیں۔ کُل اشیاء میں جو اشیاء کی ذات ہے وہ اصل ہے ذات اشیاء سے جُدا کوئی ذات نہیں ہے بلکہ کُل میں کُل کی ذات ایک ذات ہے جو کتب متقدمین میں اسماء پرماتما۔ برہم خدا۔ اللہ گاڈ سے موسوم ہے کوئی شے اپنے موقع پر کم درجہ نہیں رکھتی بلکہ اپنے اپنے موقع پر سب افضل اور اعلےٰ ہے۔ جیسے ایک جسم میں ہر ایک عضو اپنے اپنے موقع پر فضیلت رکھتا ہے اور کُل اعضاء بلکر ایک جسم کہلاتے ہیں گویا جسم کُل اعضاء کی صفات کا مجمع ہے اور کُل اعضاء کی ذات ہے۔ اور کُل اعضاء ہے۔ اسی طرح کل اشیاء ساکن و متحرک برہم کہلاتے ہیں گویا برہم کُل اشیاء کی صفات کا مجمع ہے اور کل اشیا کی ذات ہے اور کُل اشیاء ہے پس ایک ہی شے ہوئی کُل اشیاء نہ ہوئیں یا کُل اشیاء ایک شے اور ایک شے کُل اشیاء ہوئیں اب اس جگہ راست اور دروغ کا فرق نہ رہا اور نہ جگت اور برہم کا فرق رہا تمام امور کا تصفیہ ہو کر ایک ذات ثابت ہوئی۔ اسی کا نام برہم گیان ہے۔ اسی کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے کُل تفرقہ اور تواہمہ رفع ہو کر ایک حالت رہتی ہے چاہئے کہ اس کو بخوبی سمجھ کر دلنشین کرے۔ اپنے خیالات کو مثل کوہ گراں مُحکم کرنے سے صفت مستقیم المزاجی ہوتی ہے اخلاق پسندیدہ کو مونس بنانے سے انسان ہمیشہ آسودہ رہتا ہے۔ اپنے چمن ست سنگ کو آب ابھیّاس سے تروتازہ رکھنے سے دماغ حق الیقین مشموم رہتا ہے۔ چاہئے کہ شغل میں تغافل نہ ہووے۔ ضرور ایک دوسرے کے اخلاق کا محاسبہ کر کے ایک دوسرے کو مطلع کرنا واجب ہے۔ کیونکہ باہم اتفاق کا یہ ہی لُطف ہے کہ کوئی شخص اخلاق محسنہ سے محروم نہ رہے۔ جس طرح دو چراغ ایک جگہ ہوں تو دونو کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح باہم اتفاق سے روشنی گیان ہوتی ہے +

گُل بیالیس

ذاتیکہ معبود عابدان و مسجود ساجدان و معروف عارفان است منم۔ من لفظے است۔ کہ مُشترک ہمہ است۔ اعنے من در ہمہ اجسام محیط است باہمہ حواس ظاہری و باطنی شامل شُدہ لذّت و علم لذت اختیار کند۔ ہمہ افعال و علوم را مسبب است از اطلاق قومیت محدود و منقسم شدہ تنازعات مذہبی برپا مے کُند۔ و بوسیلہ شناخت اصلیّت خود از تمام قیود و اہمات فارغ شدہ خود در خود است۔ پس من کہ در دمن و تو را گنجایش نیست محیط کل است۔ کہ بر و اطلاق ایں و آں قائم نمے تواند شُد۔ اصل ذات ہمہ است آں منم۔ شناوران دریائے حقیقت چہار منازل بلحاظ تحقیق حقیقت زیب ارشاد کردہ۔ منسلک بہ سلک تحریر کردہ اند چنانچہ تفصیل آں کہ در تحت نوشتہ بود غور طلب چشم بیناء و منصف است۔ اول ہمہ است دانستن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوم ہمہ اوست دیدن۔ سوم ہمہ اوست شُدن۔ چہارم ہمہ اوست فراموش کردن
ازیں رمز مفہوم میشود کہ ذات عین ذات است کہ درو دانستن و دیدن و شُدن
و فراموش کردن نگنجد۔ حصولی و غیر حصولی برائے نام بمراد تشفی قائم شُدہ اند ورنہ
ذاتے کہ ہست ہست نہ علم درو راہ یابد نہ جہل۔ نہ عبادت را شایاں نہ معرفت را پایاں
خاموشی درو گُفتار و گُفتار مثل خاموشی است۔ نظر محدود باعث تعیّن مختلف اسماء
و امتیاز یعنی بندہ و خدا گردیدہ ذاتے را کہ درو بجز ذات نگنجد مثل معائینہ خواب
گوناگوں و انواع انواع مے نمائد۔ وقتیکہ ایں نظر کہ اصلاً محض وہم است از میان
برخواست آں حالت رو نماید کہ زبان در بیان او گنگ و چشم در دیدن آں کور و عقل
در دانستن آں لنگ۔ نہ ایں نہ آں نہ است نہ چپ۔ نہ من نہ تو۔ نہ اندروں نہ
نہ بیروں۔ نہ بندہ نہ خُدا۔ محض محض عین مفہوم کہ درو فہم فہمندہ مفہوم را راہ نیست
آں حالت اصلیّت ہمہ است بلکہ عین ہمہ است ہمہ بلحاظ فہمانیدن گُفتہ شدہ
ورنہ جائے دم زدن نے زہے ہمّت مردان کہ دریں وادئے پر سُوز و آتش جاں
سوز کہ دیدنی آں مثل سُراب است چشم از غیر بینی بستہ خود را در خود یافتہ سیر شدہ اند
و باوجود موجودگی تعیّنات اسم و صفت از قید ایں و آں رُستہ بہ شہر گمنامی شدہ اند
و تنازعہ دوئی کہ بیخ آں انانیّت جسمانی است از دل دور کردہ بہ سلوک صُلح کُل ہمہ را
تواضع کنند۔ کسانیکہ از قید اسم و صفت رُستہ واصل بہ بحر ذات شدہ اند دائما
مسرور و بر یک قرار اند اگرچہ آں ذات را خصوصیّت بہ کسے نیست بلکہ در ہمہ یا ہمہ
و ہمہ است تاہم بلا امداد وسیلہ شناخت آں بعید از احاطہ امکان است۔ کسانیکہ
وسیلہ شناخت را کہ سُراد از ست گور و ست شاستر است بر حق دانستہ لنحن ایشاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اعتقاد درست کردہ اند۔ بسلامتی از دریائے دُنیا کہ سراسر وہم است عبور کردہ بہ کنارہ طمانیت و وحدت ساکن اند۔

مثنوی مُصنّف

لفظ از معنے چہ میدانی جُدا — ایں چہ گوئی نیست ایں بندہ خُدا
تو چہ بینی لفظ را معنے ببیں — لفظ خود در معنے پوشیدہ بہ بیں
لفظ بے معنے بود خالی ندا — معنے ہم معلُوم گردد از صدا
ایں شود ثابت کہ معنے لفظ ہست — لفظ معنے ہست معنے لفظ ہست
بندہ ہم لفظ است معنے آں خُدا — نیست بندہ از خُدا گاہے جُدا
خُود خدا اندر لِباسِ آدمی — خود خُدا اندر لِباسِ خادمی
پردۂ اسم و صِفت را پردہ داں — بندۂ داں ہم خُدائے جاوداں
چوں درد ایں پردۂ اسم و صِفت — رو نماید ذات بے اسم و صِفت

گُل تیتالیس

تفریض کلمات سے ذات سادہ لوح پر الوف اسماء و صفات قائم ہو کر بوقلموں نقوش ظاہر ہیں۔ مگر بحیثیت یکدیگر مختلف و بہ تعلّق ذات ایک ہیں ظاہراً کثرت باطناً وحدت۔ ظاہراً جُدائی۔ باطناً وصال ظاہراً تبدیل حالات۔ باطناً یکساں حالی۔ ظاہراً صُورت۔ باطناً معنے۔ ظاہراً صفات۔ باطناً ذات۔ ظاہراً گفتار۔ باطناً خاموشی۔ ظاہراً حیات۔ باطناً ممات۔ ظاہراً ممات۔ باطناً حیات۔ تماشائے ذات و معرفت ذات ہیں۔ اختلاف ایقان۔ نفاق مذاہب۔ تفرقہ ملت ہائے ثبوت یکتائی ذات میں شاہد ہیں و عدم ثبوت ماہیت طاقت اعلےٰ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مصداق ہیں ۔ عدم واقفیت ذات میں ان کا وجود ہے اور واقفیت ذات میں ان کا کالعدم ثابت ہے۔ پس جو شے اصلیت کی بیعلمی سے صفحہ وہم پر نقش پذیر ہو اُس کی ہستی بمثل نیستی ہے اس واسطے کُل اسماء وصفات موہوم ہیں موہوم سے باطل ہوتی ہے۔ پس کُل باطل ہیں۔ باطل کیا یعنی ان کی ہستی سوائے ہستی ذات کے سرِ مُو جدائی نہیں رکھتی۔ مفروض شے اصل سے کسی صورت میں جُدا نہیں۔ بلکہ عین اصل ہے جس طرح الف کا نام الف سے سرِ مُو جدا نہیں بلکہ صورت الف نام الف ہے اگر محدودیت ہی نہیں تو نام کہاں ہے۔ اسی طرح ذات میں کُل اسماء وصفات مفروض ہیں۔ پس کل اسماء وصفات عین ذات ہیں ذات میں سوائے ذات کے اور کچھ نہیں۔ اس واسطے اسماء وصفات بلحاظ اپنی ہستی کے اور بنحاظ دور کرنے دوئی کے باطل قرار دئے گئے ہیں۔ یعنی دوسری چیز نہیں ہیں۔ عین ذات ہیں۔ بیہمتائی۔ غیر محدودی۔ بے انتہائی۔ الوہیت وسعت یکتائی۔ نادریافتگی۔ لطافت۔ اعلےٰ ہمتی۔ کُلیت۔ فطرت۔ طاقت اظہار نیرنگی۔ قیام بذات خود۔ اس ذات پر سرو جان تصدق ہیں۔ یعنی لاثانی اپنی مانند آپ ہے۔ غیریت نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی۔ تماشائے غیریت عین وحدت ہے کثرت امواج وحدت دریا میں کسی صورت سے خلل انداز نہیں ہو سکتی۔ کثرت ذرات وحدت آفتاب میں کسی صورت سے شُبہ پیدا نہیں کر سکتی کثرت الفاظ وحدت کاغذ میں کسی صورت سے مُخل نہیں ہو سکتی اسی طرح کثرت اسماء وصفات وحدت ذات میں کسی صورت سے خلل انداز نہیں ہو سکتی بلکہ واحد لاشریک خود در خود قائم ہے۔ سو ذات میں ہوں اس نظر میں قائم عارف کو ہر طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فراغت وآزادگی وآرام حاصل ہے موجودگی کاروبار دنیا میں وہ آزاد ہے شاہد کو
کنارہ خودشناسی پر تماشاء خودبینی اور آرام آلام ہر دو حاصل ہیں۔ دانندہ لطافت
کو لطافت حاصل ہے۔ اور دانندۂ کثافت کو کثافت حاصل ہے خاک کو پاک
سے کچھ نسبت نہیں۔ پاک کو پاک سے نسبت ہمجنسی ہے۔ پس خاک سے نظر اٹھا
پاک ہوکر پاک کو دیکھتا ہے۔ یعنی ہمجنس ہوکر یار کو ملتا ہے۔ بیت

پاک شوتا پاک حاصل مے شود خاک بیں کے پاک واصل میشود

گل چوالیس

ذاتیکہ در دہمہ است واو در ہمہ است واو ہمہ است ہمچنانکہ ہست ہست
ہستی مطلق ہستی ہست ونیست شدہ در ہستی خود ہست است۔ تغیر وتبدل
سر بمودراں راہ نتواند یافت۔ ابتداو انتہا محض گمان اند۔ درمیان صرف تفریض
بدوں قید زمانہ واطلاق ایں واں در حالت خود قائم است۔ دریافتگی آں بجز نا
دریافتگی دریافت نشدہ است الوف علما وفضلا در بحر فکر غوطہ زن شدہ سعی ہائے
بلیغ در تجسس اصلیت کردہ اند ومے کنند وخواہند کرد۔ بوالعجب وطرفہ ترین
کارے کہ در تہ بہ توقع حصول گوہر دریافتگی بدوں نا دریافتگی ہیچ نیافتہ فکر
را کوتاہ۔ زباں را خاموش قلم را ساکن کردہ ور تصور آں ذات محو شدہ ہستی موہومی
خود را فنا کردہ اند کلمہ اقرار وانکار را بہ پایہ ثبوت نرسانیدہ۔ ہمہ را اتفاق بہ ہستی
ہست مطلق شدہ ہست بعض را براہ راست بصورت اقرار وبعض را براہ
پیچیدہ بصورت انکار۔ مگر ہر دو دال بہ ہستی ہست اند۔ نیز اختلاف مذاہب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تفریض مختلف، اسماء و ذات - تفرقهٔ ملت هائے و مشارب - کثرت طرائق عبادت
تردید عقاید یکدیگر - ظهورهٔ مختلف اشخاص بعهده پیغمبری و ولایت و اوتار و رهیشم
وغیره در زمانه هائے مختلف - نزول مختلف کتب ایزدی - و اختلاف راے بر ماهیت
روح و خدا بعد از مرگ - دال بر نادریافتگی اصلیت اند - هرگاه این نوبت است
که اصل ذات همچنان سر مهر است هیچ راز تا هنوز بکشوف نه گشته است - سر اسرار
ربانی و سر نهانی همچنان مخفی و پوشیده است لهذا واجب آمده که کل هنگامه اسماء و
صفات را که بلباس بوقلموں باعث ضلالت و تشویش است محض مفروض و
بے بنیاد یقین کرده در چاه فراموشی انداخته حالتے که باقی ماندران قرار گیرد - این
حالت ارزاه نفی میسر شده منتهاے حالات و مطالب است - و اصل این حالت
را اقرار و استقامت و جمعیت و سرور حاصل اند عارف بریں مسند گمنامی جانشین
شده نظر حقیقت را وامے کند و مے بیند که هرگاه باطل شے بدون امداد راست
در وجود قائم نتواند ماند لهذا معلوم میشود که ذاتیکه هست مطلق هستی کل هست
این حالت را اختیار کرده در صورت تشبیه انواع لباس پوشیده و از مختلف اسماء
موسوم گشته - در بوقلموں صفات موصوف شده - خود تماشا و خود تماشابین شده
است - لطافت را به کثافت مبدل ساخته - گمنامی را بنام داده - تنزیه را به تشبیه
ملبوس کرده - ذات را به صفات ظاهر کرده - غیر محدودی را به محدودی تنگ کرده
عریانی را بلباس جسمانی پوشیده - نادریافتگی را به دریافتگی در آمده - وحدت را به
کثرت اورده ظهوره هنگامه شده است - یعنے همان ذات کل شده است - پس
هر دیده - شنیده - گفته - فهمیده - بوئیده - مساس کرده و چشیده مے شود ذات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مطلق است - من و تو واو یک ذات اند - دوئی را دریں محل راہ نیست یک بصد شدہ ظاہر است وصد بہ یک محو مے شوند - یعنے یک ذات در بازی خود سرگرم است - وسر مو از حالت خود تجاوز نکردہ باوجود اظہار بوقلمون رنگہائے ہمچناں در بر رنگئے خود قائم است پس ہمہ راست است واصل است باطل را دریں نظر راہ نیست - اندروں وبیروں ظاہر وباطن - راست وچپ - زیر و بالا بدوں تفرقہ واختلاف یک ذات قائم بخود است پس ترک واختیار ہر دو ناممکن انداریں نظر از راہ اثبات حاصل کردہ ہر چہار اطراف مشاہدہ ذات کردہ مسرور و مستغنی میشود و برتر ازاں مید اند کہ در ذات من نفی واثبات ہم مفروض انداز ہر دو راہ بالا رفتہ خود در خود گم میشود و بدوں بینائی مے بیند بدوں صفت موصوف است ایں حالت حالتے است کہ در وجائے تحریر و تقریر نیست وایں است اصل حالت کہ عارف را حاصل کردن آں از ضروریات است +

غزل

مقراضِ موج دامنِ دریا کتر گئی
وحدت کا بُرقع پھٹ گیا ساری سِتر گئی

دریائے بیخودی پہ جو بادِ خودی چلی
کثرت کی موج ہو کے وہ ساری بپھر گئی

اسم وصفت کے شوق نے ایسا کیا ذلیل
گمنامی بے صفاتی کی ساری قدر گئی

جامہ وجود پہن کے بازارِ دہر میں
ذات وصفات اپنی کی ساری خبر گئی

فرزند و مال وزن کی محبت میں ہو کے غرق
انسان کے وجود کی ساری وقر گئی

شہوت طمع وحشم و تکبر میں آپھنسے
یکتائی ذات کی جو شرم تھی اُتر گئی

یہ کر لیا یہ کرتا ہوں یہ کل کرونگا میں
اِس فکر و انتظار میں شام و سحر گئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باقی رہی کو دل کی صفائی میں صرف کر — آرائشِ وجود میں ساری گذر گئی
بھولے تھے دیکھ دنیا کی چیز و تکو ہم یہاں — ہادی نے اک طمانچہ دیا ہوش پھر گئی
غفلت کی نیند میں جو تعین کی خواب تھی — بیدار جب ہوئے تو نہ جانا کدھر گئی
معشوق کی تلاش میں پھرتے تھے دربدر — نظر آیا بے نقاب دوئی کی نظر گئی
دلدار کا وصال ہوا دل میں جب حصول — دلدار ہی نظر پڑا دیدہ جدھر گئی
توحید کے عمیق میں غوطہ لگایا جب — کثرت کی دار و گیر جو تھی سب بسر گئی
ساقی نے بھر کے جام دیا معرفت کا جب — دستار بھولی ہوش گیا یادِ سر گئی

چمن چہارم درباب حالات عارف

گل اوّل

سوال - کیا جیو کرموں سے فارغ ہو سکتا ہے ؟

جواب - ہاں آتم گیان سے ہو سکتا ہے ؟

سوال - کرم کتنے پرکار کے ہیں ؟

جواب - کرم تین پرکار کے ہیں سنچت[۱] - پرالبدہ[۲] - آگامی یا کریمان[۳] ؟

سوال - ان کی تعریف کیونکر ہے ؟

جواب - جنم ہائے گذشتہ کے کرموں کا جو ذخیرہ چلا آتا ہے وہ سنچت کرم ہے ؟ جن کرموں سے سریر کی ترکیب ہوتی ہے اور جو سریر پربت بھوگے جاتے ہیں وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرالبدہ کرم ہے۔ جو کرم اب کئے جاتے ہیں اور جن کا پھل آیندہ ملیگا وہ کریمان یا آگامی کرم ہیں ٭

سوال۔ بھلا یہ کرم کس طرح دور ہو سکتے ہیں ٭

جواب۔ جب اس جیو کو اپنے سروپ کا گیان ہو کر سروبرہم نیسچے ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ مَیں جنم مرن سے رہت ہوں تب سنچت کرم ناس ہو جاتا ہے اور چونکہ موجودہ سریر کے ہوتے ہی اس کو یہ گیان ہوا ہے کہ مَیں سریر اور اندریاں اور انتہکرن اور اُن کے کرموں سے جدا ہوں اُن کے کرموں کے ہونے میں میرا کچھ سنبندھ نہیں اس گیان سے کریمان یا آگامی کرموں کا ناس ہو جاتا ہے اور پرالبدھ کرم بعد بھوگنے کے ناس ہوتے ہیں کیونکہ برہم گیان سے اوّل ہی پرالبدھ کرم سے سریر کی رچنا ہو چکی ہے۔ اس لئے جب تک ان کرموں کا اتمام نہ ہووے تب تک سریر کا ناس نہیں ہوتا۔ جیسے جو تیر کمان سے نکل چکا ہے جب تک اُس کا زور کم نہ ہو۔ تب تک زمین پر نہیں پڑتا۔ لیکن آیندہ کے لئے اختیار ہے کہ اور تیر نہ مارا جاوے اُسی طرح جو کرم اگیان کال میں ہوئے ہیں اور جن سے اس کی ترکیب ہو چکی ہے وہ تاوقتیکہ نہ بھوگے جاویں ناس نہیں ہوتے۔

مثال۔ جیسے کوئی شخص خواب کی حالت میں کسی چھت سے گر پڑے اور اُس کے زانوں اور ٹانگوں پر زخم ہو جاویں بیدار ہو کر دیکھتا ہے کہ میرے زانوں اور ٹانگیں زخمی ہیں۔ لاچار اُن کا علاج کرنا پڑتا ہے۔ اُسی طرح اگیان خواب میں جو کرم کئے گئے اور اُن کا ابھمان کیا گیا اُن کا نتیجہ یہ سریر مثل زخم کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس جیو کو لگا ہے اب اگرچہ بیداری گیان بھی حاصل ہوئی ہے مگر تاہم اس زخم کی میعاد جو ابھی باقی ہے اس لئے اس کا علاج آب و نان سے کرنا پڑا ہے اگر بغور دیکھیں تو گیانوان کی یقین میں پرارہدہ بھی نہیں۔ کیونکہ اُس نے موجودہ سریر کو جھوٹا اور ناس روپ سمجھ کر آپ کو اس سے الگ ست چت آنند روپ جانا ہے۔ اُس کے نسیچے میں نہ سریر آگے تھا نہ اب ہے اور نہ آیندہ ہوگا۔ کبھی مجھ کو سریر کا تعلق ہوا بھی نہیں نہ میری پرارہدہ ہے نہ مَیں پرارہدہ ہوں اور نہ مَیں پرارہدہ کے بھوگنے والا ہوں پرارہدہ اس سریر کی ہے سو یہ سریر اگیان کلپت ہے اس لئے اس کی پرارہدہ بھی کلپت ہے اور اگیان روپ ہے مَیں اگیان سے رہت کیول گیان سروپ ہوں۔ پس سریر اور پرارہدہ دونو مجھ میں نہیں ہیں۔ یہ نسچہ گیانوان کا ہے صرف اگیانی کی نظر میں وہ سریر کے ساتھ شامل اور پرارہدہ کا بھوگتا معلوم ہو رہا ہے سو اُس کی علت دور کرنے کے واسطے پرارہدہ کو باقی دکھایا گیا ہے۔ ورنہ آتم گیان کے ظاہر ہونے پر سرد کرم اور اُن کے پھل شبد یعنے الفاظ معہ اپنے معنے کے کالعدم یعنی اتنیت ابھاؤ ہو جاتے ہیں ؞

گُل دوم

ہر طرح سے آرام اُن لوگوں کو ہے جو راضی برضا۔ سرمو گرم زمانہ میں خوش خواب جہان کے تماشا ہیں۔ گوشہ توحید میں قائم۔ سب کے استحان کُنندہ اور بے تعلق بازیچہ کاروبا میں مصروف ہیں۔ **بیت**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

درویش و فقیریم دریں گوشۂ دُنیا ۔۔۔ بانیک و بد خلق جہاں کار ندارِیم

غزل

نہ غم دُنیا کا ہے اُسکو نہ دنیا سے کنارہ ہے | نہ لینا ہے نہ دینا ہے نہ حیلہ ہے نہ چارہ ہے
نہ اپنے سے محبت ہے نہ نفرت غیر سے اُسکو | سبھونکو ذات حق دیکھے یہی اُس کا نظارہ ہے
نہ شاہی میں وہ شاداں ہے گدائی میں نہ غم اُسکو | جو بن جاوے سوئی اچھا یہی اُسکا گذارہ ہے
کُفر اسلام سے فارغ نہ ملت سے غرض اُسکو | نہ ہندو گبر و مُسلم ہے سبھوں سے پنتھ نیارہ ہے

یہ حالت جب پیدا ہوتی ہے تو واہ واخالت ہے، ضرور اس حالت کو پیدا کرنا انسان پر فرض عظیم ہے

گُل سوم

شادی و غم میں یکسانی تحصیل کمال انسانی ہے۔ فرد

نہ شادی نہ شاداں نہ از غم غمی ۔۔۔ ہمانست در پیش من آدمی

جہان نہ ہے نہ تھا نہ ہوگا غفلت سے یقین ہو رہا ہے۔ دائما اس کی نیستی کو تصور کر کے باقی ہستی مُطلق کو اپنی ہستی یقین کرتے ہیں۔ گذشتہ کو یاد نہیں کرتے آیندہ کا فکر نہیں کرتے۔ حال میں شادی و غم سے فارغ مثل دریائے سنجیدہ عُمر کو گذارتے ہیں سر بر اور سریر کے اعمال کو معہ اُن کے نتائج کے نابود جان کر نام و ذات و دین و آشرم و عہدہ و حسب و نسب کے فخر سے بری رہتے ہیں سب کو ذات حق دیکھتے ہیں نہ کوئی اپنا دیکھتے ہیں نہ بیگانہ۔ نہ دشمن دیکھتے ہیں نہ دوست۔ صرف آپ کو آپ دیکھ کر مگن رہتے ہیں۔ جسم کی گذران پر اور بدھ پر چھوڑ کر وچار کو مونس و صلاح کار رکھتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیرگ کو اپنا خدمتگار سنتوکھ کو اپنا خزانچی رکھتے ہیں۔ شُدھ من کو چیلا قائم کرکے آتم گیان کا اُپدیش کرتے ہیں۔ وِویک وِچار اور جت کو دربان مقرر کرتے ہیں کہ بلا اجازت کام و کرودھ کو اندروں محل نہ آنے دیں۔ سمتا (یکسانی) پرسنتا (خوشی) ودیا (علم) وسوستا (توکل) کو اپنی باندھی قائم کرکے سدا اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں یہی اپنا شغل رکھتے ہیں۔ اِس صورت پر تمام عملہ کام پر لگا ملک جسم میں بادشاہی بسلامت و صُلح و دشمنون سے مامون ہوکر کرتے ہیں ٭

گُل چہارم

سوال۔ جو جیون مُکت ہیں یعنے بحین حیات عارف کامل ہیں اُن کے امارات دنیاوی کس طرح ہوتے ہیں ٭

جواب۔ دوہرا۔ جاگرت میں سُکھپت بھیو متوارے کی کھیل ٭
کرے چیشٹا بال جیوں آتم سُکھ رہیو جھیل ٭

دیگر۔ جاگرت میں سُکھپت بھیو سُکھپت جاگرت ہوئے ٭
تین اوستھا سم بھئیں جیون مُکت ہے سوئے ٭

دیگر۔ باہر کرتا بھوگتا انتر ایک نہ دوئے ٭
ترپٹی میں ترپٹی رہت جیون مُکت ہے سوئے ٭

دیگر۔ انتر باہر آتماں بھید بھاؤ نہیں کوئے ٭
پُورن آتم دیکھیا سنسے گئے بلوئے ٭

کبت۔ اودے بھیو گیان سورج تین تاپ بھئے دور نشچی سروآتم پور بھید بھاؤ نہ ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تین تے وتریک - سدا برہم برت ایک - رہی آن کی نہ ٹیک - بھیو سہج ہی سبھاؤ ہے
جدا تریگن سہارا غیر
کلنا گرنتھ چھوٹ پڑی بھرم بھیت ٹوٹ پڑی - اہنگ پوٹ چھوٹ پڑی بہاؤ نہ بھاؤ ہے
شک وہم گرہ
است بھانت پریا ہیمراج خود نج بھیا گرہن تیاگ نارہیا کوئی رنگ ہے نہ راؤ ہے
ہست انانیت دیوار ہستی ملیہ اختیار ترک گھڑی راجا
جیون مکت اُس حالت کا نام ہے - جب جیو بھاؤ معدوم ہو جاوے اور برہم
کل
نشچے ہو - آپ کو اور سرب کو کیول سُدھ چیتن برہم جانے دیکھے اور سمجھے - بھید اور
پاک
بھاؤ یعنے اختلاف اُس کی نظر میں نہیں ہوتا وہ اپنے سروپ کو ویاپک یعنی محیط کل
دیکھتا ہے - کیا محیط دیکھتا ہے - بے مخالفت محیط دیکھتا ہے جس طرح آکاس بغیر کسی
قید کے ہر جگہ پُروسالم ہے - اُسی طرح سُدھ چیتن برہم بغیر قید اندر و باہر و نزدیک و دور کے
پُرو قائم ہے سو اسی ذات کو جیون مکت اپنا آتما یعنے اپنا آپ دیکھتا ہے جس طرح کہ
سمندر امواج و حباب وغیرہ کو اپنا جل سروپ دیکھتا ہے اُسی طرح گیانوان تمام
جگت اور جگت کے ارتھ یعنے امور دنیاوی کو اپنا آپ چیتن سروپ دیکھتا ہے بلکہ
اس سے برتر آپ کو کیول - گھن - سروپ - نرو کلپ - نراوادھ دیکھتا ہے کسی کام
صرف محض ذات بے خیال بے علت
اور کسی وقت اور کسی حالت میں خوشی یا غمی نفع اور نقصان نہیں مانتا - تمام اوقات
اور سب حالات میں آپ کو یکساں دیکھتا ہے جسطرح بالک یعنے طفل بغیر کسی
آلایش گناہ و ثواب و نیک و بد کی جو کچھ اُس کے سامنے آوے اُس کو اختیار کرنے
میں یا ترک کرنے میں کچھ عار نہیں کرتا - یا جسطرح انسان کی حالت مجبوری کی ہوتی ہے
اُسیطرح گیانوان جو کچھ اُس کے سامنے آوے اُس میں اُپادہ یعنی تکلیف سے فارغ ہو کر
بغیر فخر فاعلیت یا خیال نیک و بد اُس کو کرتا ہے - کیونکہ غیریت کو اُس میں جگہ نہیں
غیریت کی کیا کہنی مے وحدانیت کو بھی اُس میں سمائی نہیں کیول انبھو روپ آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں آپ قائم ہے نہ کوئی جگت ہے نہ جگت کا پدارتھ ہے نہ دنیا ہے نہ دنیا کا امور ہے نہ فاعل ہے نہ فعل ہے نہ مفعول ہے۔ مَیں تُو یہ اور وہ ان کے معنے کہوں ڈھونڈے نہیں ملتے۔ ایسے گہن سروپ میں امورات دنیاوی کہاں۔ برہم اور پرماتما کے کلمونکی بھی سمائی نہیں۔ جیسے نمک کی پُتلی برلے دریافت عمق دریا پانی میں اُتری اور دریا کے تہ میں جاکر چاہا کہ دریافت کروں خود نہ رہی پانی میں پانی ہوگئی۔ زیر و بالا راست چپ۔ تحت و فوق۔ درون و بیرون۔ ظاہر و باطن۔ سوائے پانی کے کچھ نہ پایا اور آپکو بھی اُس میں سوائے پانی کے کچھ نہ پایا نہ کوئی غیر پایا نہ یار پایا۔ نہ اپنا پایا نہ بیگانہ پایا۔ صرف جل ہی جل پایا۔ پھر جب بغور دیکھا تو جل یعنی آب میں اول تھی اور اب بھی آب ہوں درمیان میں بھی پانی تھی۔ صرف علم میں فرق تھا تو مَیں نے کیا پایا اور کیا کھویا اور کس کو خبر دی۔ کہ یہ حالت اس طرح ہے ؎ تو خود بخود ہو کر خود میں خود ہو ہے اُس میں خود بخود کہنا نہیں بنتا۔ خدا ہے۔ نہ خود۔ صرف خود بخود قائم بھی تب کہا جاوے اگر لغزش کا خوف ہو۔ جہاں لغزش ہی ہرگز نہیں تو اُس میں قیام کیا لغزش قرار دیا جاوے پھر دیکھتی ہے کہ میں جل۔ سمندر۔ دریا۔ نہر۔ جوئے اور قطرہ ہوں اور مَیں ہی موج و حُباب و گرداب و حرکت ہوں۔ مَیں آپ میں آپ قائم ہوں۔ نہ مجھ میں سمندر ہے نہ دریا نہ نہر نہ جوئے نہ قطرہ کا اختلاف ہے۔ صرف ذات جل ہے۔ نہ موج ہے نہ حباب ہے۔ نہ گرداب ہے نہ حرکت ہے۔ صرف پانی میں پانی ہے۔ پانی کا کہنا بھی نہیں کس کی ضد کرکے کہا جاوے کہ جل ہے۔ جب سوائے جل کے کوئی دوسری چیز موجود ہی نہیں۔ اسی طرح گیانوان جب اپنے انبھو روپ دریا کے عمق کی دریافت واسطے تہ میں غوطہ زن ہوتا ہے تو غوطہ مارتے ہی اپنی کثافت اور علم کثافت سے برتر و معرا ہو کر خود ہی انبھو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو جاتا ہے۔ زیر و بالا راست و چُپ سرب انہو دیکھتا ہے۔ نہ ساکن جڑ دیکھتا ہے۔ نہ جیتن
دیکھتا ہے نہ جاگرت دیکھتا ہے نہ سپن نہ سلھپت نہ تُریا نہ تُریا اتیت نہ مُکت نہ
بندہ نہ آتما نہ اناتما نہ ایک نہ دو نہ بہاؤ نہ ابھاؤ نہ ہونا اور نہ نہونا کچھ نہیں دیکھتا
ہے۔ کیول انہو روپ دیکھتا ہے۔ نہ دیکھنے والا نہ دیکھنے کے لئے کوئی غیر چیز ہے
اور نہ دیکھنا ہے۔ اِسم صفت و گُن و نرگن و شبد و ارتھ سے فارغ اور سب نام اور تمام
اَوصاف یعنے سرب گُن سرب شبد اور اُن کے ارتھ دیکھتا ہے جب ایسے دیکھتا
ہے تب ہی دیکھتا ہے کہ پھر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیا کہے اور کیا سُنے اور کس کو
کہے اور کس کو سنائے۔ نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ شروتا ہے اور نہ وکتا ہے۔ کیول
کیولی بھاؤ آپ میں آپ استھت ہے ایسے سروپ کو پاکر بلکہ اپنا آپ جان کر گیانوان
کو کیا نسبت دیجاوے کہ اُس کے دنیاوی امورات کیسے ہوتے ہیں دیکھو جس طرح
کہ دریا کے کنارے سے بباعث شدت بہاؤ کے درخت اپنی بیخوں سے اُکھڑ
کر پانی میں آپڑتا ہے اوّل تو اُس کی شاخیں اور برگ اور دیگر علامات پانی میں
ظاہر ہوتی ہیں مگر اُن سے کوئی کام سایہ دینے یا ثمر پیدا کرنے یا سبزی رونما کرنے
کا نہیں نکلتا صرف ویدنی ہے تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی بالکل گم ہو جاوینگے
اُسیطرح انہو روپ دریا اور گیانوان کا سریر کنارہ کا درخت ہے جب روپ انہو کے
پرکاش سے سریر اپنی اہنکار روپی بیخ سے اُکھڑ کر انہو روپ پرواہ میں بہ چلا اُس
مین بمنزلہ شاخ و برگ و پھول و پھل کے جاگنا۔ سونا۔ لینا۔ دینا۔ دیکھنا۔ سونگھنا
سُننا۔ اور بولنا وچار کرنا۔ نشچے کرنا۔ سنکلپ کرنا۔ سب چیشٹا یعنے امور معلوم ہوتے
ہیں۔ مگر اُن سے سایہ کی مانند خوشی یا غمی۔ نفع یا نقصان۔ جنم و مرن یا کسی قسم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے تعلق کا نتیجہ نہیں حاصل ہوتا وہ صرف تھوڑا عرصہ معلوم ہو رہے ہیں۔ اُن سب نے معدوم ہو جانا ہے اب اُن کی موجودگی بطور ناموجودگی کے ہے کیونکہ اُن سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا سو گیانوان جیون مُکت کے امورات دنیاوی اگر قرار دیئے جاویں تو اسی طرح ہیں۔ فی الجملہ گیانوان کو سرب چیشٹا اپنا آپ ہے، ساکھ سرب نام آپ درتارا۔ سرب رُوپ آپ آکارا + سرب سمگری جانکا تنا۔ آپن جس آپ ہی سُنا تاں تے نرو گیان ہو کر اور سرب کلپنا کو تیاگ کر اپنے نرو کلپ وسُدھ چیتن سروپ میں جیوں کا تیوں ہونا ہی سرلیشٹ ہے جب ایسے ہوا تو سب کچھ چیتن ہو جاویگا +

گُلبانگ پنجم

سوال۔ عارف یعنی گیانی معرا از خواہشات و مُنزا از شہوات ہے وہ کس کی تحریک و تحریص سے فاعل افعال و اعمال ہوتا ہے۔

جواب۔ اوّل جاننا چاہیئے کہ فعل و عمل کس کو کہتے ہیں فعل و عمل نام عادت یعنی سوبھاؤ کا ہے سو تمام حواس یعنے اندریاں جو عناصر خمسہ سے طاقتور ہوتی ہیں۔ اپنی اپنی عادت میں مصروف ہیں جو جو فعل اُن کا ہے وہ حسب عادات شاغل ہیں ایک کی حالت کو دوسری اختیار نہیں کرتی۔ ایک دوسری سے بے تعلق و فارغ ارشادی و غم ہیں۔ تمام حواس اپنے اپنے فعل کے فاعل ہیں۔ اُن کے افعال و اعمال کے ساتھ عارف اپنا کچھ تعلق نہیں دیکھتا۔ کیونکہ اُس نے اپنی ذات کو ان تمام سے فارغ و پاک سمجھا و دیکھا ہے۔ یہ تمام حواس یعنی اندریاں و خواطر یعنے انتہکرن اپنے اپنے موکلان سے طاقت حاصل کر کے حسب عادات فاعل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مختلف افعال ہیں اور گیانی نے اپنا سروپ اچیت اور اکرے دیکھا ہے اس واسطے کسی فعل کے اختیار کرنے یا ترک کرنے میں اُس کو تدارک درپیش نہیں جس طرح ہوتا ہے اُس میں وہ بغیر آلایش گناہ و ثواب و خوشی و غمی و اختیار و ترک کے شاہد رہتا ہے۔ اگر اُس میں کسی فعل کا فخر ہو تو اُس کو فاعل قرار دیا جاوے پھر باعث تحریص و ترغیب بھی سوچا جاوے۔ مگر چونکہ وہ تمام حواس و خواطر کے افعال کے فخر سے مُنزّا اور معرّا ہے۔ اس لئے اُس کو فاعل نہیں کہا جاتا جب فاعل نہیں تو تحریک و تحریص کس کی کہی جاوے جیسے طفلِ شیر خوار خود بخود تحریک مہد میں پڑا ہوا اپنے اعضا کو ہلاتا ہے اسیطرح گیانی کا فعل بھی بے تحریک ہے جیسے برگ خشک درخت سے جدا ہو کر ہوا سے اِدھر اُدھر اڑتا پھرتا ہے اور کسی فعل کا اُس میں فخر نہیں۔ اُسی طرح گیانوان پرارِبدھ کی ہوا سے فاعل معلوم ہوتا ہے مگر اُس میں آلایش کسی امر کی نہیں ہے۔ جیسے بازیگر کی پُتلی بذریعہ رشتہ کے صدہا طرح کے رقص کرتی ہے کسی کام کے کرنے میں اُس کو تامل نہیں ہے اُسی طرح گیانی پرارِبدھ کے رشتہ سے باندھا ہوا ہر قسم کے فعل کا فاعل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ پرارِبدھ کرم سوائے بھوگ کے دور نہیں ہوتے اور باقی دو قسم کے کرم یعنے سنچت و آگامی گیان کے ہوتے ہی معدوم ہو جاتے ہیں اور پرارِبدھ کرم جس سے ترکیب سریر کی ہوئی ہے سوائے بھوگ کے نہیں دور ہوتا۔ اس لئے گیانی جس کی پرارِبدھ باقی ہے انواع انواع کے اُمور ات میں شاغل اور افعال کا فاعل معلوم ہوتا ہے اور اُس کے یقین میں کیول چدا کاس ہے نہ کوئی فاعل ہے نہ مفعول ہے ٭ پرارِبدھ نام سریر کا ہے سو جب تک ہے تب تک ضرور ہے کہ حواس اور خواطر اپنی اپنی عادت میں شاغل رہینگے۔ جیسے رام چندی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نے وشسٹ جی پر اعتراض کیا کہ آپ کس طرح کہتے ہو کہ ہمارے میں آہنکار اور خواہش نہیں۔ ظاہر اُپدیش یعنے ارشاد کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہو اور پھر یہ کہتے ہو کہ یہ تمہارے لایق ہے اور یہ نہیں ہے تو آپ میں انتہکرن چاروں ظاہر ثابت ہیں۔ تو اُس پر وشسٹ جی چشم و زبان بند کر کے خاموش ہو گئے ہیں یعنے یہ جواب دیا کہ ہمارے میں کسی قسم کا داغ یا فخر نہیں ہے ہمارا سروپ کیول انبھو گیان ہے۔ اور جیسے سری کرشن جی نے ارجن کو فرمایا ہے کہ ہے ارجن تمام اِندریاں اپنے اپنے دھرموں میں برتتی ہیں تو اپنے دھرم کو تیاگ کر ان کے ساتھ کیوں شاغل ہوتا ہے تو اپنے دھرم میں قائم رہو۔ تیرا اور سریر کا تعلق کبھی نہیں ہوا اگیان کر کے تیرے ساتھ سریر اور اندریاں معلوم ہو رہی ہیں تو ثابت ہوا۔ کہ گیانوان کسی فعل کا فاعل نہیں ہے اور اُس کی چیشٹا جو معلوم ہو رہی ہے سو ایسی ہے جیسے کوئی شخص حالت خواب میں کسی جگہ سے گر پڑے اور اُس کے اعضاء و اجزا شکست ہو جاویں جب جاگتا ہے تو زخم ظاہر ہوتے ہیں اور اُن کا علاج وغیرہ کرنا پڑتا ہے اُسی طرح اگیان کے زمانہ کا صحبتی جو سریر اور سریر کے کرم ہیں حالتِ بیداری گیان میں اُن کے ساتھ برتنا پڑتا ہے۔ مگر یہ باتیں صرف جگیاسو کے سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ گیانی برہم سروپ ہے اور برہم میں کسی قسم کی اوپادہ یا داغ نہیں اسی طرح گیانوان میں نہ کوئی فعل ہے اور نہ کوئی فاعل ہے اور نہ مفعول ہے اور سرب آتما ہے اس لئے تمام افعال کا فاعل بھی ہے۔ جیسے پون یعنی ہوا کی دو صورتیں ہیں۔ ایک حرکت دوم بیحرکت۔ سو ان دو نو صورتوں میں ہوا یکساں ہے ہوا میں کسی صورت کی آمد و رفت سے فرق نہیں ہے۔ اسی طرح آتما کے دو سروپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں ایک سُپھرن یعنے متحرک اور دوسرا اُپھرن یعنے قائم۔ مگر آتما یکساں ہے اُس میں کسی صُورت سے تغیر واقع نہیں ہوتی۔ دیکھو تمام اشیاء جو ساکن و متحرک ہیں آتما سے ہیں۔ لہذا سب آتما سروپ ہی ہیں۔ گیانی کیا اگیانی کیا۔ ہزارہا قسم کی مخلوق جو اپنے فعل میں شاغل ہے وہ تمام ہی بے تحریک و تحریص کام کر رہی ہیں۔ کیونکہ ایک ہی برہم پورن مُحیط کُل ہے اُس میں کون تحریک دینے والا کہیں۔ اور کس کو تحریک دیا گیا کہیں۔ جیسے خواب یعنے سُپن میں جو ہزارہا قسم کے افعال و اعمال ہوتے ہیں۔ اُس کو کس کی تحریک و ترغیب قرار دی جاوے اور کس چیز کو فاعل و فعل و مفعول سمجھا جاوے صرف انبھو ہی تینوں سروپ ہے۔ انبھو ادوئیت (واحد) ہے سوتین کا سمجھنا و دیکھنا وہم میں تھا جب وہم دور ہوا تو ایک ہی ادوئیت انبھو ہے اسی طرح بیداری میں بھی ایک انبھو فاعل و فعل و مفعول ہو کر معلوم ہو رہا ہے۔ سوائے چیتن برہم کے نہ کچھ ہوا ہے نہ ہے نہ ہوگا۔ گیانوان کا فعل اگیانی کے یقین میں ہے۔ گیانی کے نیچے میں کیول چدا کاس ہے۔ اس لئے اُس کو کسی قسم کا الزام نہیں دیا جا سکتا دیکھو زمین و آب و ہوا اور آتش و آفتاب و ماہتاب جو گیانوان ہیں وہ کس کی تحریک و ترغیب سے فاعل افعال ہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ گیانوان کیا چیز ہے اور فعل کس سے ہو رہا ہے اگر کہو آتما فاعل ہے تو آتما ادوئیت (واحد بصورت) نراکار۔ ست۔ چیت۔ آنند سروپ ہے اُس میں تین چیزیں یعنے فاعل و فعل و مفعول نہیں ہو سکتے اور اگر کہو سریر فاعل ہے تو سریر سوائے عناصر خمسہ کے اور کچھ نہیں اور عناصر خمسہ خود گیان سروپ ہیں اُن میں کسی قسم کا تعلق نہیں ہے سو دونو صورتوں میں فعل و

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فاعل کچھ چیز نہیں ہیں صرف وہم کے باعث یہ ظہورہ ہے گیا نوان کا سروپ
اتما اور انا تما دونو سے برتر رہے کیول کیولی بہاد ہے اُس میں کیا قائم کیا جاوے
ہم کو تو کوئی فعل و عمل نہیں معلوم ہوتا جس کے لئے ہم باعثِ تحریک و تحریص
کہیں جواب طالب علم کے لئے کہے گئے ہیں ورنہ ایک سُدھ چیتن برہم خود بخود
قائم ہے۔ شانت۔ شانت +

گُل ششم

سوال۔ عارف کے واسطے نشست بہتر ہے۔ یا گشت +

جواب۔ جمعیت خاطر کمی ضروریات و صفائی دل و گوشہ نشینی و حق الیقین پر
منحصر ہے جہان کی گشت و یکجا نشست سے مراد تعلق و بے تعلقی کی نہیں
بلکہ یہ کام خیال کا ہے۔ اگر خیال کی پریشانی بذریعہ دانش حقیقی دور ہو جاوے تو
ہر دو صورتوں میں آرام ہے عارف کی گشت مثل ہوا کے ہے نہ کسی سے اُلفت
نہ کسی سے نفرت ہر جگہ سیر نہ کہیں شر اور نہ کہیں خیر۔ نہ کوئی یگانہ نہ کوئی بیگانہ
چشم حیرت کو کھول ہر جگہ یار کو دیکھتا ہوا آلودگی تعلق سے بے آلودہ بازار و اُجاڑ
اور گلزار و خارزار میں مثل طاؤس خراماں ہوتا ہے ظاہر و باطن کی تمیز کو دور کر کے
صُورت کو معنیٰ اور معنیٰ کو صورت دیکھتا ہے خود بینی و غیر بینی جاتی رہتی ہے
ہر مکان لامکان و لامکان کو ہر مکاں پھر نہ کہیں نہ مکاں نہ ایں نہ آں نہ عیاں
نہ نہاں نہ خارج نہ میاں نہ خاموشی نہ بیاں نہ دانا نہ ناداں نہ جسم نہ جاں نہ
جہاں نہ ابداں صرف یکذات فارغ از اسماء و صفات محض عین ہست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود در خود دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے نہ آپ کو دیکھتا ہے نہ غیر کو دیکھتا ہے۔ بینندہ و بینائی و بینش سے معرّا ہو کر دیکھتا ہے ایسے عارف کو ہر جگہ آرام ہے نشست میں مثل کوہ گراں ہے ہوائے حوادث اُس کو سر مو نہیں چلا سکتی۔ بلکہ خود اُس سے مقابل ہو کر رُک جاتی ہے۔ بارش مصائب روزگار اُس پر قیام نہیں کر سکتی ادھر اُدھر بہہ کر دریاؤں کی صورت میں کثرت کی کھیتی کو سیراب کرتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی استقامت میں مستقیم۔ معدن حوصلہ و طمانیت و صورت بُردباری و جمعیت پابرجا۔ سب کی آرام گاہ نہ بیگانہ نہ آشنا زمین خود شناسی پر خود در خود قائم رہتا ہے۔ ہزارہا مخلوق جو مثل چرند و پرند و درند اُس پر آتی جاتی ہے۔ جب مثل حُباب جامۂ ہستی کو چاک کر کے عُریانی نیستی کو اختیار کرتی ہے۔ یا مثل اخگر شعلۂ حیات کو خاموش کر کے خاکستر حمات میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ بے تبدیل قائم بخود سب کا تماشا بین ہو کر مقیم ہے۔ گویا وہ بحر عماں ہے اور انواع انواع مخلوق موسومہ و موصوفہ مثل امواج و حباب کے اُس میں نمایاں ہے۔ نہ اُن کی ہستی سے بیشی اور نہ اُن کی نیستی سے کمی کو اُس کی ذات میں دخل ہے۔ زمین ذات پر مُصلاء فنا بچھا اور تکیۂ توکّل لگا استقامت ہستی حقیقی میں نشست قیام بذات خود اختیار کر کے مقیم ہے۔ حیرت سے آنکھ کو کھول اور لب کو بند کر غیریت سے فارغ ہو کر اپنے جلوہ کا بینا ہے نہ زمین نہ آسمان۔ نہ مکان نہ زمان۔ نہ کفر نہ ایمان۔ نہ مذہب نہ ایقان۔ نہ نام نہ نشان۔ نہ وہم نہ گمان۔ نہ تیر نہ کمان۔ نہ گوش نہ زبان۔ نہ دوزخ نہ جنان۔ نہ قیامت نہ جہان۔ سب سے فارغ عین عین خود بخود قایم ہے۔ اس نشست میں دائما خورسند ہے۔ پس گشت و نشست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دونو برابر ہیں۔ لذت حقیقی کا ذائقہ جن کی زبان جان کو ملا ہے وہ خواب میں بھی مجازی لذات کی طرف مائل نہیں ہوتے قوت باصرہ وسامعہ وشامہ ولامسہ وذائقہ اگرچہ اپنے اپنے محسوسات کی محسوسیت میں شاغل رہتے ہیں مگر تو بھی اُن کا سررشتہ نفس جب اُن کے ساتھ شامل نہ ہو تو معمولی کارروائی سے زیادہ یہ حواس روح کو لذات عنصری میں گرفتار نہیں کر سکتے نفس بجز دانش کے مغلوب نہیں ہوتا اور دانش یہ ہے کہ راست و باطل کی تمیز حاصل کر کے راست میں آمیز و باطل سے گریز اختیار کرے نہ کہ اُس کو جان کر پھر خیالات معاملات میں اس خیال سے کہ میں اُن کو کرتا ہوا بھی فارغ ہوں شاغل ہو جاوے اگرچہ عارف کامل کو کوئی چیز قابل ترک و اختیار نہیں ہے تاہم اُس کو اپنی ذات کے سوائے کسی اور شے کی ہستی نہ معلوم ہوتی ہے۔ نہ نظر آتی ہے اور نہ دلپذیر ہوتی ہے پیر مرد کو بازی اطفال کب اپنی طرف راغب کر سکتی ہے بادشاہ کو چمیاروں کے کام کرنے کی رشک کیوں پیدا ہوگی۔ دیشنو برہمن کو چنڈال کے ساتھ مل کر کھانے کی خواہش نہیں پیدا ہوتی۔ جس چیز کو علم و عمل و تجربہ سے ناقص و ہیچ و نابود دریافت کر لیویں پھر اُس میں رغبت پیدا کرنی بیدانشی ہے دانما اس باغ جہان میں مثل سرو آزاد رہنا چاہئے باتعلق و ثمردار کو سنگ بھی سر پر لگتے ہیں۔ بے ثمر و آزاد کو کوئی پوچھتا بھی نہیں جس قدر ہو سکے سادگی اختیار کرنی واجب ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل ہفتم

بیت

خوش است عالمِ آزادگی و عُریانی — اسیر بندگرانِ قبا نبائد شد
برید دانہ زخرمن بہ آسیا اُفتاد — زہمرہانِ موافق جدا نباید شد
وفا طلب زجہانِ فنا نباید شد — اُمیدوار باین بے وفا نباید شد

اس طلسمات کثرت میں عالم آزادگی کے برابر کوئی عالم نہیں۔ اس کی زمین ہموار و سرسبز گرد تعلق سے پاک ہوا خوش گوار۔ گرمی خواہش و ہوس سے خالی۔ آب لطیف۔ اختلاط تلخی و شیرینی سے صاف۔ فضا کشادہ و وسیع۔ اُس کے باشندہ کو ہمیشہ آرام و یکساں حالی ہے۔ موسم کی تبدیلی سے اُس میں تبدیل نہیں۔ **بیت**

دریں چمن سرسبز آں برہنہ پا دارد ✤ کہ چار موسم پوں سرو یک قبا دارد

اہل معنے دائما خود در خود محو۔ خیال زمانہ سے فارغ۔ مجسم وحدت اس مُلک آزادگی میں رہتے ہیں آپ سے بازی اور آپ ہی میں تماشا بینی آپ سُنگو اور آپ ہی سامع نہ کسی سے رغبت اور نہ کسی سے نفرت آپ میں آپ اپنے عیب جو اور اپنے ہنر بیں صدر معنے پر جانشیں مثنوی

اہل معنی بسخن بُلبل بستان خود اند — بنظر آئینہ دار دل حیران خود اند
پائے رغبت نگزارند بداماں بہشت — ہمہ در سیر گلستان گریبان خود اند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فرصتِ دیدنِ عیب و ہنر خلق کجاست کہ بصد چشم شب و روز نگہبانِ خود اند

سادگی نام فخرِ جسمانی سے بریّت کا ہے۔ یعنی جو شخص جسم کثیف یعنے استھول سریر و جسم لطیف یعنے سوکھم سریر و جسم بیدانشی یعنے کارن سریر کے تعلّق سے آپ کو فارغ اور مُعرّا جانتا ہے۔ وہ سادہ ہے۔ یا جو آدمی حواس عشرہ کی محسوسات کی حصولی و غیر حصولی میں شاداں و غمگین نہیں ہوتا۔ وہ سادہ ہے سریر کے دُکھ سے آپ کو دُکھی نہیں مانتا اور سریر کے سکھ سے سُکھی نہیں ہوتا۔ کسی کی تلخ گوئی یا دُشنام دہی سے خشمگیں نہیں ہوتا۔ ان تمام الفاظ و صُورت کو بے معنے تصوّر کر کے ان سے بے خبر رہتا ہے۔ وہ سادہ ہے۔ دُشمن اور دوست و کردنی نہ کردنی و نیک و بد زر اور سنگ کی تمیز جس میں نہیں رہی۔ جو حالت آوے یا جس طرح کوئی پیش آوے یا جو کچھ سریر آپنے سب میں یکساں و خوش رہنا۔ اوضاع زمانہ سے چشم پوش۔ ملت اہل دنیا سے فارغ۔ رسومات جہان سے بے خبر اُلفت رشتہ داراں سے بے تعلّق۔ مدح و ذم سے بے زبان ہونا۔ سادگی ہے۔ ایسی سادگی عین آراستگی ہے۔ جو لوگ سریر کے دُکھ اور سُکھ اور مال کی قلّت اور فرط کو پراربدہ سے جان کر اپنا تعلّق اُس میں نہیں مانتے۔ اور دائما یکساں حال۔ راضی برضا رہتے ہیں۔ کبھی زبان پر شکایت یا افسوس نہیں لاتے۔ وے لوگ پراربدہ پر شاکر ہیں۔ جس کو یہ یقین ہے کہ سریر کی ترکیب کرموں سے ہوئی ہے۔ انہیں کرموں سے دُکھ و سُکھ وجاہ و حشم و ننک نامی ملتی ہے۔ اُس سے کم و بیش اُس کو حاصل نہیں

CC-0. Prabhupada Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو سکتا۔ پس ہمارا تدارک اور انتظار زیادتی دولت و آرام جسمانی کے لئے بے فائدہ ہے۔ اس لئے اس سے دست بردار ہو کر اور اُس کو اپنے کرموں پر چھوڑ کر خود حصولی معرفت و استقامت حقیقت میں متساعی و شاغل رہتے ہیں۔ وے پراربدہ پرشاکر کہے گئے ہیں۔ جو صادق لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ جب تک سریر کی پراربدہ ہے۔ تب تک سریر کا پرانوں کے ساتھ ارتباط ہے۔ جس لحظہ میں پراربدہ ختم ہوئی۔ اُسی وقت سریر مثل خشک لکڑی کے بیجان ہو جائیگا۔ پس جب یہ حال ہے۔ کہ اپنا حصّہ اس خرمن عظیم سے لے رہا ہے۔ جب حصّہ ختم ہو چکا اُس وقت کام بھی تمام ہو جائیگا تو ہماری انتظار اور شب روز کا تردد محض بے سود ہے اس یقین سے دل کو اُلفت جسمانی اور خیال پرورش تن و جمع مال سے سرد کر کے سدا مگن رہتے ہیں۔ اور زمانہ کی تغیر و تبدّل سے لغزش اختیار نہیں کرتے وے لوگ پراربدہ پرشاکر ہیں۔ ایسا شخص آزاد و مستغنی و کنارہ پسند بے تعلّق ہوتا ہے۔ اور یہ بھی قاعدہ کلّیہ نہیں کہ مفلس ہو یا دولتمند۔ جیسا اتفاق ہو گیا ویسا ہو گیا لیکن وہ دونو سے فارغ ہے۔ اور ایسے اشخاص ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ آگے بھی ہوئے ہیں۔ اب بھی ہیں۔ اور آئندہ بھی ہونگے۔ پس پراربدہ پرشاکر رہنے سے۔ انسان آتش خواہش و ہوس سے بچا رہتا ہے۔ فرد

گر ہمے خواہی کہ یابی راہ بکوئے وحدتش
بگذر از خود یعنے از جان و دل و عقل و حواس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گل ہشتم

عارف ہمیشہ اپنے آپ میں محو بلکہ محوّیت سے سہو ہے نہ ہستی سے بیشی اور نہ نیستی سے کمی۔ نہ کسی سے آشنائی اور نہ کسی سے جُدائی حق میں حق۔ پردۂ ہستی شق عین برحق نہ دن سے خبر نہ شب سے اثر۔ نہ زبان سے کلام نہ گوش سے کام۔ باوجود بے وجود۔ باخبر بے خبر باہوش بیہوش۔ بانشان بے نشان۔ زمان و مکان سے برتر۔ آزادگی کی سمائی نہیں۔ قناعت کی آشنائی نہیں۔ نہ صبر کا مکان اور نہ شکر کا نشان جہاں یکتائی مثل دوتائی ہے تو دوتائی کی کہاں سمائی ہے۔ خودی و بیخودی سے دور۔ پاکی و ناپاکی سے عور۔ وصل و ہجر سے خالی۔ عین لاوبالی نہ مدح نہ ذم نہ بیش نہ کم نہ راست نہ چپ نہ زیر نہ بالا نہ ظاہر نہ باطن نہ پس نہ پیش عین عین خود در خود ہے۔ ذات بحت میں مسرور ہے نہ عبادت سے مُدعا اور نہ معرفت سے آشنا۔ آپ ہی آپ ہے۔ وہم کو راہ نہیں۔ جو کسی حالت میں دخل پاکر کچھ اور کا اور دکھاوے۔ عین حق ہے بلکہ کسی کلمہ کی سمائی نہیں۔ راست و چپ زیر و بالا پس و پیش ظاہر و باطن ایک ذات بہمہ صفات دیکھتا ہے۔ کیسے دیکھتا ہے نہ آپ سے عین اور نہ غین نہ دیکھنے والا اور نہ دیکھنا اور نہ دیکھا گیا۔

ابیات

بودیم بظاہر چو نمودیم بہ بیں ... داریم وجود و بے وجودیم بہ بیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چیزے نشدیم تا بگویم بہ تو — القصہ ہمانیم کہ بودیم بہ بیں
از بیم و امید وارہیدیم خوشیم — از بے سری و سری بریدیم خوشیم
جز وحدتِ حق یار ندارد عارف — با ہستی خود کار ندارد عارف
از گلخنِ اقبال و خبر وارستہ — جز گلشنِ دیدار ندارد عارف

بشناس کہ غیر حق وجودت نبود — بے ذاتِ خدا بود نمودت نبود
عالم خود ہیچ ندارد چیزے — اے موج سوائے بحر بودت نبود

یکدلی کے برابر عبادت نہیں اور دو دلی کے برابر کفر نہیں۔ پس واجب ہے کہ ہمیشہ یک دل یکنظر و یک سخن رہے۔ اس کو توحید کہتے ہیں۔ بیت

یکتا شدن از نشانِ یار یست — دو رنگ بودن نہ دوستدار یست
توحید نہ گفتگوے باشد — عاشق نہ دو دل دو روئے باشد

اُلفتِ جسمانی نے انسان کو ایسا رذیل اور ذلیل کیا ہے کہ در بدر خوار و دام ہوائے ہوس میں گرفتار کبھی شاہ کبھی گدا کہیں زیر کہیں بالا ہے۔ اس کے قطع تعلق میں آرام و آسائش ہے۔

گل ہشتم

سوال۔ آزاد پُرش کے کیا نشان ہیں۔

جواب۔ آزاد پُرش کی بیرونی علامات تو احاطۂ قیاس و تحریر میں آسکتی ہیں۔ لیکن اُس کے ذاتی نشان وُہ خود ہی جانتا ہے۔ سو بیرونی علامات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ ہیں اوضاع زمانہ سے چشم پوش۔ دشمن و دوست۔ نیک و بد۔ خاک و زر۔ آب حیات و زہر ہلاہل میں یکساں نظری۔ راحت و رنج جسمانی سے پاک۔ ہمیشہ خود در خود محو مدح و ذم سے خاموش۔ ہوش زمانہ سے بیہوش بے زبان ہمہ گوش۔ نہ عابد نہ عبادت نہ معبود۔ دین و دنیا سے بیزار۔ باہمہ بے ہمہ۔ تمام تعینات و رسومات و اضافات سے معرّا نہ معرفت کا فخر نہ جہالت سے خذر نہ عبادت میں شاغل۔ نہ لذّت نفسانی میں مائل۔ قال سے گریز حال میں آمیز۔ بلکہ حال و قال سے پرہیز۔ نہ خدا نہ بندہ نہ عین نہ غین صرف مفہوم ہے ایسا آزاد عین ذات بحت ہے اس کی حصولی خود بخود ہے۔ صرف درمیانی فہمید درکار ہے بیت

گر بجوئی ورنہ جوئی خود خودی چند وابستہ بہر نیک و بدی

لذّت ایزدی جن کے کام جان کو ذائقہ بخش ہو رہی ہے انکو سوائے حق بینی حق شناسی اور حق دانی کے اور کچھ عزیز نہیں ہوتا اس کے لئے ثابت قدمی اور ایزادی شوق صادق چاہئے۔ بیت

طریق فقر و فنا پیش گیر و خوش میرو ز پس نظر مکن و خیز و پیش گاہ مپرس

صحبت پر اس کا بڑا حصر ہے دنیا داروں کی صحبت سے اس کا اثر کم ہوتا ہے اور ہمنشینی فقرا و عارفان سے روز افزونی ہوتی ہے پس واجب ہے۔ کہ صرف بقدر لاچاری و ضرورت اہالیان دنیا و اقبال سے قیل و قال یا موافقت رکھے اور پھر الگ ہو کر گوشہ تنہائی یا مجلس فقرا میں وقت عزیز کو بسر کرے۔ فرد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زاہلِ فقر و فنا پُرس ذوقِ فقر و فنا ازاں کہ ہست گرفتار مال و جاہ مپُرس

اور اپنے دِل سے اس قدر بے تعلقی رکھے۔ کہ بدن تک اپنا نہ سمجھے ہمیشہ سُبک و لطیف و بے صورت و بے نشان رہے۔ فرد

چو پا بصدق نہادی و ترک سر کردی اگر کلاہ ربائیدت از کلاہ مپُرس

گل دہم

سوال۔ فقیر کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ فقیر چار حروف۔ ف۔ ق۔ ی۔ ر سے مرکب ہے جن کے معنی یہ ہیں:

(۱) جس میں یہ عادات ہوں وہ فقیر ہے

ف	فاقہ کش	
ق	قانع	
ی	یار خدا	
ر	رحیم	

(۲) یہ چار امور جس شخص کے برابر ہوں وہ فقیر ہے

ف	فعل	
ق	قول	
ی	یقین	
ر	رفتار	

(۳) جس کی طبع ان اخلاق سے آراستہ ہو اس کو فقیر سمجھو

ف	فراغت	
ق	قناعت	
ی	یگانگت	
ر	رحمت	

(۴) ان عادات سے جس نے اپنی طبیعت کو درست کر لیا ہے اور نفس کو مارا ہے وہ فقیر ہے

ف	فنا	
ق	قیام	
ی	یاس	
ر	ریاضت	

(۵) ان عادات سے جو پاک ہے اسکو فقیر سمجھو

ف	فساد	
ق	قمار	
ی	یاوا گوئی	
ر	ریا	

(۶) ان خیالات سے جو آزاد ہے وہ فقیر سمجھو

ف	فضولی	
ق	قلّت	
ی	یبوست	
ر	رعونت	

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۷)

ف فیض
ق قیاس
ی یاوری
ر رسوخ

دوسروں سے جو اس طرح برتے اور اپنی عادات سے لوگوں کو فائدہ بخشے اسکو فقیر جانو

گُل یازدہم

عارف جُزو میں کُل۔ کُل میں جُزو۔ نہ جُزو نہ کُل۔ عین عین دیکھتا ہے غیریت سے دور وحدانیت سے معمور۔ دوئی سے مستور۔ یکتائی میں مشہور پُر از سرور رہتا ہے۔ اُلفت سے پاک کُلفت سے بے باک۔ گریبان تعلق چاک نہ خنداں نہ غمناک میدان خودشناسی پر خود در خود بازی کرتا ہے۔ مثل اکاس کُل میں محیط مثل باد انقلاب زمانہ میں یکساں۔ مثل آتش خشک و تر میں راضی۔ مثل آب سب سے شامل۔ مثل زمین نزول حوادث آفات میں بُردبار وجود کُل ہے چشم حیرت کو کھول بے بول ترازو معنے میں سب کو تول صدر حق الیقین پر مقیم بازار کثرت کی سیر کرتا ہے۔ عالم بے علم۔ عامل بے عمل۔ حلیم بے حلم۔ صابر بے صبر۔ شاکر بے شکر۔ بصیر بے بصر۔ سمیع بے سمع۔ باوجود بے وجود۔ باہمہ بے ہمہ۔ قائم بذات خود ہے۔ نہ معرفت پر نازاں۔ نہ جہالت سے گریزاں نہ آزادی سے اُلفت نہ گرفتاری سے کلفت۔ ہر حال میں مسرور ہے۔ سر سے پا تک نور حق ہے۔ بدن کا ایک ایک مو کوہ طور ہے۔ نہ میں نہ تو نہ وہ نہ یہ نہ اندر نہ باہر۔ نہ راست نہ چپ۔ نہ زیر نہ بالا نہ بندہ نہ خدا سب سے فارغ خود در خود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قائم ہے۔ عقل کو اُس میں سمائی نہیں۔ معرفت کو وہاں رسائی نہیں۔ خاموشی مثل گُفتار۔ اور گفتار مثل خاموشی ہے۔ نہ حال نہ قال عین عین ہے۔ مثل بحر عماں آپ میں آپ موجزن ہو کر خود بخود ہے۔ اور پھر بحر موج سے فارغ آب ہی آب ہے اور پھر تعین آب سے مُعرّا گم درگم ہے۔ یعنی خود بخود ہے۔ فرد معہ غزل فرد

تصوّر بندھ گیا تیرے قد و قامت کا دل میں جب
تیری تصویر ہی آنکھوں میں مردم بن کے پھرتی ہے
خُدا جانے یہ کیا نشہ چڑھا آنکھوں میں میرے ہے
جِدھر دیکھوں اُدھر پیارے تیری تصویر پھرتی ہے

غزل

مَیں ہوں تیرا تو ہے میرا تو ہے شمع مَیں پروانہ
تو گُل گُلشن میں بُلبُل ہوں تو بے پرواہ مَیں دیوانہ
مَیں ہوں مجنوں تو لیلی ہے میں ہوں وامق تو ہے عذرا
میں نل تو ہے دمن صورت میں خواہاں ہوں تو بیگانہ
مَیں سایہ ہوں تو قامت ہے تو دریا مَیں تیری مچھلی
تو جاں میری مَیں تن تیرا تو مُجھ میں مَیں تیرا تھا نہ
مَیں آئینہ پری تو ہے مَیں قُمری ہوں تو سرو آسا
مَیں جوہر تو عرض اُس میں تو مے گلگوں میں پیمانہ
[illegible] تو دلربا میرا تو نور آنکھوں کا مَیں آنکھیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو گوہر میں صدف تیرا تو گھر والا میں ہوں خانہ
میں روغن تو طراوت ہے۔ میں گل تو رنگ و بو ہیں
میں سارنگی تو نغمہ ہے میں ہوں الفاظ تو معنے
تو میں ہوا میں تو ہوا نہ تو باقی نہ میں باقی
نہ یکتائی نہ دوتائی یگانہ ہے نہ بیگانہ
وصال اور ہجر سے برتر اک حیرت چھائی ہے دل پر
یہ مے توحید ہے جس میں نہ ساقی ہے نہ پیمانہ

خاتمہ بالخیر

رسالہ صلح کل

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ یادگار ست سریمہاراج سوامی ہیراج جی چدا کاسی ۱۹۰۵ء سے جاری ہے۔ جس کے اوّل حصہ میں نہایت عمدہ و چیدہ مضامین اور پرم پوجیہ و سرلیشٹ مہاتماؤں کے اپدیش کہ جس سے اخلاقی و روحانی ترقی ہو درج ہوتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں شائقین کی طرف سے سوالات کے جواب کہ جس سے علم حقیقت کے متعلق شکوک رفع ہو کر اسرار نہانی وا ہوتے رہتے ہیں۔ اور تیسرے حصہ میں حکمت کے مضامین کہ جس سے جسمانی صحت بحال رہے اور ایام زندگی بارام بسر ہوں۔ درج ہوتے ہیں۔ اور چوتھے حصہ میں حالات زمانہ اور مختلف اشتہارات وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ الغرض نہایت دلچسپ اور مفید عام ہے شائقین حقیقت و خواہشمندان دیدانت کو بس اس سے مستفیض ہونا چاہئے قیمت بھی بہت قلیل ہے عوام سے صرف عہ مع محصول اک [illegible]

خواستگار بنام ملک فتح چند منیجر رسالہ صلح کل منگوری آنی چاہیئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شکریہ منجانب معرفت ارتسام ملک چاندورام

غزل

کھلی گلزار معنے کی وہ آئے جسکا جی چاہے
نسیم بیخودی ہو حظ اُٹھائے جس کا جی چاہے

عجب نسخہ ہے عالم میں سرورِ سرمدی کا یہ
عملمیں لاکے کلفت کو مٹائے جس کا جی چاہے

قدر کیا باغِ جنت کو مقابل باغِ معنی کے
وہ رنگا رنگ یہ بیرنگ آئے جسکا جی چاہے

فقط جنت سے انساں کو ملے رتبہ فرشتونکا
خدائی تک رسائی ہے چل آئے جسکا جی چاہے

خدادانی کی رنگت ہے خدابینی کی نگہت ہے
ہمہ تن چشم ہو کر حظ اُٹھائے جسکا جی چاہے

نسیم بیخودی ہر دم چلے ہے باغ معنے میں
سرور سرمدی کی نم کو پائے جسکا جی چاہے

سرورِ جاودانی ہے میسر رام سب اسمیں
غم و رنج و الم دنیا مٹائے جسکا جی چاہے

یہ نسخہ موسوم بہ گلزار معانی مشتمل بر چمن ہاے بے نظیر و لاثانی جن میں ہر ایک گل رازِ معانی و اسرار نہانی کی رنگ و بو سے تر و تازہ و شگفتہ ہے زمین قلب میں جیو برہم کی ایکتا یعنے وحدانیت کا تخم پڑنے اور وچار یعنے دانش حقیقی کا پانی ملنے سے نمودار ہو۔ اس چادر کافوری پر نقل ہوا تاکہ شایقین معرفت اس گلشن حقیقت کو تختہ دل میں جس کی نگہت سے مغز معطر اور رنگت سے [illegible]۔ لگا کر ہر آن اس گلشن معانی کی سیر میں مشغول و مصروف رہ کر حیات [illegible] کو حاصل کریں ہزار ہا شکر [illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ جس نے اپنی عنایات سے اس وادئ پُرخار میں جو کہ سراسر باعث رنج و
تکالیف ہے۔ گلشن توحید کو آراستہ و پیراستہ کر کے تمام سرور دیہائے زمانہ سے
رہائی بخشی ہے۔ بجز نظر ترحم اُس ذات والا صفات کے اور کوئی باعث
اس گلزار بیخار کی تصنیف میں نظر نہیں آتا جس سے کہ یہ کتاب ارادتاً
تصنیف شدہ معلوم ہو۔ گویا اس کا ظہورہ خود بخود ہے۔ کیونکہ بعض بُلبلان
باغ معنے کو مہاراج برہم نیشٹ برہم سوتری یعنے یک بین و یک وان ہری
ست گورو ملک سمیراج جی کی کرپا سے بذریعہ خطوط اس شگفتہ گلزار حقیقی میں
دخل ہوا جنہوں نے اپنے حصّہ کے گلہائے سے جو مجموعہ گلشن کی
صفت رکھتے ہیں اور راز معنوی کا اظہار کرتے ہیں۔ سرور سرمدی حاصل
کیا۔ بعدہ بُلبلاں باغ معرفت میں سے ایک بُلبُل نیک نام بھائی گوبندہ رام
خوش کلام بتری ازاد ہام نے یہ سوچ کر کہ کوئی عندلیب معنے اس گلشن
یعنے مجموعہ گلہاے کی سیر سے محروم نہ رہے۔ کُل گلہاے یعنی خطوط کو یکجا
جمع کیا۔ اور طریقت پیوند بھائی کرم چند نے اُن کو نقل کیا۔ اور پھر اس خیال
سے کہ اس گلشن کی آرائش باترتیب ہونی چاہئے۔ جناب فیضمآب مہاراج
جیو سے اجازت لے کر چہار چمن میں بہ تفصیل ذیل منتظم کر کے ہر ایک چمن
میں موافق گل آراستہ کئے۔ تاکہ سیر کنندگان گلستان معنی جس کی نظیر میں
فردوس مثل خارستان ہے۔ تدریجاً ہر ایک چمن کی سیر کر کے اُن کی تروتازگی
و عمدگی سے محظوظ ہوویں۔ چمن اوّل درباب تہذیب اخلاق
چمن دوم درباب عبادت و دعاے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں

اس

کی سیر

سے معروض ہوکر اس باغ سے

تاکہ جو صاحب چاہے اس میں جاکر سرور سر

اُمید قوی ہے کہ جو صاحب اس گلشن معنے

اس کی تروتازگی سے مسرور ہوکر اپنے گلے کا

... شو	... شو	صفا
جدا شو	جدا شو	جدا
فدا شو	فدا شو	فدا
فضا شو	فضا شو	فضا
صبا شو	صبا شو	صبا
فنا شو	فنا شو	فنا
حنا شو	حنا شو	حنا

تمام شد

عکسی تصویر

ست سری مہاراج سوامی ہیمراج جیو چدا کاسی کیبنٹ سائز

فی ۸ر دس تصاویر کے خریداراں سے للعہ ر

کارڈ سائز فی ۴ر دس تصاویر کے ،، عا ر

درخواستیں ملک فتح چند منیجر رسالہ صلح کل ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

		۱ر	
		۳ر	
		۸ر	
		۸ر	
		۱۲ر	ماہ فروری سنہ ۱۹۰۴ء میں رجسٹری ہوا
		۰ر	
		۲ر	
	ابھاس اردو	۴ر	
	رام بلاس گور مکھی	۴ر	
۱۳	ست گیان کلپ ترو گور مکھی	۱۲ر	
۱۴	ست گیان کلپ ترو اردو	۶ر	
۱۵	کلید معرفت	۲ر	
۱۶	چراغ حقیقت	۵ر	
۱۷	مکاشفہ فارسی	۱۲ر	
۱۸	علم الروح یعنے شنکر اچارج کرت آتم بودھ کا اردو ترجمہ	۲ر	
۱۹	ترپمیت پرم لابھ ارتھات سری رام نشادلی اردو	عہ ۴ر	ماہ جون سنہ ۱۹۰۶ء میں رجسٹری ہوا
۲۰	" " گور مکھی	عہ ۴ر	
۲۱	" " ناگری	عہ ۴ر	ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء سنہ ۱۹۰۶ء میں رجسٹری ہوا
۲۲	رسالہ صلح کل اردو سالیانہ چندہ عوام سے	عہ ۴ر	
۲۳	نغمۂ توحید یعنے مجموعہ غزلیات و اشعار مصنفہ سوامی ہیمراج جی چدا کاسی	۲ر	

راقم ست دھرم سیوک ملک چاندورام چدا کاسی منٹگمری

عود رخود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

[illegible] صفا

[illegible] اسم وز رسم ور [illegible] جدا شو جدا شو جدا

بصدق و ارادت به عارف خدا — فدا شو فدا شو فدا شو فدا

اگر بے تعلقی پسندی ز کل — فضا شو فضا شو فضا شو فضا

ز چمن جهان گر پسندی گذر — صبا شو صبا شو صبا شو صبا

چو پروانه در شوق دیدار حق — فنا شو فنا شو فنا شو فنا

چو ساقی اگر وصل خواهی به او — حنا شو حنا شو حنا شو حنا

دیگر

هیچ کارے نیست ما را در جهان جز یاد یار — روز و شب دل را بسوئے یار بستن هست کار

آب و گل برهم زدن خود را بخود جستن مدام — قفس جزویت شکستن دیده بستن سوئے یار

هستی موهوم را دادن طلاق آمد ضرور — نردبان بام معنے را بباید چوب دار

نیستی را هست دیدن نیست دیدن هست را — این دو را انکار داده باقی دیدن هست وار

هستی کل بود بودن ترک کردن جز و کل — اصل خود دریافتن این است اینجا چیده کار

پردهٔ اسم و صفاتی را دریدن یک به یک — ظاهراً هر صوب دیدن یار در [illegible]

پاره کردن جامهٔ تن را بمقراض تمیز — جلوه کردن هست معنے را بدید [illegible]

پردهٔ تقلید را برداشتن از چشم دل — صورت اغیار را از سر بسر [illegible]

اول و آخر بدیدن یک که اصل عدد هست — گو بصورت مینماید یکصد [illegible]

[illegible] بودن بود کار خدا — دلبر [illegible] زین و آن [illegible]

[illegible] شد لباس عافیت — گم شدن در گم شدن [illegible]

[illegible] گاه — [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیا در گوشه بنشیں چشم [illegible] | [illegible] در زباں را بند
مکن از بہر آئندہ تشاویش | خیالاتِ گذشتہ کن فراموش
گریز از صحبتِ ایں نفس موزی | اگر مردی بزن او را دو پاپوش

منال از گردش گردونِ کجرو | مساوی داں درینجا نیش و ہم نوش
عناں خود را مدہ از دست ہرگز | اگر خواہی کہ باشی صاحبِ ہوش
خودی را پردہ داں در وصلِ مولےٰ | بدر ایں پردہ بیں مولےٰ ہم آغوش
ہمیشہ علمِ مونس دار ساقی | مکن برباد دل را در پئے جوش

دیگر

اے دل بہ بند نفس مشو ہوشیار شو | ایں راہزن است و ظالم زیں برکنار شو
ایں کشتیٔ شکستہ کہ در بحر ماندہ است | بہر عبور کردن آں سبکبار شو
خواہی کہ در جہاں نرسد آفتے ترا | در خوب و زشتِ جہاں بردبار شو
[illegible] کعبہ و بتخانہ طالبا | آنرا بجو بخانۂ خود خبردار شو
[illegible] استقامتِ عرفانِ ذاتِ حق | شب و روز بر حواس و نفس نظردار شو
[illegible] از قیودِ علائق شوی رہا | ساقی زفکرِ ما و منی برکنار شو

دیگر

[illegible] ہوش اے مردِ خدا | ہوش سے کثرت کے ہو بیہوش [illegible]
[illegible] کہ دیکھیگا تو | ذاتِ حق دیکھیگا [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri